165
دبن 165

بدائعِ منظوم

مع اُردو حواشی

تصنیف : علّامہ علی رضا قادری قدس سرہ العزیز

تحشیہ : محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ شمسیہ شمس العلوم جامعہ رضویہ
ایس ٹی - ۴ - بلاک این، نارتھ ناظم آباد کراچی،
مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

Marfat.com

86262

~~68762~~

Marfat.com

165

بدائع منظوم

مع اردو حواشی

تصنیف: علامہ علی رضا قادری قدس سرہ العزیز

تحشیہ: محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

مکتبہ شمسیہ شمس العلوم جامعہ رضویہ

ایس ٹی-۴-بلاک این، نارتھ ناظم آباد کراچی،

فون ۱۶۲۰۷-

Marfat.com

نظم فهرست میشود مرقوم — از کتاب بدائع منظوم

حمد باری و نعت فخر انام	۳	مدح اصحاب و اہل بیت کرام	۴
وصف عالی جناب محی الدین	۶	وجہ تالیف این کتاب متین	۷
فرضہائے وضو بکن معلوم	۹	میشود سُنّت وضو مرقوم	۱۰
در وضو دان بیان مکروہات	۱۲	ناقضات وضو بگویم بات	۱۲
سنت و فرض غسل نیکو دان	۱۳	موجباتش بخوان تو از پی آن	۱۴
در بیان تیمم است این باب	۱۵	آب ناپاک و پاک را دریاب	۱۷
حکم شرعی بمسح موزه شناس	۲۱	ہست این جا بیان حیض ونفاس	۲۲
سُنّت آمد بشرح استنجا	۲۳	دان نجاسات و پاکی آن را	۲۴
وقت ہائے نماز راست بیان	۲۷	ذکر شرح اقامتست و اذان	۲۸
باشرائط نماز را بگذار	۲۹	فرضہائے نماز یاد بدار	۳۰
واجبات نماز را برخوان	۳۱	در نماز آنچہ سُنّت است بدان	۳۲
چیست آداب در نماز بدان	۳۴	در امامت بگفتہ اند چنان	۳۵
رکعات نماز فرض وسنن	۳۷	سجدۂ سہو را شنو از من	۳۸
سجدہائے تلاوتست چنان	۳۹	در نمازِ مریض ہست بیان	۴۰
سفر در بادئت نماز چنان	۴۰	حکم معذور را کنون برخوان	۴۲
ہست ذکر نماز خوف اینجا	۴۲	مفسدات نماز یاد نما	۴۳
از کراہت نماز پاک بدار	۴۵	بنماز قضا قدم بسیار	۴۶
ہست اندر نماز وتر این باب	۴۷	نیز حکم نماز شک دریاب	۴۸
باز حکم نماز جمعہ بدان	۴۹	در نماز دو عید ہست بیان	۵۰
بشنو اندر وجوب صدقۂ فطر	۵۱	در تراویح آمد اکنون ذِکر	۵۲
در کسوف آمده نماز ترا	۵۳	فصل اندر نماز استسقا	۵۳
در نماز جنازه ہست این باب	۵۴	باز احکام روزه را دریاب	۵۵
حکم کفاره در صیام بدان	۵۸	از کراہت بروزه دان نقصان	۵۸
پس بدان اعتکاف را احکام	۵۹	خاتمہ شد برو کتاب تمام	۶۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حمد[1] باری تعالیٰ ونعت فخرِ انام صلی اللہ علیہ وسلم

[2]بعد حمد و ثناء خالق کل	بعد نعت و درودِ فخرِ رُسل
[3]میکنم شکرِ ایں اجلِ نعم	کہ مرا کرد حق زِ خیرِ اُمم
[4]یعنی از اُمتِ حبیب خدا	عاصیاں را شفیع روزِ جزا
[5]چوں بشانش نگاہ موسیٰ کرد	شدن از اُمتنش تمنّا کرد
[6]کرد نعتش خدا بخُلقِ عظیم	گفت بر مومناں رؤف و رحیم

[1] حمد تعریف، یہ معنی لغت میں ہے اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کو حمد کہتے ہیں، باری پیدا کرنے والا، نعت کسی کی اچھی صفت بیان کرنا، عام طور پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف کاملہ بیان کرنے کو نعت کہتے ہیں انام مخلوق [2] ثنا اچھی تعریف، خالق پیدا کرنے والا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے خواہ وہ ذات ہو یا صفت اور فعل، قرآن پاک میں ہے خالق کُلِّ شیئٍ وہ ہر شے کا خالق ہے، اس میں معتزلہ کا رد ہے ان کے نزدیک بندہ اپنے اختیاری افعال کا خود خالق ہے، درود یہ دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرمائے، رُسُل جمع رسول، وہ نبی جن کے پاس کتاب ہو، قرآن پاک میں ہے وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ، بعض رسولوں کے بیشمار درجے بلند فرمائے، اس سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، تفصیل کے لیے دیکھئے "تجلی الیقین بان نبیّنا سیّد المرسلین"، از امام احمد رضا بریلوی [3] میکنم صیغہ واحد متکلم فعل حال از کردن، میں کرتا ہوں، شکر کسی محسن کے احسان کی بنا پر اس کی تعظیم کرنا، اجل عظیم، بڑا، نعم پہلا حرف مکسور دوسرا مفتوح نعمت کی جمع، حق اللہ تعالیٰ خیر بہترین امم پہلا حرف مضموم دوسرا مفتوح اُمت کی جمع، ارشاد ربانی ہے کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ تم بہترین اُمت ہو [4] اُمت پیرو کار، حبیب محبوب خدا اللہ تعالیٰ دراصل خود آ تھا یعنی جو از خود موجود ہے عاصیاں جمع عاصی، گنہگار شفیع سفارش کرنے والا، روز جزا قیامت کا دن، (ف) حدیث شریف میں ہے "انا حبیب اللہ"، میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں، ایک دوسری حدیث میں ہے میری شفاعت میرے ان اُمتیوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہونگے، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تحقیق الفتویٰ از علامہ فضل حق خیر آبادی [5] بشانش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی شان (ف) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں تقریباً ستر جگہ اس امت کی تعریف دیکھی تو دعا کی اے اللہ! مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے بنادے ١٢
[6] خلق پہلے دونوں حرف مضموم وہ صفت جو طبیعت میں راسخ ہو جائے، خلق عظیم وہ صفت جمیلہ جو انسان کے ادراک سے باہر ہو، رؤف بیحد مہربان رحیم بہت ہی رحم والا (ف) ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ بے شک تم عظیم خلق پر ہو، نیز فرمایا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ، امام احمد رضا فرماتے ہیں ؎

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تیری خُلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

نیز فرماتے ہیں ؎

وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے ١٢

Marfat.com

از خدا[1] تحفۂ صلوٰۃ وسلام — بروی وآلِ وی رسد مدام

مدحِ[2] اصحاب واہلِ بیت کرام

شکر[3] دیگر کہ آمدم بحساب — از محبانِ آل وہم اصحاب

بخصوص[4] آں چہار عنصرِ دیں — خلفاءِ رسولِ حق بیقیں

ہست[5] ابوبکر اولِ آں چار — پیشوائے مُہاجر و اَنصار

پس عُمر[6] آنکہ رائے او بصواب — یافت راہ مُوافقت بکتاب

[1] آل اولاد، ازواج مطہرات اور قریبی رشتہ دار، رسا داصل میں رسد تھا درمیان میں الف دعائیہ آگیا، مدام ہمیشہ (ف) مصنف یہ کہنا چاہتے ہیں یا اللہ! میں فانی ہوں اور تو باقی، اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پر ہمیشہ ہمیشہ رحمتیں نازل فرما ۱۲ [2] مدح تعریف، اصحاب، جمع صاحب وہ حضرات جنہوں نے ایمان کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی اور ایمان پر دنیا سے رخصت ہوئے، اہلِ بیت گھر والے، مراد ازواج مطہرات، اولاد اور رشتہ دار کرام جمع کریم، بزرگ [3] حساب شمار، محبان جمع محب، محبت کرنے والے (ف) ان حضرات کی محبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور ان کی دشمنی حضور کی دشمنی، لہٰذا ان کی محبت نعمت ہے اور ہر نعمت کا شکر لازم ہے [4] بخصوص خاص طور پر عنصر پہلا اور تیسرا حرف مضموم، جڑ اصل، خلفاء جمع خلیفہ، قائم مقام بیقیں یقینی طور پر (ف) اس میں یہ واضح کار دہے جو پہلے تین خلیفوں کی خلافت کے حق ہونے میں شک رکھتے ہیں، حجام وغیرہ کے لئے خلیفہ کا لفظ بھی ایسے ہی لوگوں کا رائج کیا ہوا ہے، [5] پیشوا راہنما مہاجر مکہ مکرمہ کی فتح سے پہلے ہجرت کرکے مدینہ طیبہ آنے والے صحابہ، انصار ناصر کی جمع مدینہ طیبہ کے رہنے والے صحابہ (ف) حضرت ابوبکر کا نام عبداللہ اور لقب صدیق وعتیق، عام الفیل کے اڑھائی سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ترین صحابی، وزیر، مشیر، خسر اور خلیفہ اول ہیں جن پر تمام مہاجرین اور انصار نے اتفاق کیا، دو سال تین ماہ گیارہ دن مسند خلافت پر رونق افروز رہ کر ۲۲ جمادی الآخری ۱۳ھ کو وفات پائی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہوئے [6] صواب درستی کتاب قرآن پاک (ف) دوسرے خلیفہ حضرت عمر کی کنیت ابوحفص، لقب "فاروق اعظم"، ہاتھیوں کے واقعہ کے تیرہ سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، اعلان نبوت کے چھٹے سال مشرف باسلام ہوئے جبکہ آپ سے پہلے انتالیس حضرات ایمان لاچکے تھے، قرآن پاک کی متعدد آیات آپ کی درخواست کے مطابق نازل ہوئیں، آپ کی خلافت کے دور میں فتوحات اس کثرت سے ہوئیں کہ بعد میں اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی، وہ تاریخ اسلام کا زریں دور تھا، دس سال، چھ ماہ، چار دن مسند خلافت پر فائز رہ کر ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو ابولؤلؤ مجوسی کے حملے سے زخمی ہوئے اور تیسرے دن جام شہادت نوش فرما کر روضۂ مقدسہ میں آرام فرما ہوئے۔

Marfat.com

بعد[۱] ازاں معدنِ حیا عثمان	کاملُ الحلم و جامعُ القرآن
بعد[۲] ازاں حاملِ لوائے نبی	شاہِ مردانِ حق علی ولی
لب[۳] کشائم کنوں بنامِ بتولؑ	جسمِ او جزوِ جسمِ پاکِ رسول
پس[۴] کنم ذکرِ آں دو قرّتِ عین	دو جگر گوشۂ نبی حسنین
بعد[۵] شاں بارسول اقربِ ناس	ہر دو عمّ اند حمزہ و عبّاس

[۱] معدن کان حیا وہ صفت جو انسان کو ناپسندیدہ کام سے روکے، کاملُ الحلم کامل بردباری والے، جامع القرآن، قرآن پاک جمع کرنے والے (ف) تیسرے خلیفہ حضرت عثمان بن عفان کی کنیت "ابو عمرو"، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں اس لئے "ذوالنورین" (دو نوروں والے) لقب ہوا، آپ کے امتیازی اوصاف حیا اور حلم ہیں، قرآنِ پاک حضرت ابوبکر صدیق کے دور میں کتابی صورت میں جمع ہو چکا تھا لیکن بلادِ اسلامیہ میں اس کی اشاعت آپ نے کی اسی لئے آپ کو جامع القرآن کہا جاتا ہے، تفصیل ملاحظہ ہو "جمع القرآن و بم عزوہ لعثمان" از امام احمد رضا بریلوی، ۱۲/ ذوالحجہ ۳۵ھ جمعہ کے دن قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے آپ نے جام شہادت نوش کیا اور جنت البقیع میں محو استراحت ہوئے [۲] حامل اٹھانے والا، لوا جھنڈا، مردانِ حق اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے، ولی اللہ تعالیٰ کا دوست (ف) چوتھے خلیفہ منبعِ ولایت حضرت علی بن طالب کی کنیت "ابو الحسن"، اور "ابو تراب" ہے، عام الفیل کے تیس سال بعد بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے، بچپن ہی میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تربیت میں رہے، آپ کا امتیازی وصف علم اور شجاعت ہے، کفار کے بڑے بڑے بہادر آپ کے ہاتھوں واصل بہ جہنم ہوئے، خیبر کے موقع پر حضور نے آپکو جھنڈا عطا فرمایا اور خیبر آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ ۱۷/ رمضان ۴۰ھ کو عبد الرحمٰن ابن ملجم نے صبح کی نماز کو جاتے ہوئے آپ کی پیشانی پر تلوار کا وار کیا، دو دن بعد آپ نے جام شہادت نوش کیا، نجف اشرف میں آپ کا مزار پر انوار ہے [۳] لب ہونٹ کشائم صیغہ واحد متکلم فعل مضارع از کشادن، کھولنا بتول حضرت فاطمہ زہرا کا لقب، اسکا معنی ہے جدا کرنا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپکے سچے عقیدتمندوں کو آگ سے جدا کر دیا ہے، دوسرے مصرع میں اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے فاطمۃُ بضعۃٌ مِنّی فاطمہ میری لختِ جگر ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد ۳/ رمضان المبارک ۱۱ھ کو مدینہ طیبہ میں آپ کا وصال ہوا، [۴] قرت ٹھنڈک، عین آنکھ جگر گوشہ میں قلب ہے اصل میں گوشۂ جگر تھا حسنین حسن کا تثنیہ ہے اس سے مراد امام حسن مجتبیٰ اور سید الشہداء امام حسین ہیں (ف) امام حسن نصف رمضان المبارک ۳ھ میں مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے اور ۵/ ربیع الاول ۴۹ھ میں زہر کھلانے سے مدینہ شریف میں آپکی شہادت واقع ہوئی، امام حسین ماہ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے ۱۰/ محرم ۶۱ھ میں کربلا میں آپ شہید ہوئے، حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں ایکدن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسنین کریمین کو گود میں بٹھایا ہوا تھا اور فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں [۵] بعد شاں انکے بعد، اقرب بہت قریبی ناس انسان عمّ چچا (ف) حضرت حمزہ بن عبد المطلب کی کنیت ابو عمارہ ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں، بعثت کے دوسرے سال اسلام لائے، جنگ اُحد میں وحشی نے چھپ کر حملہ کیا جس سے آپ شہید ہوئے، امام احمد رضا فرماتے ہیں ؎ انکے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں۔ شیرِ غرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام، حضرت عباس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا، عام الفیل سے پہلے پیدا ہوئے، دورِ جاہلیت میں رئیس تھے مسجد حرام کی آبادی اور حاجیوں کو پانی پلانا آپکے ذمہ تھا، بدر سے پہلے ایمان لائے لیکن ایمان مخفی رکھا اور نہ چاہتے ہوئے بدر میں کافروں کی طرف سے جنگ میں شامل ہوئے ۱۲/ رجب ۳۲ھ بروز جمعہ وصال ہوا (الاکمال)

Marfat.com

۱؎ اُحد مدینہ طیبہ کے جنوب میں دو تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے، ہجرت کے تیسرے سال شوال میں ابوسفیان ایک لشکر جرار لے کر عازم مدینہ ہوئے اور اس پہاڑ کے پاس پڑاؤ ڈالا، اسی جگہ جنگ ہوئی صحابۂ کرام ایک ہزار یا نو سو تھے، بدر مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے پندرہ سولہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع جگہ جہاں اسلام اور کفر کی فیصلہ کن جنگ لڑی گئی، یہ جنگ ۱۷ رمضان المبارک ہجرت کے دوسرے سال لڑی گئی، ۳۱۳ صحابۂ کرام نے اس میں حصہ لیا، بیعۃ الرضوان ہجرت کے چھٹے سال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ کے ہمراہ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے حدیبیہ کے مقام پر مشرکین نے مکہ مکرمہ میں داخلے کی ممانعت کی، حضرت عثمان غنی گفتگو کے لئے مکہ مکرمہ گئے تو کسی نے مشہور کر دیا کہ انہیں شہید کر دیا گیا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے بیعت لی جس پر یہ آیت نازل ہوئی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الآیۃ ۲؎ اکنوں اب، نیاز عاجزی ۳؎ اماماں جمع امام، پیشوا ۴؎ وصف تعریف، عالی بلند جناب دربار ۵؎ محی الدین دین کو زندہ کرنے والے، حضور سیدنا غوث اعظم ایک دن تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک نحیف و نزار اور بیمار ملا اس نے سلام کہا اور کہا کہ مجھے اٹھا کر بٹھائیں آپ نے اسے بٹھایا تو وہ بالکل تر و تازہ تھا اس نے بتایا میں آپکے جد امجد کا دین ہوں آپ کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے نئی زندگی عطا کی ہے آپ محی الدین ہیں ۶؎ خسرو پہلا حرف مکسور را مفتوح، بروزن درہم (غیاث)، بادشاہ، مراد حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی یکم رمضان المبارک ۴۷۱ھ کو گیلان میں پیدا ہوئے ولایت کے مراتب پر ترقی کرتے ہوئے غوثیت عظمٰی پر فائز ہوئے سینکڑوں کافروں کو کلمہ پڑھایا، ہزاروں فاسقوں کو توبہ کرائی صوفیائے خام کی اصلاح فرمائی اور دین کی تجدید فرمائی، گیارہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ بروز سوموار اکانوے سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ کسی شاعر نے ایک ہی شعر میں ولادت و وفات کی تاریخ اور عمر بیان کر دی ہے ؎ سینش کامل د عاشق تولد - وفاتش داں ز محبوب الٰہی ۵؎ عندلیب بلبل گُل دو چمن دو باغوں کے پھول، اس کی تفصیل دوسرے مصرع میں ہے، دوسرے مصرع میں ان لوگوں کا رد ہے جو سیدنا غوث اعظم کی سیادت کے منکر ہیں کیونکہ آپ والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی ہیں، آپ کے والد ماجد کا نام ابوصالح بن موسیٰ جنگی دوست اور والدہ کا اسم گرامی فاطمہ ام الخیر بنت شیخ عبداللہ صومعی ہے ۱۲ ۶؎ زو در اصل از او تھا قطب قوم کا سردار جس پر کام کا دار و مدار ہو۔

پس ہمہ حاضران ہرسہ مکان[1]	اُحد و بدر و بیعۃ الرضواں
گویم اکنوں[2] بصد نیاز سلام	بر اماماں[3] اہلِ بیت کرام

وصف[4] عالی جناب محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲

شکر دیگر کہ ہستم از دل و جاں[5]	از غلامانِ خسرو جیلاں
عندلیبم[5] براں گل دو چمن	وان جگر گوشۂ حسین حسن
آنکہ زو[6] گشت زندہ دینِ متیں	قطبِ اقطاب شیخ محی الدین

لہ وارث وراثت پانے والا، نائب قائم مقام رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو ثم ارضاہ پھر اللہ تعالیٰ انہیں راضی کرے۔ ارضاہ کا ہمزہ قطعی ہے، درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا، لیکن اس جگہ ضرورت شعری کی بنا پر گر گیا ہے (ف) صحابہ کے علاوہ اولیاء کرام کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال کرنا جائز بلکہ مستحب ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (الآیۃ) اللہ تعالیٰ نے اولین مہاجرو انصار اور ان کے پیروکاروں کے لئے یہی جملہ استعمال فرمایا ہے، امام محمد امام اعظم کے لئے اور صاحب ہدایہ خود اپنے لئے رضی اللہ عنہ کا استعمال کرتے ہیں ۱۲ لہ وجہ سبب تالیف مسائل کا جمع کرنا متین مضبوط، سہ بعد ازانکہ اس وقت کے بعد خامہ قلم رطب اللساں تر زبان فرالا، شد فعل ناقص، خامہ اس کا اسم اور رطب اللساں خبر ہے بایں اسماء ان ناموں کے ساتھ ہے تمہید بچھانا اور اصطلاح میں اس چیز کو کہتے ہیں جو مقصود سے پہلے لائی جائے اور مقصد پر دلالت کرے، اس جگہ مقصد نماز اور روزے کے مسائل کا بیان ہے فقہ تفصیلی دلائل سے حاصل ہونے والا وہ ملکہ ہے جس کی بنا پر اعمال سے متعلق شرعی احکام

وارث[۱] و نائب رسول اللہ		رضی اللہ عنہ ثم ارضاہ

وجہ[۲] تالیف ایں کتاب متیں

بعد[۳] از انکہ کہ شد بفضل خدا		خامہ رطب اللساں بایں اسما
کرد[۴] تمہید مدعا مر قوم		آنکہ فقہ ست بہترین علوم
پس[۵] زکوٰۃ و صلوٰۃ و صیام		گرچہ رکن اند جملہ در اسلام

جزئیہ معلوم کئے جاسکیں، (ف) فقہ، تفسیر وحدیث اور اصول کا نچوڑ اور حلال وحرام اور ضروری احکام ومسائل پر مشتمل ہے، ھہ زکوٰۃ لغت میں پاکیزگی اور نشو ونما کو کہتے ہیں شریعت میں حاجت اصلیہ سے زائد نصاب کا وہ چالیسواں حصہ جو سال گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا لازم ہے، صلوٰۃ لغت میں دعا کو کہتے ہیں اصطلاح شریعت میں چند افعال کے مجموعے کو کہتے ہیں جو بقصد عبادت ادا کئے جائیں، حج لغۃً قصد کو کہتے ہیں اصطلاح شریعت میں خاص مقامات پر خاص حالت میں چند خاص افعال ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ صیام جمع صوم جس کا لغوی معنی رک جانا اور اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک مفطرات ثلاثہ سے قصداً رک جانا ہے، رکن جزء اہم (ف) اسلام کے پانچ رکن ہیں (۱) ایمان (۲) نماز معراج کی رات فرض ہوئی، معراج، اعلان نبوت کے پانچ سال بعد، یا ہجرت سے ڈیڑھ سال یا ایک سال پہلے، تین قول ہیں (۳) زکوٰۃ ۲ھ میں فرض ہوئی (لمعات) (۴) روزہ، شعبان ۲ھ میں فرض ہوا (لمعات)، (۵) حج بقول جمہور ۶ھ اور اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک ۹ھ میں فرض ہوا، شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا اسی طرف رجحان ہے (مدارج ج ۲)

Marfat.com

لیک[1] اقدم بود صلوٰۃ وصوم	کہ بداں حاجتست عام ومدام
دُرَرِ[2] مسئلہ زعظمتہا	نتواند بحر کردن جا
زیں[3] دو انموذجی بنظم بیاں	میکنم تا کنند یاد آساں
عمر گر چند[4] گاہ کرد وفا	میکنم شرح ایں بعونِ خدا
تا چو مُجمل[5] زنظم شد محفوظ	نیز تفصیل آں شود ملحوظ
نام[6] وتاریخ ایں خُجستہ رقوم	گفت ہاتف بدائع منظوم
نام[7] ناظم علی رضا کن یاد	مُولدش ہند و مَرقدش بغداد

۱ے لیک لیکن، اقدم بہت پہلے بداں اس کی، اصل میں باآں تھا حاجت ضرورت، مدام ہمیشہ (ف) بدائع منظوم میں صرف نماز اور روزے کے مسائل ہیں زکوٰۃ اور حج کے نہیں، مصنف اس کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ نماز اور روزے کی ہر شخص کو ضرورت ہے خواہ امیر ہو یا فقیر، حج اور زکوٰۃ امیر ہی ادا کر سکتے ہیں، اسی طرح حج عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے، نماز ہمیشہ اور روزہ ہر سال فرض ہے، حج و زکوٰۃ میں دوسرے کو نائب بنا سکتے ہیں، نماز روزہ میں نہیں، اس لئے نماز وروزہ کے مسائل کی وہ ضرورت ہے اور بدائع منظوم میں ان ہی پر اکتفا کیا گیا ہے ۲ے دُرَر جمع دُرّ، موتی، عظمتہا عظمت کی جمع، بحر سمندر، مجازاً شعر کے وزن کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے (ف) مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس کتاب میں تھوڑے مسائل بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے موتی بحر (سمندر) میں سما جاتے ہیں لیکن مسائل اپنی عظمت کی وجہ سے بحر (وزن شعری) میں نہیں سما سکتے، ۳ے انموذج پہلا اور تیسرا حرف مضموم اور ذال مفتوح، نمونہ، مراد تھوڑے مسائل، کنند صیغہ جمع غائب فعل مضارع از کردن، یہ ضمیر طالب علموں کی طرف راجع ہے، ۴ے چند گاہ کچھ وقت کرد وفا ساتھ دیا عون امداد ۵ے مجمل مختصر مسائل، ملحوظ پیش نظر ۶ے خجستہ مبارک، پہلا حرف مضموم، دوسرا مفتوح، جیم کے نیچے کسرہ پڑھنا غلط ہے (غیاث) ہاتف آواز دینے والا، وہ فرشتہ جو عالم غیب سے آواز دیتا ہے، ٹیلیفون، اس جگہ دوسرا معنی مراد ہے، بدائع پہلے دونوں حرف مفتوح جمع بدیع نو پیدا شدہ چیزیں، مجازاً بمعنی عجائبات (غیاث) منظوم پروئی ہوئی چیز، شعر میں بیان کی ہوئی چیز (ف) بدائع منظوم کے حروف ابجد کے حساب سے ۱۳۱۲ عدد ہیں اور یہی اس کتاب کا سن تصنیف ہے، امام احمد رضا بریلوی کی اکثر تصانیف کے نام موضوع اور سن کی نشاندہی کرتے ہیں، ۷ے مولد جائے پیدائش، مراد وطن اصلی، مرقد رات کے سونے کی جگہ، مراد وطن اقامت، مجازاً قبر کو مرقد کہتے ہیں (ف) حضرت مصنف پیدائشی طور پر ہندوستان کے رہنے والے تھے، غالباً حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار، بغداد شریف میں ہونے کی وجہ سے وہاں قیام پذیر ہو گئے، مرقد کا لفظ لانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ مجھے بغداد مقدس کی خاک نصیب ہو جائے۔

Marfat.com

فضلِ[1] حق بر روی و بر اسلافش	برکاتِ خدا در اخلافش

فرضہای[2] وضو بکن معلوم

گفت نعمان[3] امامِ مجتہدیں	چار فرض ست در وضو بیقیں
شستنِ[4] رُو، ز موئے پیشانی	فرض در طُول تا زنخ دانی
عرض[5] ما بین ہر دو نرمۂ گوش	رُو ہمیں ست پیشِ صاحب ہوش

ا؎ فضلِ حق اللہ تعالیٰ کی مہربانی، اسلاف جمع سَلَف (لام کے فتحہ کے ساتھ) گزشتہ بزرگ، اخلاف جمع خَلَف (لام کے فتحہ کے ساتھ) پچھلے (ف) وہ بزرگ جو وصال فرما گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا قرآن سے ثابت ہے وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ بعد میں آنے والے کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر چکے ہیں، گیارہویں شریف، تیجا، چہلم، عرس اور میلاد شریف میں یہی دعائے خیر ہی مقصود ہوتی ہے،

٢؎ فرضہا فرض کی جمع، فرض وہ امر ہے جس کا لازم اور ضروری ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو (ف) نماز ایمان کے بعد سب سے اہم رکنِ اسلام ہے، نماز تمام سال میں ادا کی جائیگی جبکہ روزہ صرف رمضان میں ادا کیا جائے گا اس لئے پہلے نماز کے مسائل بیان ہونگے اور چونکہ نماز، طہارت پر موقوف ہے اس لئے طہارت کی تین قسمیں وضو، غسل اور تیمم پہلے بیان ہونگے،

٣؎ نعمان امام اعظم ابوحنیفہ کا نام، مجتہدین مجتہد کی جمع، مجتہد وہ متبحر عالم ہے جو خداداد قوت سے کتاب و سنت سے ایسے مسائل معلوم کر سکتا ہے جو صراحۃً بیان نہ ہوئے ہوں۔ وُضو پہلا حرف مضموم، لغت میں دھونے کو اور اصطلاح میں تین اعضا کے دھونے اور سر کے مسح کو کہتے ہیں وَضو (واؤ کے فتحہ کے ساتھ) وہ پانی جس سے وضو کیا جائے، بیقین پورے وثوق کے ساتھ، اس میں علماء کے اختلاف کی طرف اشارہ ہے مثلاً بعض نے وضو کا پانچواں فرض داڑھی کا مسح بتایا ہے، مصنف نے اشارہ کیا کہ یقینی فرض چار ہی ہیں، (ف) امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ٨٠ھ کوفہ میں پیدا ہوئے چار ہزار اساتذہ سے استفادہ کیا، متعدد صحابۂ کرام کی زیارت کی، اس اعتبار سے آپ تابعی ہیں، فقہ کی تدوین کی اس وقت ہر فن کے ماہرین کی بہت بڑی جماعت استفادہ کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوتی، ائمہ اربعہ میں سے امام احمد بن حنبل، امام شافعی کے وہ امام مالک کے اور وہ امام اعظم کے شاگرد ہیں۔ اسی لیے آپ کو امام مجتہدین کہا گیا ہے، زہد و تقوی، حاضر جوابی، زیرکی اور قوت اجتہاد و استدلال میں کوئی ہم عصر آپ کا ہمسر نہ تھا، دنیا بھر کی مسلم آبادی کا اکثر حصہ آپ ہی کا مقلد ہے ١٥٠ھ میں بغداد شریف میں آپ کا وصال ہوا، اعظمیہ کے نام سے آج بھی آپ کا مزار مرجع انام ہے

٤؎ شستن دھونا، رُو چہرہ، مُو بال، پیشانی ماتھا، طُول لمبائی، زنخ ٹھوڑی، دانی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از دانستن، جاننا، مطلب آیندہ شعر کے ساتھ

٥؎ عرض چوڑائی، مابین درمیان، نرمۂ گوش کان کی لَو، نرم حصہ (ف) وضو کا پہلا فرض منہ کا دھونا ہے، لمبائی میں منہ کی مقدار یہ ہے کہ اکثر و بیشتر انسانوں کے سر کے بال پیشانی کے اوپر جہاں سے شروع ہوتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی ایک لَو سے دوسری لَو تک ١٢

Marfat.com

لے آرنج کہنی شتالنگ ٹخنہ (ف) دوسرا فرض دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا، تیسرا فرض دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا ۲ے چارمیں، چوتھا، ربع چوتھائی حصہ مسّاس چھونا (ف) وضو کے تین فرض بیان ہو چکے ہیں چوتھا فرض سر کے چوتھائی حصہ کا مسح ہے اور مسح کہتے ہیں تر عضو کے دوسرے عضو سے لگانے کو ۳ے رواں نمودن جاری کرنا تقاطر قطروں کا ٹپکنا، دریاب صیغہ واحد حاضر فعل امر از دریافتن پالینا، (ف) مسح کی تعریف گزشتہ شعر میں بیان ہو چکی، دھونا کہتے ہیں پانی جاری کرنے کو، کم از کم دو قطرے ٹپکنے سے وضو جائز ہو جائے گا، اگرچہ اس قدر پہ اکتفا مکروہ ہے ۴ے انبوہ گھنا، ریش داڑھی، غسل پہلے حرف پر فتحہ، دھونا، تحت نیچے (ف)

جس کی داڑھی اتنی گھنی ہو کہ چہرے کی کھال دکھائی نہ دے تو اسے بالوں کے نیچے والا حصہ دھونا لازم نہیں، ابرو اور مونچھوں کا بھی یہی حکم ہے اگر ان میں بھی یہ شرط پائی جائے ۵ے نگر صیغہ واحد حاضر فعل امر از نگریستن، دیکھنا (ف) داڑھی اگر گھنی ہو تو اسے اوپر سے دھونا فرض ہے یعنی وہ حصہ جو چہرے کی کھال کے ساتھ ساتھ ہے، داڑھی کا جو حصہ نیچے لٹک رہا ہے اس پر مسح کرنا سنت ہے یہی قول صحیح ہے، ایک قول یہ ہے کہ چوتھائی حصہ پر مسح فرض ہے ۶ے میشود صیغہ واحد غائب فعل حال از شدن، ہونا مرقوم تحریر (ف) وضو کے فرضوں کے بعد سنتوں کے بیان کرنے سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ وضو میں کوئی

ہم بآرنج دستہا شستن[1]	تا شتالنگ ہر دو پا شستن
چارمیں[2] فرض مسح ربع سرست	مسح، شرعاً مساس عضو ترست
ہست شستن رواں نمودن آب[3]	بتقاطر جواز آں دریاب
ہر کہ انبوہ، ریش او باشد[4]	ساقطش غسل تحت مو باشد
شستن ظاہرش فریضہ نگر	مسح ریش نگر بقول دگر

میشود[5] سُنّتِ وضو مرقوم

در وضو[6] گویم آنچہ سنتہا ست	نیّت و ذکرِ نامِ پاکِ خدا ست

واجب نہیں ہے اسی طرح غسل میں ۷ے سنتہا جمع سُنّت، لغت میں اس کا معنی عادت ہے اور اصطلاح شریعت میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول یا فعل ہے اسی طرح اگر صحابۂ کرام نے ایک کام کیا اور حضور نے اس سے منع نہ فرمایا وہ بھی سنت ہے، سُنّت کی دو قسمیں ہیں (۱) سُنّت مؤکدہ وہ کام جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر بطور عبادت کیا اور بعض اوقات ترک فرمایا، اس کا حکم یہ ہے کہ کرنے والے کے لیے ثواب اور نہ کرنے والے کے لیے ملامت اور عذاب (۲) سُنّت غیر مؤکدہ جو کام آپ نے بطور عادت کیا، اسکے کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر ملامت نہیں، اس جگہ مطلق سنت مراد ہے، نیت ارادہ، اصطلاح شریعت میں یہ ارادہ کرنا کہ یہ کام خدا کے لیے کرتا ہوں، وضو کے لیے نیت یوں کی جائے کہ میں نماز کے لیے یا حدث کو دور کرنے کے لیے وضو کرتا ہوں، ذکر نام پاک خدا، بسم اللہ شریف پڑھنا (ف) وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعاؤں کی تفصیل بہار شریعت میں ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

۱ے آب پانی، بینی ناک دہاں منہ ترتیب ہر کام کو اس کی جگہ پر کرنا نیامن دائیں جانب سے شروع کرنا داں صیغہ واحد حاضر فعل امر از دانستن، جاننا (ف) سنت (۳) تین دفعہ کلی کرنا اور روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا (۴) تین بار ناک میں پانی چڑھانا اس طرح کہ ناک کی سخت جگہ تک پہنچ جائے (۵) قرآن پاک کی ترتیب کے مطابق وضو کرنا پہلے چہرہ، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھونا پھر مسح کرنا پھر ٹخنوں تک پاؤں دھونا (۶) جہاں ہو سکے دائیں جانب سے ابتدا کرنا مثلاً پہلے دایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں دھونا ۲ے بے قیل بغیر کسی گفتگو اور اختلاف کے، انگشت انگلی، دست ہاتھ یا پاؤں تخلیل خلال کرنا (ف) وضو میں مسواک کا استعمال سنت (۷) ہے مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کئے جائیں، مسواک کڑوی ہونی چاہیے،، چھنگلی کے برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی ہو، پکڑتے وقت چھنگلی اور انگوٹھا نیچے اور باقی تین انگلیاں اوپر ہوں، مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے، پہلے اوپر والے دانتوں کی دائیں جانب پھر بائیں جانب اسی طرح نچلے دانتوں کی دائیں پھر بائیں جانب تین تین بار زبان اور تالو پر بھی آہستہ آہستہ پھیری جائے۔ خلال کا طریقہ یہ ہے کہ (۸) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی جائیں اور

آب ۱ے کردن بہ بینی و بدہاں	نیز ترتیب و ہم تیامن داں
ہست ۲ے مسواک سنت بے قیل	ہم در انگشت دست و پا تخلیل
ہم ۳ے موالات داں ز سنتہا	نیز تثلیث شستن اعضا
ہست ۴ے مسح تمام سر ز سنن	مسح بر ہر دو گوش و بر گردن
نیز ۵ے تخلیل لحیہ سنت داں	اینچنیں ست مذہب نعماں

(۹) بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پاؤں کے نیچے سے خلال کرے پاؤں دھونے کے بعد دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے ۳ے موالات پہلا حرف مضموم دوسرا مفتوح، پے در پے دھونا، تثلیث تین مرتبہ (ف) سنت (۱۰) معتدل موسم میں کوئی عذر نہ ہو تو ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھونا (۱۱) دھوئے جانے والے اعضا کو تین تین بار دھونا ۴ے تمام سر پورا سر سنن پہلا حرف مضموم دوسرا مفتوح سنت کی جمع گوش کان (ف) (۱۱) پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے جبکہ چوتھائی حصے کا مسح فرض ہے، انگوٹھے اور انگشت شہادت کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کے کنارے ملا کر سر کے اگلے حصہ سے مسح کرتے ہوئے گردن کی طرف لے جائیں اور ہتھیلیوں کے اکثر حصہ سے سر کے دائیں اور بائیں حصوں پر مسح کرتے ہوئے آگے لے آئیں (۱۲) انگشت شہادت سے کانوں کے اندر اور انگوٹھے سے کانوں کے باہر مسح کریں (۱۳) ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت سے گردن پر مسح کریں ۵ے لحیہ داڑھی اینچنیں اس طرح نعماں امام اعظم ابوحنیفہ (ف) داڑھی کا خلال اس طرح کیا جائے کہ نیچے سے انگلیاں داخل کر کے اوپر سے نکالی جائیں لیکن یہ اس وقت ہے جب وضو کرنے والا احرام باندھے ہوئے نہ ہو، احرام کی حالت میں داڑھی کا خلال ممنوع ہے تاکہ بال نہ ٹوٹ جائیں۔

Marfat.com

در[1] وضو داں بیان مکروہات

در[2] وضو ناسزاست شغلِ سخن	ہم بروی خود آب سخت زدن
آب در بینی[3] و دردہاں بیسار	مکن و بینی از یمیں مفشار
ہست اسراف آب ہم مکروہ[4]	پس براسرافِ عمر کن اندوہ

ناقضات[5] وضو بگویم بات

ہر چہ[6] از مخرجین گشتہ عیاں	ہست جز بادِ پیش ناقضِ آں
ریم وزرد آب و خوں شود چو رواں	قی رسد چوں بامتلای دہاں

[1] مکروہات جمع مکروہ، ناپسندیدہ [2] ناسزا، نامناسب، شغل مصروفیت، سخن گفتگو، سخت زدن زور سے مارنا (ف) (۱) وضو کے دوران دنیاوی گفتگو کرنا مکروہ ہے، ہاں اگر ضروری بات ہو کہ اس کے بغیر کوئی نقصان ہوجائیگا تو حرج نہیں۔ (۲) پانی زور سے منہ پر مارنا بھی مکروہ ہے، ہونا یہ چاہیے کہ پیشانی پہ پانی ڈالا جائے اور آہستگی کے ساتھ ٹھوڑی تک لایا جائے [3] بینی ناک یسار بایاں ہاتھ، مکن صیغہ واحد حاضر فعل نہی از کردن، کردن کرنا، ڈالنا، یمیں دایاں ہاتھ، مفشار صیغہ واحد حاضر فعل نہی از فشاردن جھاڑنا (۳) ناک میں بائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا (۴) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا مکروہ ہے، دائیں ہاتھ سے پانی ڈالا جائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کی جائے [4] اسراف فضول خرچی، اندوہ فکر، غم (ف) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا مثلاً تین بار سے زیادہ ہاتھ، پاؤں کا دھونا، اگر کوئی شخص نہر پہ وضو کر رہا ہے یا پانی اس کی ملکیت ہے اور وافر مقدار میں موجود ہے تو بھی احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ جب پانی کا ضائع کرنا مکروہ ہے تو وقت اور عمر کا ضائع کرنا کیوں نہ مکروہ ہوگا، [5] ناقضات جمع ناقض، توڑنے والا بات بحجے [6] ہر چہ جو کچھ مخرجین پہلا، تیسرا اور چوتھا حرف مفتوح، مخرج کا تثنیہ، نکلنے کی دو جگہیں اگلی اور پچھلی، جز سوائے (ف) (۱-۲) مرد اور عورت کے آگے یا پیچھے سے جو کچھ نکلے وہ وضو کو توڑ دے گا، مثلاً پیشاب، پاخانہ، ہوا، منی، مذی یا کیڑا اور کنکر وغیرہ، لیکن آگے سے نکلنے والی ہوا سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر کسی عورت کے دونوں راستے ایک ہوجائیں یعنی درمیانہ پردہ پھٹ جائے تو اسے وضو کر لینا چاہیے [7] ریم پہلا حرف مکسور، پیپ زرد آب زخم سے نکلنے والا پیلا پانی رواں جاری، امتلاء بھر جانا، دہاں منہ (ف) (۳) زخم سے پیپ کا نکلنا (۴) پیلا پانی نکلنا (۵) خون کا نکلنا، ان تینوں کے لیے شرط یہ ہے کہ زخم سے نکل کر جسم کے ایسے حصے کی طرف بہہ پڑیں جس کا غسل یا وضو میں دھونا ضروری ہے، آنکھ کے آبلہ سے پانی نکلا لیکن آنکھ سے باہر نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، (۶) قے اگر منہ بھر کر آئے کہ اسے مشکل سے روکا جا سکے تو وہ وضو کو توڑ دے گی۔

Marfat.com

۱ے سُکر نشہ، غشی بیہوشی، جنون پاگل پن، اغما بے ہوشی قہقہہ بلند آواز سے ہنسنا کہ پاس والے دو تین آدمی سن سکیں، (ف) (۷) نشہ والی چیز کھانے یا پینے سے آدمی مست ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا (۸) دل کی کمزوری، بھوک، یا چوٹ سے غشی طاری ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا (۹) عقل کے زائل ہونے اور دیوانگی سے وضو جاتا رہے گا، اغما غشی کا دوسرا نام ہے، قویٰ کے کمزور ہونے اور درد کی شدت سے عقل جاتی رہے تو وضو ٹوٹ جائے گا، (۱۰) بالغ اگر نماز میں بلند آواز سے ہنسے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز بھی جاتی رہے گی، نا بالغ قہقہہ لگائے تو اس کی نماز جاتی رہے گی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اگر اتنی آواز سے ہنسے کہ خود اسے سنائی دے پاس والے دو تین نہ سن سکیں تو نماز فاسد اور وضو باقی، اسے ضحک کہتے ہیں اور اگر آواز کے بغیر مسکرائے تو نماز اور وضو دونوں باقی ہیں اسے تبسم کہتے ہیں ۲ے (ف) قہقہہ رکوع اور سجود والی نماز میں لگایا تو وضو ٹوٹ گیا، نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگانے سے وضو باقی ہے نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت فاسد، ۳ے فرجین دو شرمگاہیں مرد اور عورت کی، عریاں برہنہ، پردے کے بغیر زیاں نقصان (ف) (۱۱) پردے کے بغیر عملِ زوجیت سے وضو ٹوٹ جائے گا، یونہی شرط مذکور کے ساتھ باہمی ملاپ اور رگڑنے سے وضو جاتا رہے گا ۴ے بر وفق

سُکر[1] و غشی و جنون و باز اغما	قہقہہ در نماز بالغ را
لیکن[2] ایں قید در نماز دان	کہ بود سجدۂ و رکوع دراں
جمع[3] فرجین مرد و زن عریاں	میکند در وضوی ہر دو زیاں
ہست[4] بر وفقِ مذہبِ نعماں	خواب در حالِ تکیہ ناقض آں

سُنّت[5] و فرضِ غُسل نیکو داں

فرض[6] در غُسل غَسل جملہ تنست	آب کردن بہ بینی و دہنست

موافق خواب نیند، در حال تکیہ ٹیک لگا کر (ف) ٹیک لگا کر گہری نیند سونے سے وضو ٹوٹ جائے گا یعنی اس طرح سو جائے کہ ٹیک کے ہٹانے سے گر جائے ۵ے غُسل کی سُنتیں اور فرض اچھی طرح جان ۶ے غُسل پہلا حرف مضموم، نہانا غَسل پہلا حرف مفتوح دھونا تن جسم (ف) غسل اگر لازمی ہو تو اس کے تین فرض ہیں (۱) تمام ظاہری جسم کا دھونا (۲) کلی کرنا اس طرح کہ منہ کے ہر حصے تک پانی پہنچ جائے۔ روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرے (۳) ناک میں پانی ڈالنا اس طرح کہ تمام نرم حصے تک پہنچ جائے۔

Marfat.com

ا‍ے سنتش غسل کی سنت پاک کر دنست بدن، بدن کا پاک کرنا ہے، یعنی جسم پر جہاں نجاست حقیقی لگی ہوئی ہو اسے دھونا خواہ شرمگاہ پر ہو یا اس کے علاوہ (ف) غسل کی تین سنتیں بیان کی ہیں (۱) پہلے ہاتھوں کو جوڑ تک دھو کر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے نجاست کو دھوئے (۲) وضو کرے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے البتہ اگر پاؤں کے پاس پانی جمع ہو تو پاؤں بعد میں دھولے (۳) تمام بدن پر پانی بہانا، پہلے دائیں کندھے پر پھر بائیں پر اور پھر سر پر تین تین بار پانی بہائے ۲ے زن عورت، اصل جڑ ذوائب پہلے دونوں حرف مفتوح جمع ذوابہ پہلا حرف مضموم بروزن عجالہ، گیسو، مینڈھی، ر آند صیغہ واحد غائب فعل مضارع از راندن چلانا، جاری کرنا باک خوف آہ اگر (ف) عورت کے لیے گندھے ہوئے بالوں کا کھولنا ضروری نہیں، بالوں کی جڑوں میں تین بار پانی بہا دے تو کافی ہے، اگرچہ بال کسی قدر خشک رہیں یہ عورت کے لیے غسل کی چوتھی سنت ہے ۳ے موجبات پہلا حرف مضموم تیسرا مکسور، جمع موجب، واجب کرنے والا، بخواں صیغہ واحد حاضر فعل امر از خواندن، پڑھنا، پئے آں اس کے بعد، یعنی غسل کے فرض اور سنتیں جاننے کے بعد ۴ے دفق اچھلنا، کودنا شہوت لذت، انزال منی کا خارج ہونا (ف) منی کے خارج ہونے سے غسل واجب ہو جائیگا لیکن شرط یہ ہے کہ اچھل کر خارج

سنتش[۱] پاک کر دنست بدن		پس وضو پس سہ بار شستن تن
زن[۲] با صلِ ذوائب آب چو راند		نیست باک ار ذوابہ خشک بماند
موجبا[۳] تش بخواں تو از پئے آں		
چوں[۴] بدفقست و شہوت انزالت		غسل واجب شود از اں حالت
حشفہ[۵] مرد چوں شود پنہاں		در یکی از دو موضعِ انساں
غسل[۶] بر ہر دو تن شود ناچار		بخروج منی ندارد کار

ہو اور جب اپنی جگہ سے خارج ہو اس وقت شہوت برقرار ہو اگرچہ باہر نکلتے وقت برقرار نہ ہو، لہٰذا اگر کسی شخص کی منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا ہوئی اور اس نے آگے ہاتھ رکھ لیا اور جب وہ خارج ہوئی تو شہوت ختم ہو چکی تھی اس پر غسل واجب ہوگا، امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہیں ۵ے حشفہ ختنہ کی جگہ، ختنہ کے وقت جتنے حصہ سے چمڑا کاٹ دیا جاتا ہے پنہاں پوشیدہ، موضع جگہ (ف) زندہ انسان اتنی عمر کا ہو کہ اس کے ساتھ جماع کیا جا سکے اس کے کسی جانب حشفہ غائب ہو جانے سے غسل واجب ہوگا، پیچھے کی جانب یہ عمل حرام ہے اگرچہ بیوی سے ہو ۶ے ناچار ضروری، واجب، خروج نکلنا منی وہ گاڑھا مادہ جس سے انتشار ختم ہو جاتا ہے (ف) اگر دونوں مکلف (عاقل و بالغ) ہیں تو دونوں پر غسل واجب ہے منی کا نکلنا ضروری نہیں، اگر لڑکا بلوغ کے قریب ہو تو جب تک غسل نہ کرلے نماز سے روکا جائے گا۔

Marfat.com

۱؎ مستیقظ بیدار ہونے والا، آر اگر منی کا معنی گزشتہ شعر میں بیان ہو چکا مذی وہ سفید اور پیلا پانی جو شہوت کے وقت نکلتا ہے مگر اس کے بعد انتشار ختم نہیں ہوتا ودی وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد قطرہ قطرہ خارج ہوتا ہے (ف) نیند سے بیدار ہونے والا کپڑے پر رطوبت دیکھے تو اسے غسل لازم ہے، اگرچہ اسے احتلام یاد نہ ہو، لیکن اگر اسے مذی کا یقین ہو یا سونے سے پہلے انتشار ہو تو غسل واجب نہیں، اگر کسی کو احتلام اور لذت یاد ہو مگر اس نے رطوبت (تری) نہیں دیکھی تو غسل واجب نہیں، اسی طرح ودی سے بھی غسل واجب نہیں ہوتا ۲؎ حیض وہ خون جو بالغہ عورت کے رحم سے بماری اور بچے کی پیدائش کے بغیر خارج ہو، اس کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے، نفاس وہ خون جو بچے کی پیدائش کے بعد خارج ہوتا ہے، زیادہ سے زیادہ چالیس دن اور کم کی کوئی مدت نہیں، شناس صیغہ واحد حاضر فعل امر از شناختن پہچاننا (ف) غسل کے واجب ہونے کا سبب حیض یا نفاس کے خون کا نکلنا ہے لیکن ختم ہونے سے پہلے غسل کا کوئی فائدہ نہیں اس لیے اس خون سے پاک ہونے کو سبب غسل قرار دیا ہے ۳؎ تیمم پہلا میم مشدد مضموم ارادہ کرنا اصطلاح شریعت میں طہارت حاصل کرنے کے لیے جنس زمین کا استعمال کرنا (ف) قرآن پاک کی پیروی کرتے ہوئے وضو اور غسل کے بعد تیمم کا ذکر کیا ہے، نیز تیمم، وضو اور غسل کا قائم مقام ہے اس لیے بھی اس کا ذکر بعد میں ہونا چاہیے، تیمم اس اُمت کا خاصہ ہے پہلی اُمتوں میں نہیں تھا ۴؎ (ف) تیمم میں نیت فرض ہے، وضو میں نیت فرض نہیں، سُنّت ہے، نیّت یا تو طہارت کی کرے یا ایسی عبادت مقصودہ کی نیت کرے جو طہارت کے بغیر درست نہیں ہوتی، مثلاً نماز پڑھنے، نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت ادا کرنے کے لیے تیمم کیا جا سکتا ہے، قرآن پاک کی تلاوت یا اذان و اقامت کے لیے نہیں، تیمم کے لیے جنس زمین کا ہونا شرط ہے یعنی ایسی چیز جو جلانے سے جل نہ سکے اور پگھلانے سے پگھلے نہیں، مٹی، ریت، چونا اور پتھر وغیرہ سے تیمم جائز ہے، لکڑی، سونا چاندی وغیرہ سے جائز نہیں پھر جنس زمین کا پاک ہونا ضروری ہے، زمین پر نجاست خشک ہو جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے وہاں تیمم جائز نہیں ۵؎ ضرب مارنا نگر صیغہ واحد حاضر فعل امر از نگریستن دیکھنا (ف) تیمم کا دوسرا فرض دونوں ہاتھوں کو پاک زمین پر مارنا ہے ایک دفعہ چہرے کے لیے اور دوسری دفعہ ہاتھوں کے لیے۔

۱؎ دید مُسْتَیْقِظْ از منی و مذی ۲؎ پاک گشتن ز خونِ حیض و نفاس	باید ش غسل بر خلافِ ودی بر زن از موجبات غسل شناس

۳؎ **در بیان تیمُّم ست ایں باب**

۴؎ در تیمُّم فریضہ نیّت داں ۵؎ ضربے از بہر رو فریضہ نگر	خاک پاکست شرطِ صحت آں از برای دو دست ضربِ دگر

Marfat.com

پس بروی و دو دست[۱] مالش خاک ۔۔۔ از حدث سازد و جنابت پاک
آں[۲] مباح از برائے بیمار است ۔۔۔ گرش از آب بیم اضرار است
نیز باشد مبیح[۳] تیمم تلف ۔۔۔ در نمازے کزو نماند خلف
یا بود قدر[۴] میل دور از آب ۔۔۔ قیمتش یا دو چند شد ز حساب
یا بود آب کم ز حاجت آں[۵] ۔۔۔ یا بصرف از عطش بود ترساں

لے مالش شین مصدری کے ساتھ، ملنا، یہ مبتدا ہے اور دوسرا مصرع خبر ہے حدث بے وضو ہونا یعنی ایسی حالت میں ہونا جس میں کوئی ناقض وضو پایا گیا ہو، جنابت جنبی ہونا، ایسی حالت میں ہونا کہ کوئی غسل کو واجب کرنے والا پایا گیا ہو (ف) تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے جائیں پھر انہیں اٹھا کر جھاڑا جائے تاکہ زائد مٹی جھڑ جائے پھر اس طرح چہرے پر پھیرے جائیں کہ کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے، پھر اسی طرح دوبارہ مٹی پر ہاتھ مارے اور بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں اور ہتھیلی کے کسی قدر حصے سے دائیں ہاتھ کی چار انگلیوں کی پشت پر مسح کرتے ہوئے پوری کلائی اور کہنی پر مسح کرے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشت شہادت سے دائیں کلائی کے پیٹ پر مسح کرتے ہوئے دائیں انگوٹھے کی پشت پر مسح کرتے ہوئے انگوٹھے کے کنارے پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ پر اسی طرح مسح کرے اور انگلیوں کا خلال کرے، ے۲ آں یعنی تیمم مباح جائز بیم خوف اضرار تکلیف دینا (ف) تیمم کے جائز ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) بیمار کو پانی کے استعمال سے نقصان کا خطرہ ہے مثلاً بیماری شدت اختیار کر جائے گی یا اس کا عرصہ لمبا ہو جائے گا یا جنبی کو غسل کرنے سے ہلاکت کا صحیح اندیشہ ہے یا بیمار ہونے کا خطرہ ہے، یا تو تجربہ سے ان امور کا غالب گمان ہے یا مسلمان اور حاذق طبیب کی رائے یہ ہے تو تیمم کرے اور خطرہ مول نہ لے اسی طرح اگر بیمار کو وضو کرانے والا کوئی نہیں یا ہے تو سہی لیکن معمول سے زیادہ اجرت مانگتا ہے تو بھی تیمم جائز ہے ے۳ مبیح پہلا حرف مضموم دوسرا مکسور، جائز کرنے والا تلف ضائع ہونا کزو، کہ اس سے، در اصل "کہ از او"، تھا خلف قائم مقام (ف) (۲) نماز عید اور نماز جنازہ کا کوئی بدل نہیں اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وضو کرنے گیا تو نماز جاتی رہے گی میرا انتظار نہیں کیا جائیگا تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے، جمعہ اور وقتی نماز کے لئے تیمم جائز نہیں کیونکہ جمعہ کا خلیفہ نماز ظہر اور وقتی نماز کا خلیفہ قضا موجود ہے ے۴ قدر مقدار، میل چار ہزار ہاتھ، ایک ہاتھ چوبیس انگشت اور ایک انگشت چھ جو کے برابر جنہیں چوڑائی میں جمع کیا جائے دو چند دوگنا (ف) (۳) نمازی مسافر ہو یا مقیم جب پانی سے ایک میل دور ہو (۴) پانی معمول سے دوگنی قیمت پر مل رہا ہو تو تیمم جائز ہے ے۵ صرف خرچ کرنا، استعمال کرنا عطش پیاس، ترساں ڈرنے والا (ف) (۵) جس شخص کو غسل یا وضو کی ضرورت ہے پانی اس کی حاجت سے کم ہے (۶) پانی ضرورت کے مطابق موجود ہے لیکن استعمال کرنے کی صورت میں پیاس کا خطرہ ہے اسے یا اس کی سواری کو یا اس کے محافظ کتے کو یا اس کے ساتھی کو، پیاس کا اس وقت خطرہ ہے یا آئندہ، اسی طرح اگر آٹا گوندھنے یا نجاست حقیقیہ کے دور کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہے تو تیمم کرے۔

Marfat.com

لے بیم خوف سبع پہلا حرف مفتوح دوسرا مضموم، درندہ، مثلاً بھیڑیا یا شیر نیافت نہیں پایا، صیغہ واحد غائب فعل ماضی منفی از یافتن، دلو ڈول رسن رسی (ف) (۷) پانی ایک میل سے قریب ہے لیکن وہاں درندے یا دشمن کے حملے کا خطرہ ہے (۸) یا پانی نکالنے کے لیے کوئی آلہ مثلاً ڈول اور رسی نہیں تو تیمم کر سکتا ہے، ۲ے ناقض توڑنے والا صریح صاف، ناقض وضو کی صفت ہے، یہ لفظ ضرورت شعری کی بنا پر لایا گیا ہے، رفع دور ہونا، مبیح جائز کرنے والا (ف) اس سے پہلے تیمم کا طریقہ اور وہ عذر بیان کئے جن کی بنا پر تیمم جائز ہوتا ہے اب وہ امور بیان کرتے ہیں جو تیمم کو توڑ دیتے ہیں، (۱) جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں تیمم کو بھی توڑ دیتی ہیں (۲) وہ عذر جن کی بنا پر تیمم جائز ہوا تھا وہ دور ہو جائیں مثلاً اتنا پانی مل سکے جو طہارت کے لیے کافی ہو اور حاجت اصلیہ سے زائد ہو اور اس کے استعمال میں کوئی ضرر نہ ہو، ۳ے دریاب پالے، معلوم کرلے، صیغہ واحد حاضر فعل امر از دریافتن، (ف) وضو اور غسل کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ پاک اور ناپاک پانی کا فرق معلوم ہو ۴ے رواں جاری کثیر زیادہ نجس پلیدی تغیر تبدیل، (ف) پانی اگر جاری ہو یا زیادہ مقدار میں ہو اور اس میں پلیدی گر جائے تو جب تک اس کا رنگ، بو یا مزہ نہ بدلے نہ ہو پاک ہے اور اگر ٹھہرا ہوا یا تھوڑی مقدار میں ہو ہر حال پلید ہو جائے گا تبدیلی ضروری نہیں، جاری اور کثیر کی تفسیر آئندہ شعر میں ہے ۵ے رواں کنندہ جاری کرنے والا کہ تنکا، یہ کاہ کا مخفف ہے، دہ در دہ دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا، گہرائی اتنی ہو کہ جب دونوں ہاتھوں سے پانی اٹھائیں تو زمین منکشف نہ ہو ۶ے غیر ایں ہر دو، جاری اور کثیر پانی کے علاوہ، مردار پلید قرار، اگر، بسیار زیادہ (ف) پانی اگر جاری نہیں اور دہ در دہ بھی نہیں تو نجاست کے واقع ہونے سے پلید ہو جائے گا خواہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ، قلیل ہو یا کثیر یہاں تک کہ ایک قطرہ پیشاب یا خون اسے پلید کر دے گا، ۷ے یا بمیرد یا مرے، بمیرد صیغہ واحد غائب فعل مضارع از مردن، چاہ کنواں، اندام عضو، رواں چلنے والا (ف) جانور دو قسم کے ہیں (۱) جو پانی میں سکونت رکھتا ہے اس کی موت سے پانی پلید نہیں ہوگا اگرچہ اس میں خون پایا جائے کیونکہ وہ حقیقتاً خون نہیں ہے، (۲) جو پانی میں سکونت نہیں رکھتا اس میں اگر خون ہے تو اس کی موت سے پانی پلید ہو جائے گا ورنہ نہیں مثلاً مچھر، مکھی، بھڑ وغیرہ (کبیری) مصنف نے دوسری قسم کا حکم بیان کیا ہے۔

یا بُوَد بیم[۱] سبع یا دشمن	یا مسافر نیافت دلو و رسن
ناقضش[۲] ناقض وضوست صریح	بعد ازاں رفع آنچہ بُود مبیح

آب ناپاک و پاک را دریاب[۳]

باشد[۴] آب رواں و آب کثیر	پاک تا از نجس نشد تغییر
ہست جاری[۵] رواں کنندہ کہ	ہست آب کثیر دہ در دہ
غیر[۶] ایں ہر دو را کند مردار	گر نجاست کمست و گر بسیار
یا بمیرد[۷] بچاہ آں حیواں	کہ در اندام اوست خون رواں

Marfat.com

۱؎ آماس کرد سوج گیا بگداخت پھٹ گیا چہ کنواں (ف) کنوئیں میں گرنے والا جانور چھوٹا ہو یا بڑا اگر پھٹ گیا یا اس کے بال جسم سے الگ ہو گئے تو تمام پانی نکالنا پڑے گا ۲؎ نیاید نہیں آتا، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از آمدن، بروں باہر (ف) اس شعر میں ایک سوال ہے کہ اگر کسی کنوئیں کا پانی پھوٹتا ہی رہتا ہے اور تمام کا تمام نکالا نہیں جا سکتا تو کنواں کس طرح پاک کیا جائے؟ ۳؎ اہلِ بینش تجربہ والے دادہ اند قرار، مقرر کیا ہے، صیغہ جمع غائب فعل ماضی قریب از دادن، دینا (ف) اس شعر میں جواب دیا گیا ہے کہ کنوئیں کے مسائل کے ماہرین نے دو سو ڈول کی مقدار مقرر کی ہے، امام محمد نے بغداد میں کنوؤں کو ملاحظہ فرما کر فتویٰ دیا کہ دو سو سے تین سو تک ڈول نکالے جائیں کیونکہ اکثر و بیشتر ان میں اتنا ہی پانی ہوتا تھا، ہمارے ہاں یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ کسی ماہر غوطہ خور سے پوچھا جائے کہ اس کنوئیں میں کتنے ڈول پانی ہوگا پھر اتنے ڈول نکالے جائیں، یا رسّی کے ذریعے پانی کی پیمائش کی جائے مثلاً دس فٹ پانی تھا پھر تیزی سے ایک سو ڈول نکالے جائیں اور دیکھا جائے پانی کتنا کم ہوا ہے مثلاً ایک فٹ کم ہوا تو ایک ہزار نکال دئے جائیں کنواں پاک ہو جائے گا ۴؎ ور اور اگر درست صحیح یعنی پھولا اور پھٹا نہیں جثہ جسم (ف) اس سے پہلے تمام پانی نکالنے کا حکم اس صورت میں تھا کہ جانور کا جسم پھول جائے یا پھٹ جائے اور اگر صحیح سالم ہو تو پھر چھوٹے اور بڑے جانور کا حکم مختلف ہے جیسا کہ آئندہ آئے گا۔ ۵؎ ہیچو مثل موش چوہا عصفور پہلا حرف مضموم چڑیا سی تیس (ف) اگر چوہا، چڑیا یا ان کے برابر جانور مر جائے تو تیس ڈول نکالنا مستحب اور بیس ڈول نکالنا واجب ہے ۶؎ سنور پہلا حرف مکسور دوسرا مشدد مفتوح، بلی، ماکیاں مرغی، حمام کبوتر پنجاہ پچاس (ف) اگر بلی، مرغی، کبوتر یا ان کے برابر کوئی جانور مر جائے تو پچاس ڈول مستحب اور چالیس واجب ۷؎ سگ کتا، بز بکری (ف) اگر کتا، بکری یا انسان گر کر مر جائے تو دو سو ڈول واجب تین سو مستحب لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ تمام پانی نکالنا مشکل ہو ورنہ تمام پانی نکالا جائے ۸؎ بین درمیان خرد چھوٹا، معتبر اعتبار کیا ہوا (ف) اگر ایسا جانور گر کر مر جائے جو گزشتہ اقسام کے درمیان ہو تو اسے چھوٹے کے ساتھ لاحق کیا جائے گا مثلاً فاختہ چوہے اور مرغی کے درمیان ہے اس لیے چوہے کے حکم میں ہے، خرگوش مرغی اور بکری کے درمیان ہے لہٰذا مرغی کے حکم میں ہے اور اگر ایسا جانور گر جائے جو تینوں قسموں سے بڑا ہو مثلاً گائے، اونٹ اور ہاتھی اسے بکری کے حکم میں شمار کیا جائے گا۔

۱؎ باز آماس کرد یا بگداخت	باید آں چہ ز آب خالی ساخت
۲؎ گر نیاید بروں ازاں چہ آب	علما را دریں بود چہ جواب
۳؎ قدر آں اہلِ بینش ایں کار	بدو صد دلو دادہ اند قرار
۴؎ ور درست ست جسم آں حیواں	فرق از جثہ کردہ اند دراں
۵؎ گر بود ہیچو موش یا عصفور	ہست سی دلو نزد ما منظور
۶؎ ور چو سنور و ماکیان و حمام	ہست پنجاہ دلو نزد امام
۷؎ ور بود چوں سگ و بز و انساں	پس دو صد دلو واجبست ازاں
۸؎ بینِ ایں ہر دو جسم گر باشد	جانب خرد معتبر باشد

Marfat.com

۱ے از فتاوائے فقہ عالمگیر، حضرت سلطان عالمگیر نے متحدہ پاک و ہند کے پانچ سو جید حنفی علماء کی نگرانی میں ایک فتاویٰ مرتب کرایا جسے فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ ہندیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ایک عرصہ تک یہ فتاویٰ ہندوستان میں عدلیہ کی بنیاد رہا، قدر احوط، زیادہ احتیاط والی مقدار، نمودہ شد تحریر، لکھی گئی (ف) گزشتہ شعروں میں تین مقداریں بیان کی گئی ہیں تیس، پچاس اور دوسو، پہلی دو مقداریں احتیاط پر مبنی ہیں جب کہ تیسری مقدار واجب ہے اور احتیاط یہ ہے کہ تین سو ڈول نکالے جائیں ۲ے میتہ مردار، برآر باہر نکال، صیغہ واحد حاضر فعل امر از برآوردن، گیر پکڑ، صیغہ واحد حاضر فعل امر از گرفتن (ف) کنواں پاک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے مردہ جانور نکالا جائے، پھر گنتی کے ڈول نکالے جائیں، اس کے نکالنے سے پہلے جتنے ڈول نکالے جائیں گے ان کا کوئی اعتبار نہ ہوگا، ۳ے نمرد نہیں مرا، صیغہ واحد غائب فعل ماضی منفی از مردن، دہن منہ، رساند پہنچایا، صیغہ واحد غائب فعل ماضی مطلق از رساندن، سؤر پہلا حرف مضموم اور ہمزہ ساکن، جھوٹا، بچا ہوا پانی، لعاب تھوک (ف) جانور کنوئیں میں گر کر مرگیا تو اس کا حکم بیان ہوچکا اور اگر زندہ ہے اور اس کا منہ پانی میں ڈوب گیا ہے تو جو حکم اس کے جھوٹے پانی کا ہے وہی اس کنوئیں کا ہے جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا، ۴ے وصول پہنچنا، پئے تسکین اطمینان کے لیے (ف) اگر جانور کا منہ یقینی طور پر پانی تک نہیں پہنچا اور اس کے جسم پر کوئی پلیدی بھی نہیں ہے مثلاً کسی نہر سے نہا کر آیا ہے تو پھر کچھ پانی نکالنے کی ضرورت نہیں، اطمینان کے لیے نکال لیا جائے تو درست ہے ۵ے بست بیس، دلو ڈول، از نرست اگر آزاد نہیں ہے نرست را کے فتحہ کے ساتھ صیغہ واحد غائب فعل ماضی مطلق منفی از رستن، موش چوہا، بسند کافی، مخلات آزاد جانور جو پاک اور پلید سب کھا جائے، گربہ بلی، دو چند دوگنا، (ف) مرغ جو ڈربے میں بند ہو اور نجاست نہ کھائے یا چوہا گر جائے تو تسلی کے لیے بیس ڈول اور اگر آزادہ پھرنے والا مرغ یا بلی گر جائے تو احتیاطاً چالیس ڈول نکالے جائیں ۶ے سؤر جھوٹا، چہ کنواں، کشیدن کھینچنا، دہ دس، (ف) مکروہ جھوٹا پانی کنوئیں میں گر جائے تو دس ڈول نکالنا مستحب ہے، بعض حضرات نے بیس ڈول نکالنے کا قول کیا ہے وہ غالباً اس قاعدہ کے تحت ہے کہ بطور مستحب پانی نکالا جائے تو بیس ڈول سے کم نہیں ہونا چاہیے۔

۱ے از فتاوائے فقہ عالمگیر	قدر احوط نمودہ شد تحریر
۲ے اوّل آں میتہ راز آب برآر	بعد ازاں گیر اعتبارِ شمار
۳ے ور نمرد و دہن رساند بہ آب	پس نظر کن بحکم سؤر و لعاب
۴ے گر وصول دہن نگشت یقیں	ہیچ ازاں نیست جز پئے تسکیں
۵ے بست دلو ار نرست و موش بسند	وز مخلات مرغ و گربہ دو چند
۶ے سؤر مکروہ گر رسید بہ چہ	دلو باید کشیدنت زاں دہ

Marfat.com

سؤر انسان و اسپ و آں حیواں[1]	کہ حلال ست جملہ طاہر داں
جز[2] مخلات از نجاست خوار	کہ کراہت بسؤر آں بشمار
باز[3] دارد کراہت اندر سؤر	گربہ و موش و ہم سباعِ طیور
ہست[4] مشکوک سؤر بغل و حمار	وز سباع و حوش و سگ مردار
نجس[5] العین نیست جز خنزیر	عرق ہر یک بحکم سؤرش گیر
گر[6] جز آب نجس نشد پیدا	بہ تیمم بکن نماز ادا
غیر[7] مکروہ گر بود نایاب	بے کراہت وضو بکن زاں آب

[1] اسپ گھوڑا، حیواں جانور، طاہر پاک (ف) حضرت مصنف ان اشعار میں بیان کرنا چاہتے ہیں کہ کس جاندار کا جھوٹا پاک، کس کا ناپاک، یا مکروہ یا مشکوک ہے، اس شعر میں بتایا ہے کہ انسان، گھوڑے اور اس جانور کا جھوٹا پاک ہے جس کا گوشت حلال ہے۔ مرد اگرچہ جنبی ہو اور عورت اگرچہ حیض و نفاس کی حالت میں ہو اس کا جھوٹا پاک ہے بشرطیکہ اس کے منہ میں شراب ایسی کوئی ناپاک چیز نہ لگی ہوئی ہو، مرد کا جھوٹا اجنبی عورت کے لیے اور عورت کا جھوٹا اجنبی مرد کے لیے لطف اندوز ہونے کے لیے پینا جائز نہیں [2] مخلات آوارہ پھرنے والا جانور نجاست خوار، پلیدی کھانے والا، (ف) اونٹ، گائے اور مرغی اگرچہ حلال جانور ہیں لیکن اگر آوارہ پھرتے اور نجاست کھاتے ہوں تو ان کا جھوٹا مکروہ ہے [3] گربہ بلی، موش چوہا، سباع جمع سبُعٌ شکاری جانور، طیور جمع طیر، پرندہ (ف) بلی اگر ابھی ابھی چوہا کھا کر نہ آئی ہو، چوہا اور گھروں میں رہنے والے حشرات الارض سانپ نیولا وغیرہ، شکاری پرندے جیسے باز اور شکرہ کہ مالک کو اس کی چونچ کے پاک ہونے کا علم نہ ہو اسی طرح وہ پرندہ جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اگرچہ شکاری نہ ہو مثلاً چیل اور گدھ وغیرہ ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے [4] مشکوک جس میں شک ہو، بغل خچر، حمار گدھا سباع وحوش چار ٹانگوں والے درندے، سگ کتا مردار ناپاک (ف) خچر اور گدھے کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے بارے میں دلائل مختلف ہیں کہ وہ پاک کرتا ہے یا نہیں، جب کہ وحشی درندوں شیر، چیتا، بھیڑیا، اور ہاتھی وغیرہ اور کتے کا جھوٹا ناپاک ہے نجاست غلیظہ کے ساتھ اسی طرح وہ شخص جس نے ابھی ابھی شراب پی ہے یا وہ بلی جس نے ابھی چوہا کھایا ہے اس کا جھوٹا ناپاک ہے۔
[5] نجس العین پلید ذات والا، جس کا ہر جز پلید ہے خنزیر سؤر، عرق پہلے دونوں حرف مفتوح پسینہ، (ف) سؤر سر سے پاؤں تک ہر جز کے لحاظ سے پلید ہے، اس کے علاوہ کوئی جانور نجس العین نہیں، کتے کے نجس العین نہ ہونے کی تحقیق فتاوی رضویہ، از امام احمد رضا بریلوی میں ملاحظہ ہو۔ **(قاعدہ)** ہر جانور کے پسینے کا وہی حکم ہے جو اس کے جھوٹے کا ہے [6] (ف) جھوٹے پانی کی چار قسمیں بیان ہوئی ہیں پاک، پلید، مکروہ اور مشکوک اب ان کا حکم بیان کرتے ہیں پاک پانی کا حکم ظاہر ہے کہ اس سے وضو کیا جائے گا، اگر صرف پلید پانی موجود ہے تو اس سے وضو نہیں کیا جائے بلکہ تیمم کیا جائے گا [7] نایاب نہ ملنے والا، (ف) اگر صرف مکروہ پانی موجود ہے تو اس سے بغیر کراہت کے وضو کیا جائے

Marfat.com

[1] مقدور دستیاب (ف) اگر صرف مشکوک پانی موجود ہو تو وضو بھی کیا جائے اور تیمم بھی کیونکہ پانی کا نہ تو مفید طہارت ہونا معلوم ہے اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ وہ مفید طہارت نہیں [2] ترجمہ: موزہ پر مسح کا شرعی حکم پہچان، تیمم کے بعد مسح موزہ کا ذکر اس مناسبت سے کیا کہ دونوں میں مسح سے طہارت حاصل کی جاتی ہے، دونوں دھونے کے قائم مقام اور ان سے حاصل ہونے والی طہارت ایک معین وقت تک ہے لیکن تیمم، قرآن پاک سے اور مسح موزہ حدیث پاک سے ثابت ہے اس لیے تیمم کا ذکر پہلے کیا ہے، **مسئلہ**: موزہ چمڑے یا کسی ایسی چیز کا ہونا چاہیے جو شفاف نہ ہو نیز وہ دونو

غیر مشکوک گر نشد مقدور [1]	ہم وضو ہم تیمم ست ضرور
حکم شرعی مسح موزہ شناس [2]	
ہست تجویز مسح بر موزہ [3]	سہ شبا روز و یک شبا روزہ
اولیں از برائے اہلِ سفر [4]	دومیں مدتِ مقیم شمر
لیک باید کہ باشدت حاصل [5]	وقتِ پوشش طہارتِ کامل
از حدث ابتداءِ مدت داں [6]	پس سہ انگشت خرق مانع آں

پاؤں کو ٹخنوں تک ڈھانپ لے اور اسے پہن کر پیدل سفر کیا جاسکے، شیشے، لکڑی یا لوہے کا موزہ درست نہیں کہ اسے پہن کر سفر نہیں کیا جا سکتا، نائیلن کی موٹی جرابیں پہن کر ان پر مسح نہیں کیا سکتا کیونکہ وہ شفاف ہیں ان میں پانی ڈالا جائے تو پار ہو جائے گا [3] تجویز جائز قرار دینا، سہ شبا روز تین دن اور تین راتیں، اصل میں شب و روز تھا واؤ کو الف سے تبدیل کر دیا گیا، یک شبا روز، ایک دن رات (ف) موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ تر کر کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پیٹ پاؤں کی انگلیوں کی پشت پر رکھیں اور کھینچتے ہوئے پنڈلیوں کی طرف لے جائیں یہاں تک کہ ہاتھ ٹخنوں کے جوڑ سے اوپر چلے جائیں [4] اولیں پہلی مدت اہل سفر مسافر دومیں دوسری مدت شمر صیغہ واحد حاضر فعل امر از شمردن، گننا (ف) مسافر تین دن اور تین راتیں مسح کرے گا اور مقیم ایک دن رات [5] لیک لیکن پوشش پہننا (ف) طہارت پر موزہ پہننے کی دو صورتیں ہیں جن میں مسح جائز ہوگا (۱) وضو کر کے موزے پہنے جائیں (۲) پاؤں دھو کر موزے پہنے پھر وضو مکمل کر لیا، قاعدہ یہ ہے کہ وضو ٹوٹے تو کہا جا سکے کہ یہ شخص طہارت کاملہ پر موزے پہن چکا ہے، حضرت مصنف نے "وقتِ پوشش" فرمایا ہے جو دونوں صورتوں کو شامل ہے یہ نہیں کہا کہ پہننے سے پہلے کامل طہارت حاصل ہو، [6] حدث وضو کا ٹوٹنا، سہ انگشت تین انگلی خرق شگاف، مانع روکنے والا (ف) مسح کی مدت اس وقت شروع ہوگی جب موزے پہننے کے بعد وضو ٹوٹے گا، اگر موزہ میں پاؤں کی تین انگلیوں کے برابر شگاف ہو تو مسح جائز نہ ہوگا (منیہ)

Marfat.com

لے حیض لغت میں اس کا معنی بہنا ہے اور اصطلاح شریعت میں بالغہ عورت کو آنے والا خون جسے نہ تو بچہ پیدا ہوا ہے اور نہ رحم کی بیماری ہے نفاس وہ خون جو بچے کی پیدائش کے بعد آتا ہے، تیسری قسم استحاضہ ہے وہ خون جو حیض یا نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت سے زائد ہو یا حیض کی کم از کم مدت سے کم ہو، ۲ سہ شبا روز، تین دن رات، اقل کم از کم مدت، دہ شبا روز، دس دن اور دس راتیں، مدتِ اکمل زیادہ سے زیادہ مدت، ۳ زیں دس دن اور دس راتوں سے، بیش زیادہ زاں تین دن رات سے (ف) حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہے اگر خون چند منٹ پہلے بند ہو گیا تو وہ استحاضہ ہوگا اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں ہے، اس سے زیادہ جاری رہا تو زائد استحاضہ ہوگا، وہ خون جو حمل والی عورت کو دکھائی دے استحاضہ ہے، اسی طرح نو سال سے کم عمر لڑکی یا پچاس سال سے زیادہ عمر والی عورت کو دکھائی دیا وہ بھی استحاضہ ہے حیض نہیں ۴ اکثر زیادہ سے زیادہ مدت، طہر پاک ہونا، حیض سے پاک رہنا، مداں نہ جان صیغہ واحد حاضر فعل نہی از دانستن، پانزدہ پندرہ، اقل کم از کم بیں دیکھ، صیغہ واحد حاضر فعل امر از دیدن، (ف) حیض سے پاک ہونے کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں، البتہ کم از کم مدت پندرہ دن ہے ۵ کمتریں کم سے کم مدت چل شبا روز چالیس دن رات، اکثر زیادہ سے زیادہ مدت، بشناس پہچان، صیغہ واحد حاضر فعل امر از شناختن، (ف) نفاس کی کم سے کم کوئی حد نہیں، زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، ۶ زن عورت، مبتلا گرفتار زیں دو، حیض یا نفاس (ف) حیض و نفاس کی حالت میں عورت نماز، روزہ، سجدہ تلاوت ادا نہیں کر سکتی، مرد ناف سے لے کر گھٹنے تک اس سے نفع حاصل نہیں کر سکتا، ے باید قضا نمود، قضا کرنا چاہیے، انجام آخر، جنب، جنبی، جس پر منی کے خارج ہونے کے سبب غسل لازم ہو، مابقی باقی احکام جمع حکم (ف) حیض و نفاس کی حالت میں جو روزے چھوٹ جائیں ان کی قضا کی جاتی ہے، نمازوں کی قضا نہیں، باقی احکام میں یہ عورت جنبی کی طرح ہے جیسے کہ آئندہ شعر میں بیان ہے، تشبیہ دے کر جنبی کے احکام بھی بیان کر دیئے ہیں۔

ہستے اینجا بیان حیض و نفاس

سہ شبا روز حیض راست اقل	دہ شبا روز مدتِ اکمل
حیض زیں بیش نیست نے زاں کم	وانچہ ظاہر شود ز حاملہ ہم
اکثر طہر را مداں تعیین	پانزدہ روز و شب اقلش بیں
نیست تعیین کمترین نفاس	چل شبا روز اکثرش بشناس
زن چو شد مبتلا بیکے زیں دو	نیست جائز نماز و روزہ ازو
روزہ باید قضا نمود انجام	چوں جنب داں بما بقی احکام

86262

~~68762~~

Marfat.com

لے ناروا، ناجائز دخول داخل ہونا مس چھونا فرقان قرآن پاک تلاوت پڑھنا (ف) جنبی اور حیض و نفاس والی عورت کے لئے مسجد میں داخل ہونا، قرآن پاک کو چھونا اور اس کی تلاوت جائز نہیں، قرآنِ پاک کی لکھائی، اس کے سادہ کاغذ اور غلاف (جولی) کسی چیز کو ہاتھ لگانا جائز نہیں، اسی طرح کسی آیت کو بہ نیت تلاوت پڑھنا جائز نہیں بر نیت دعا پڑھنا جائز ہے، ۲ے استنجا دونوں راستوں میں سے کسی ایک راستے سے نجاست کو دور کرنا مثلاً پیشاب، پاخانہ، منی، مذی یا خون ۳ے سہ سنگ تین پتھر باز پھر شستن دھونا اولیٰ بہتر (ف) پیشاب کرنے کے بعد کسی قدر کھانسنا چاہیے پھر بائیں ہاتھ میں ڈھیلا لے کر پیشاب کو خشک کرتے ہوئے اس طرح

۱ے نارواایش دخول مسجد داں	مس فرقان و ہم تلاوت آں
۲ے سنت آمد بشرع استنجا	
۳ے بسہ سنگ سنت استنجا	باز شستن بود بآب اولیٰ
۴ے مرد اندر شتا و زن ہمہ حال	کند از اول و سوم اقبال
۵ے در کلوخ دوم کند ادبار	عکس در صیف بہر مرد شمار
۶ے از ادب وقت بول و وقت براز	پشت یار و بسوی قبلہ مساز

کھڑا ہو کہ برہنہ نہ ہو پھر بلندی سے پستی کی طرف آئے اور دائیں ٹانگ کو بائیں پر رکھ کر دبائے اور جب اطمینان ہو جائے کہ پیشاب کے قطرے کی آمد ختم ہو گئی تو پہلے ہاتھ دھوئے پھر استنجا کرے، آج کل شہروں میں پیشاب خشک کرنے کا بالکل اہتمام نہیں کیا جاتا نتیجہ یہ ہوگا کہ پیشاب قطرہ قطرہ رستا رہے گا نہ وضو ہوگا نہ نماز ۴ے شتا سردی ہمہ حال ہر حال میں، سردی ہو یا گرمی اول و سوم پہلا اور تیسرا ڈھیلا، اقبال پیچھے سے آگے کی طرف لانا، ۵ے کلوخ دوم دوسرا ڈھیلا، ادبار آگے سے پیچھے لے جانا، عکس الٹ، صیف گرمی (ف) مرد کے لئے پاخانہ کے بعد ڈھیلا استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سردیوں میں پہلے اور تیسرے ڈھیلے سے پونچھتا ہوا پیچھے سے آگے لائے اور دوسرا آگے سے پیچھے لے جائے، عورت ہر موسم میں اسی طرح کرے، گرمیوں میں مرد پہلے ڈھیلے سے پونچھتا ہوا آگے سے پیچھے لے جائے، کیونکہ گرمیوں میں خصیتین لٹک جاتے ہیں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے لائے گا تو وہ ملوث ہو جائیں گے، دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے، شرح وقایہ وغیرہ میں ہے کہ عورت ہمیشہ وہی طریقہ اختیار کرے جو مرد گرمیوں میں اختیار کرتا ہے کیونکہ پہلا ڈھیلا جب پیچھے سے آگے لائے گی تو اس کی شرمگاہ کے ملوث ہونے کا خطرہ رہے گا، یہ سب باتیں از قبیل آداب ہیں ورنہ مقصد تو یہ ہے کہ جسم نجاست سے پاک ہو جائے ۶ے بول پیشاب براز پہلا حرف مکسور، قضاء حاجت پشت پیٹھ رو چہرہ مساز، نہ کر، صیغہ واحد حاضر فعل نہی از ساختن (ف) پیشاب اور قضاء حاجت کے آداب میں سے یہ ہے کہ اس وقت نہ تو قبلہ شریف کی طرف رُخ کیا جائے نہ پشت، اسی طرح چاند، سورج اور ہوا کی طرف رُخ نہ کیا جائے، بہتے ہوئے پانی میں، نہر، حوض یا چشمے کے کنارے، شارع عام، یا بیٹھنے کے لئے تیار کی ہوئی سایہ دار جگہ پیشاب یا پاخانہ کرنا ممنوع ہے۔

Marfat.com

باقی[1] از باب پاکی و انجاس	حکمِ عفو و وجوب رالشناس
داں[2] نجاسات و پاکیٔ آں را	
جملہ[3] انجاس در الشرع شریف	ہست تفریق در غلیظ و خفیف
غیر باد[4] آنچہ شد برون ز انسان	کہ حدث یا جنابت است ازاں
غائط[5] و بول از سباع تمام	و ز ہمہ چارپایہای حرام
ہم پس[6] افگندہ دجاجہ و بط	و آنچہ ماند بایں دو در غائط
خمر[7] و خنزیر و خون و روثِ خر	لحم میتہ ہمہ غلیظ شمر

[1] پاکی، طہارت، انجاس جمع نجس پلیدی، عفو معافی وجوب لازمی ہونا بشناس پہچان (ف) آیندہ فصل میں نجاست کی قسمیں بیان کی جارہی ہیں اور یہ بتایا جارہا ہے کہ کسے پاک کرنا ضروری اور کونسی معاف ہے، [2] داں جان، نجاسات جمع نجاست پلیدی پاکی پاک کرنا [3] انجاس جمع نجس پہلے دونوں حرف مفتوح، پلیدی، تفریق تقسیم غلیظ شدید خفیف ہلکی (ف) نجاست کی دو قسمیں ہیں غلیظہ اور خفیفہ ان کے دھونے کا طریقہ ایک جیسا ہے لیکن ان میں اس مقدار کے لحاظ سے فرق ہے جو معاف ہے جیسے کہ آئندہ اشعار میں آئیگا، (نوٹ) جس چیز یا جگہ کو عزت اور شرافت حاصل ہو اسے شریف کہا جاسکتا ہے جیسے شرع شریف، مکہ شریف، مدینہ شریف، بلاد شریف اور بریلی شریف وغیرہ [4] غیر سوا باد ہوا، برون باہر، خارج حدث وضو کا واجب ہونا، جنابت غسل کا واجب ہونا (ف) ہوا کے علاوہ جس چیز کے انسان سے نکلنے سے وضو واجب ہو مثلاً پیشاب اگرچہ دودھ پینے والے بچے کا ہو، پاخانہ، مذی، ودی، پیپ، زرد پانی، بہنے والا خون اور قے جو منہ بھر کر آئے یا غسل واجب ہو سب نجاست غلیظہ ہیں [5] غائط پاخانہ، گوبر، لید، بول پیشاب، سباع جمع سبُع، درندہ چارپایہا جمع چارپایہ، چار ٹانگوں والا جانور حرام جس کا گوشت کھانا ناجائز ہے (ف) درندوں اور حرام چوپایوں کا پیشاب اور لید نجاست غلیظہ ہے [6] پس افگندہ، بیٹ، پیچھے پھینکا ہوا، دجاجہ مرغی، بط بطخ ماند مشابہ ہے غائط بیٹ (ف) مرغی اور گھریلو بطخ اور وہ جانور جن کی بیٹ ان کی طرح بدبودار ہے جیسے مرغابی ان کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے، ہوا میں اڑنے والے جانور جو انسانوں میں نہیں رہتے ان کی بیٹ کا وہی حکم ہے جو کبوتر کی بیٹ کا ہے [7] خمر شراب، خنزیر، سؤر روث لید، خر گدھا، لحم گوشت، میتہ مردار شمر شمار کر، گن، (ف) شراب، خنزیر کا ہر جز، گدھے کی لید، ذبح کے بغیر مرنے والے (مچھلی اور مکڑی کے علاوہ) جانور کا گوشت اور بہنے والا خون نجاست غلیظہ ہے، شہید کا خون جب تک اس کے جسم پر ہے پاک ہے، ذبح کئے ہوئے جانور کی رگوں اور گوشت میں موجود خون، جگر، تلی اور دل کا خون پاک ہے اسی طرح مچھلی، پانی میں رہنے والے جانوروں، مچھر اور مکھی کا خون پاک ہے۔

Marfat.com

ہم[۱] غلیظ ست بول و غائط مار | بعد ازاں میکنم خفیف شمار
غائط[۲] و بول از دواب حلال | وز طیور محرّمہ پیخال
عفو[۳] ز اول بقدر یک درم ست | وز دوم تا ز ربع ثوب کمست
در[۴] بدن کم ز ربع عضو شمار | ایں چنیں ست مذہب مختار
ہر[۵] یکی زیں دو قسم ہست دو قسم | غیر مرئی و مرئی ذی جسم
ہمچو[۶] بول اول و دوم چو براز | خون معین ز قسم ثانی ساز
عین[۷] مرئی بغسل زائل کن | پاکی جسم و جامہ حاصل کن

۱ مار سانپ (ف) سانپ کا پیشاب اور بیٹ نجاست غلیظہ ہے آئندہ نجاست خفیفہ کا بیان ہوگا ۲ غائط گوبر، دواب جمع دابّہ، چوپایہ، طیور جمع طیر، پرندہ محرّمہ جن کا گوشت حرام ہے پیخال بیٹ (ف) حلال جانوروں اور گھوڑے کا پیشاب، شیخین (امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف) کے قول کے مطابق نجاست خفیفہ ہے اور اسی پر فتوٰی ہے، ان جانوروں کی لید صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد) کے اظہر قول کے مطابق نجاست خفیفہ ہے اسی طرح حرام پرندوں کی بیٹ ۳ عفو معاف اوّل نجاست غلیظہ یک درم ایک درم دوم دوم نجاست خفیفہ ربع چوتھائی حصہ ثوب کپڑا (ف) اگر خشک ہونے کے بعد نجاست غلیظہ کا جسم باقی رہتا ہے تو وزن کے اعتبار سے ایک درم (ساڑھے چار ماشے) اور اگر جسم باقی نہیں رہتا تو چوڑائی کے اعتبار سے ایک درم یعنی پھیلی ہوئی ہتھیلی کے جتنے حصے پر پانی ٹھہر جائے معاف ہے اس کی موجودگی میں نماز ہو جائے گی لیکن کراہت تحریمی کے ساتھ لہٰذا اس کا دھونا واجب ہے، اس سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی اور اس کا دھونا سنت اور زیادہ ہو تو نماز باطل اور دھونا فرض، نجاست خفیفہ کپڑے کے جس حصے پر لگی ہو مثلاً دامن، آستین یا تریز وغیرہ اس کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے ۴ ترجمہ: بدن میں عضو کے چوتھائی حصہ سے کم میں (معاف) شمار کر اس طرح مذہب مختار ہے ۵ غیر مرئی خشک ہونے کے بعد جس کا جسم دکھائی نہ دے مرئی خشک ہونے کے بعد جس کا جسم دکھائی دے (ف) نجاست غلیظہ اور خفیفہ ہر ایک کی دو، دو قسمیں ہیں مثالیں آئندہ شعر میں ۶ ہمچو مثل بول پیشاب براز پہلا حرف مکسور پاخانہ، معین پہلا حرف مفتوح دوسرا مکسور، بہنے والا (ف) نجاست غیر مرئی کی مثال پیشاب اور مرئی کی مثال پاخانہ اور بہنے والا خون ۷ عین ذات غسل پہلا حرف مفتوح دھونا، زائل کن دور کر، جامہ کپڑا (ف) مرئی نجاست جسم پر لگی ہو یا کپڑے پر اس کی ذات کا دور کر دینا کافی ہے، تین بار دھونا، صابن استعمال کرنا یا رنگ کا دور کرنا ضروری نہیں، اس کے لیے پانی استعمال کیا جائے یا ایسی رقیق چیز جو نچوڑنے سے نچڑ جائے مثلاً سرکہ یا عرق گلاب وغیرہ تیل یا گھی نہیں۔

Marfat.com

۱؎ دوم غیر مرئی نجاست، ثوب کپڑا عصار نچوڑنا (ف) غیر مرئی نجاست زائل کرنے کے لئے تین بار دھونا اور ہر دفعہ پوری طاقت سے نچوڑنا واجب ہے، اس کے بعد کپڑا بھی پاک ہے اور ہاتھ بھی، اگر کپڑے کے بوسیدہ یا باریک ہونے کے پیش نظر پوری طاقت سے نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہوگا اسے پاک کرنے کا طریقہ آئندہ شعر میں ہے ۲؎ عصر نچوڑنا قطع تقطیر آب، پانی کے قطروں کا ٹپکنا بند کرنا، (ف) اگر ایسی چیز کو غیر مرئی نجاست لگی ہے جسے نچوڑا نہیں جاسکتا مثلاً لکڑی کا تختہ، باریک یا بوسیدہ کپڑا تو اسے ایک دفعہ دھو کر ٹیک لگا کر کھڑا کر دیا جائے یا لٹکا دیا جائے یہاں تک کہ قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں پھر یہی عمل دوسری اور تیسری دفعہ دہرایا جائے ۳؎ خشکی خشک ہونا طہور پاک کرنے والا، سوختن جلانا، سنگ پتھر سرگیں گوبر (ف) جنس زمین سے مراد دیوار، زمین اگا ہوا درخت، گھاس وغیرہ اور وہ پتھر جو زمین میں پیوست ہو ان پر نجاست لگنے کے بعد خشک ہو جائے اور اس کا اثر باقی نہ رہے تو یہ پاک ہیں ان پر نماز پڑھ سکتے ہیں تیمم پھر بھی نہیں کر سکتے، پتھر اگر زمین سے الگ ہے یا گوبر اسے جلا دیا جائے تو پاک ہو جائے گا، پتھر دھونے سے بھی پاک ہو جائے گا، ۴؎ نعلین جوتے دلک ملنا، رگڑنا ازالۂ عین، ذات نجاست دور کرنا (ف) موزے یا جوتے پر موٹی نجاست مثلاً پاخانہ، گوبر یا منی لگ جائے تو اسے زمین پر رگڑا جائے یہاں تک کہ نجاست کی ذات دور ہو جائے اور اگر تر ہے تو اس کا اثر بھی جاتا رہے پاک ہو جائے گا ۵؎ افراک کھرچنا مخرج نکلنے کی جگہ یعنی عضو (ف) مرد کی منی ہو یا عورت کی کپڑے پر لگ کر خشک ہو جائے تو وہ کھرچنے سے پاک ہو جائے گی بشرطیکہ عضو پاک ہو اگر پیشاب کرنے کے بعد استنجا نہیں کیا اور منی نکل کر کپڑے پر لگ گئی اور خشک ہو گئی تو وہ دھونے سے ہی پاک ہوگی، اگر منی کپڑے پر لگ کر خشک نہیں ہوئی یا بدن پر لگی ہے خواہ خشک ہو یا تر اسے دھونا ہی پڑے گا (نوٹ) آج کل عموماً منی اتنی رقیق ہوتی ہے کہ کپڑے میں جذب ہو جاتی ہے اور خشک ہونے کے بعد اس کا الگ جسم باقی نہیں رہتا ایسی صورت میں بھی کپڑے کو دھونا پڑے گا، ۶؎ آہن لوہا مسح ملنا، (ف) لوہے، پیتل یا تانبے کی جو چیز بالکل چکنی ہو مثلاً تلوار یا چاقو، چھری اسی طرح شیشہ مٹی یا کپڑا مل کر اسے صاف کر دیا جائے تو پاک ہو جائے گی، مٹی کا برتن جس میں نجاست کے اجزا سرایت کر جائیں اسے [illegible] دیا جائے، لکڑی ہو تو اس پر رندہ پھیر دیا جائے تو پاک ہو جائے گا۔

وز دوم ۱؎ غسل واجبست سہ بار	لیک در ثوب ہر سہ بار عصار
نیست ممکن ۲؎ ہر انچہ عصر دراں	قطع تقطیر آب عصرش داں
ہست خشکی ۳؎ طہور جنس زمین	سوختن بہر سنگ وہم سرگیں
بہر مرئی ز موزہ و نعلین ۴؎	دلک بر خاک تا ازالۂ عین
در منی ۵؎ بعد خشکیش افراک	ہست پاکی بود چو مخرج پاک
آہن ۶؎ و مثل آں چو باشد صاف	پاک باشد بمسح نیست خلاف

Marfat.com

لے جلد ہا جمع جلد، چمڑہ، کھال، دباغت وہ عمل جس کی وجہ سے چمڑہ پانی لگنے پر خراب ہونے سے محفوظ ہوجاتا ہے اس کی کئی صورتیں ہیں دھوپ میں ڈال کر خشک کرلیا جائے، نمک یا مٹی لگا کر خشک کرلیا جائے یا کیکر وغیرہ کی چھال ڈال کر رنگ دیا جائے ان سب صورتوں میں انسان اور خنزیر کے علاوہ جانوروں کا چمڑہ پاک ہوجائے گا، ۲ے نجس العین پلید ذات والا، خوک سؤر، مدام ہمیشہ جملہ تمام اجزا (ف) سؤر کی ذات ہی پلید ہے اس لئے اس کی ہر جز پلید ہے، اس کی کھال دباغت سے بھی پاک نہیں ہوگی ۳ے حرمت عزت حرمت حرام ہونا (ف) انسان کا گوشت اس کی عزت کے لئے حرام ہے اسی لئے اس کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی ۴ے ترجمہ: یہ اوقات نماز کا بیان ہے، زا اضافت کی علامت اور کا کے معنی میں ہے ۵ے شمس سورج استوا، سر کی سمت، تضاعف دوگنا ہونا ظل سایہ (ف) ظہور میں ظہر کی نماز سب سے پہلے ہے کیونکہ معراج شریف سے اگلے روز حضرت جبریل امین علیہ السلام نے پہلے ظہر کی نماز ہی پڑھائی تھی اس لئے اس کا وقت سب سے پہلے بیان کیا ہے ۶ے ظل اصلی، وہ سایہ جو دوپہر کے وقت ہوتا ہے جب سورج سر پر ہوتا ہے، یہ سایہ زمانوں اور مقامات کے بدلنے سے کم و بیش ہوتا رہتا ہے ۷ے لیکن، تمام نہار دن کا مکمل ہونا (ف) سورج کے سر سے ڈھلنے سے ظہر کا وقت شروع ہوکر سایۂ اصلی کے علاوہ سایہ کے دو مثل پہنچنے تک رہے گا۔ مثلاً ہموار جگہ دو فٹ لکڑی گاڑی گئی اور سایۂ اصلی

پاکی جلد ہا دباغت گیر[1]	مگر از آدمی و از خنزیر
نجس العین[2] ہست خوک مدام	زاں سبب گشت جملہ خوک حرام
آدمی از برای عزت[3] او	وز پئے حرمت ست حرمت او

وقتہای[4] نماز راست بیاں

شمس[5] چوں شد ز استوا زائل	وقت ظہرست تا تضاعف ظل
ظل[6] اصلی و لے مکن بشمار	بعد ازاں عصر تا تمام نہار
بعد ازاں[7] تا غروب گشت شفق	وقت مغرب بود بمذہب حق

نصف فٹ ہے تو جب اس لکڑی کا سایہ ساڑھے چار فٹ ہوجائے تو ظہر کا وقت ختم اور عصر کا وقت شروع ہوجائے گا، اس وقت سے سورج غروب ہونے تک عصر کا وقت ہوگا ۷ے غروب ڈوب جانا، شفق مغرب کی طرف وہ سفیدی جو سرخی کے بعد دکھائی دیتی ہے، (ف) مغرب کا وقت سورج کے غروب ہونے سے شفق کے غروب ہونے تک ہے، یہ اتفاقی مسئلہ ہے البتہ شفق میں اختلاف ہے امام شافعی، امام محمد، امام ابو یوسف اور امام اعظم سے ایک روایت کے مطابق شفق وہ سرخی ہے جو سورج کے غروب ہونے کے بعد نمودار ہوتی ہے لیکن حضرت امام اعظم کے نزدیک شفق وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے صاحب ہدایہ اور امام ابن ہمام نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

Marfat.com

لہ بازہ پھر صبح صادق مشرق کی جانب نمودار ہونے والی وہ سفیدی جو شمال اور جنوب میں پھیل جاتی ہے پھر اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ سورج نمودار ہوجاتا ہے چونکہ یہ سورج کے طلوع ہونے کی خبر دیتی ہے اس لئے اسے صبح صادق کہتے ہیں، اس سے پہلے بھیڑیئے کی دم ایسی سفیدی نمودار ہوتی ہے جو مشرق سے اوپر کی طرف جاتی ہے لیکن اس کے بعد پھر تاریکی چھا جاتی ہے اسے صبح کاذب کہتے ہیں، اعتبار نما، اعتبار کر، نما صیغہ واحد حاضر فعل امر از نمودن (ف) عشاء کا وقت شفق کے غروب ہونے سے صبح صادق تک ہے لیکن عشاء کو رات کے تہائی حصے تک موخر کرنا مستحب، آدھی رات تک جائز اور اس سے زیادہ موخر کرنا مکروہ ہے، صبح صادق کے بعد فجر کا وقت شروع ہوجاتا ہے ۲ہ آخرش فجر کے وقت کی انتہا، طلوع نکلنا شمس سورج بداں جان اینچنیں اس طرح نعماں امام اعظم ابوحنیفہ، ۳ہ شرح تفصیل اقامت تکبیر اذان لغت میں اطلاع کو کہتے ہیں اصطلاح شریعت میں چند مخصوص کلمات کا نام ہے جو بلند آواز سے کہے جاتے ہیں تاکہ سننے والوں کو معلوم ہوجائے کہ نماز کا وقت شروع ہوچکا ہے اور جماعت ہونے والی ہے (ف) اذان مدینہ طیبہ میں ہجرت کے دوسرے یا تیسرے سال شروع ہوئی، صحابہ کرام نماز کی اطلاع دینے کے لئے مختلف تجاویز پر غور

بازتا[۱] صبح صادقست عشاء آخرش[۲] تا طلوع شمس بداں		بعد ازاں فجر اعتبار نما اینچنیں ست مذہب نعماں

ذکر شرح[۳] اقامتست و اذاں

نزد[۴] نعماں سراج ایں اُمت ہر دو[۵] بہر جماعتِ فرضند		ہست اذان و اقامت از سُنّت منفرد را اقامتست بسند

کر رہے تھے کہ حضرت عبد اللہ بن زید کو خواب میں ایک فرشتے نے اذان اور اقامت کا طریقہ بتایا انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا تم بتاتے جاؤ اور بلال اذان کہیں کیونکہ ان کی آواز بلند ہے اتنے میں حضرت فاروق اعظم آئے اور بتایا کہ میں نے بھی ایسا ہی واقعہ دیکھا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج شریف کی رات ساتوں آسمانوں سے اوپر ایک فرشتے کو اذان کہتے ملاحظہ فرمایا تھا (سہیلی) رہا یہ مسئلہ کہ حضور نے خود اذان دی ہے یا نہیں، امام احمد رضا بریلوی کی تحقیق یہ ہے کہ نہیں دی، ترمذی شریف میں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اذان دی اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اذان کا حکم دیا، امام دارقطنی کی روایت میں ہے کہ موذن کھڑا ہوا اور اس نے اذان کہی، ۴ہ سراج ایں امت، اس امت کے چراغ (ف) مقدمہ شرح ابو اللیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام اعظم کے بارے میں فرمایا هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ (وہ میری اُمت کو روشنی دینے والے ہیں) ابن جوزی نے اس روایت کو موضوع قرار دیا، اس کا جواب درمختار اور اس کے حاشیہ طحطاوی میں دیا گیا ہے (صنائع) صحیح یہ ہے کہ حضرت امام کی شان بلند اس سے بے نیاز ہے کہ اس کے لئے اس قسم کی روایات پیش کی جائیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا اگر علم (ایک روایت میں دین ہے) ثریا کے پاس ہو تو ان میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کرلیں گے، اس صحیح حدیث کا مصداق حضرت امام اعظم ہی ہیں ۵ہ ہردو اذان اور اقامت جماعت فرض فرض کی جماعت، منفرد تنہا نماز پڑھنے والا، بسند کافی (ف) اذان اور اقامت فرضوں کی جماعت کے لئے سنت موکدہ ہیں، پہلی جماعت کے بعد تنہا نماز پڑھنے والا صرف تکبیر کہہ سکتا ہے، جماعت سے پہلے نہیں۔

Marfat.com

با شرائط نماز را بگزار[۱]

ہفت شرطِ نماز کن ادراک[۲]	بایدت جای پاک و جامۂ پاک
نیز مے بایدت تنِ طاہر[۳]	از حدث وز نجاستِ ظاہر
نیز وقتست و پوشش عورت[۴]	رو سوئے قبلہ کردن و نیت
عورتِ حرہ اعتبار نمائے[۵]	جملہ تن جز دو دست و روی و دو پائے
عورت مرد را بگویم صاف[۶]	بشماری ز رکبہ تا تہِ ناف

۱ ترجمہ نماز شرائط کے ساتھ ادا کر (فائدہ) جو چیز نماز کے لئے ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوسکتی وہ نماز میں داخل ہے یا خارج، داخل کو رکن کہتے ہیں اور خارج کو شرط۔ ۲ ہفت سات ادراک جاننا، معلوم کرنا بایدت تجھے چاہیے، جائے پاک، پاک جگہ و جامۂ پاک، پاک کپڑا (ف) زاہدی نے بھی نماز کی سات شرطیں گنوائی ہیں، پاک جگہ اور پاک کپڑے کو ایک ہی شرط شمار کیا ہے نجاستوں سے پاکی، اور ساتویں شرط تکبیر تحریمہ شمار کی ہے اور یہی صحیح ہے جیسے کہ عنقریب آئے گا، نماز کے لئے پاؤں اور سجدہ کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے باقی تمام جگہ کا پاک ہونا ضروری نہیں، دری یا چٹائی کا ایک کنارہ پلید ہو تو دوسرے کنارے پر نماز پڑھی جاسکتی ہے، نمازی کے لئے کپڑوں کا پاک ہونا بھی ضروری ہے ۳ تن جسم طاہر پاک حدث کسی ایسی چیز کا پایا جانا جو وضو واجب کرے یا غسل، (ف) نماز کی تیسری شرط یہ ہے کہ جسم نجاست حکمی سے پاک ہو یعنی بے وضو اور بے غسل نہ ہو، نیز نجاست حقیقی کی جتنی مقدار معاف ہے اس سے زائد سے پاک ہو خواہ وہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ، ۴ پوشش ڈھانپنا عورت جسم کا وہ حصہ جو پوشیدہ ہونا چاہیے، جیسے اشعار میں ہے (ف) چوتھی شرط وقت ہے اوقات نماز بیان ہوچکے ہیں وقت سے پہلے نماز نہیں ہوگی وقت کے بعد ادا نہیں قضا ہوگی پانچویں شرط ستر عورت ہے یعنی عورت کو کسی سے کسی بھی چیز کے ذریعے چھپایا جائے خواہ پانی سے پتوں سے، ستر کے لئے اندھیرے کو پردہ نہیں کیا جاسکتا چھٹی شرط قبلہ رخ ہونا ہے، اگر جہت قبلہ معلوم نہیں اور بتانے والا بھی نہیں تو جس طرف غالب گمان ہو منہ کرکے نماز پڑھے، ساتویں شرط نیت ہے نماز نفل اور تراویح کے لئے مطلق نماز کا ارادہ کافی ہے نماز فرض کے لئے یہ ارادہ کرے کہ مثلاً آج کی ظہر کا ارادہ کرتا ہوں اور مقتدی ہو تو اقتدا کی نیت بھی کرے اور کہے پیچھے اس امام کے ۵ عورت حرہ آزاد خاتون کے جسم کا وہ حصہ جسے چھپانا لازم ہے (ف) آزاد عورت کا تمام جسم عورت ہے، چہرہ، دو ہاتھوں (جوڑ تک) اور پاؤں کے علاوہ، یعنی ان حصوں کا چھپانا نماز کے درست ہونے کے لئے ضروری نہیں، عورت کا ننگے منہ غیر مردوں کے سامنے جانا ممنوع ہے اس میں فتنے کا شدید خطرہ ہے۔ آیت حجاب سے یہ پابندی بخوبی سمجھی جاسکتی ہے ۶ رُکبہ پہلا حرف مضموم گھٹنا تا تہِ ناف۔ ناف کے نیچے تک (ف) مرد کے لئے جسم کے جس حصے کا چھپانا ضروری ہے وہ گھٹنے سے لے کر ناف کے نیچے تک ہے۔

Marfat.com

۱ے کنیزک لونڈی پشت کمر بطن پیٹ پستاں چھاتی (ف) لونڈی کا کام عموماً گھر کے اندر اور باہر خدمات انجام دینا ہوا کرتا تھا اس کے لئے گنجائش رکھی گئی کہ گھٹنوں سے کندھوں تک کا حصہ عورت ہے باقی نہیں ۲ے فرضہا۔ جمع فرض وہ ضروری چیز جس کے بغیر نماز نہیں ہوسکتی خواہ نماز کی جز ہو یا خارج ہو، اس جگہ رکن مراد ہے جو نماز کی جز ہی ہوگا، (ترجمہ) نماز کے فرض یاد رکھ ۳ے ہفت سات تحریمہ تکبیر تحریمہ جس سے نماز شروع کی جاتی ہے، چونکہ اس کے ذریعے نماز کے علاوہ وہ افعال حرام ہوجاتے ہیں جو پہلے جائز تھے اس لئے اسے تحریمہ کہتے ہیں قیام کھڑے ہونا ازآں ان فرضوں سے ہے (ف) علماء احناف کے نزدیک تکبیر تحریمہ نماز کی شرط ہے رکن نہیں جیسے کہ اس طرف اشارہ کیا جاچکا ہے، یہاں تک کہ فرض کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ نفل ادا کئے جاسکتے ہیں اگرچہ کراہت سے خالی نہیں کیونکہ فرض سے فارغ ہونے کا مشروع طریقہ نہیں اپنایا گیا چاہیے تو یہ تھا کہ فرض ادا کرکے سلام پھیرا جاتا (صنائع)، قیام کھڑے ہونا اور اس حالت میں پاؤں پر قائم ہونا کہ ہاتھ لمبے کئے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں، قیام، فرائض اور واجبات میں بشرط استطاعت فرض ہے نوافل بیٹھ کر بھی پڑھے جاسکتے ہیں، معذور فرض بھی بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھ سکتا ہے ۴ے رکوع پشت کو ٹیڑھا کرنا، اس طرح جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، بیٹھ کر رکوع کرنا ہو تو ماتھا گھٹنوں کے مقابل آجانا چاہیے، قراءت

ہمچنیں عورت کنیزک داں ۱ے	لیک ہم پشت و بطن تا پستاں
فرضہای نماز یاد بدار ۲ے	
فرضہا در نماز ہفت بداں ۳ے	ہست تحریمہ و قیام ازاں
ہم رکوع و قرائتست و سجود ۴ے	نیز در آخر نماز قعود
ہم بروں آمدن بصنع ازاں ۵ے	فرض باشد بمذہب نعماں

قرآن پاک کا پڑھنا، یہ اس شخص پر فرض ہے جو پڑھنے پر قادر ہو گونگا اور وہ شخص کہ دن رات کوشش کے باوجود کچھ یاد نہیں کرسکا معذور ہے، سجود عبادت کی نیت سے پیشانی کا زمین پر رکھنا، طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کے درمیان ماتھا اور ناک زمین پر رکھیں اور ناک کو سخت حصہ تک زمین پر لگائیں، قعود بیٹھنا، نماز کے آخر میں تشہد کی مقدار بیٹھنا بھی فرض ہے، پہلا قعدہ واجب ہے اور دونوں قعدوں میں التحیات کا پڑھنا واجب ہے۔ ۵ے بروں باہر صنع پہلا حرف مضموم، کام کرنا، (ف) حضرت امام اعظم کے نزدیک نماز کے ارکان کے مکمل ہونے کے بعد کسی ایسے فعل سے نماز سے خارج ہونا فرض ہے جو نماز کے منافی ہو مثلاً بلند آواز سے ہنسنا، کھانا، پینا، گفتگو کرنا اگرچہ ان کے نزدیک لفظ سلام کہنا واجب اور سلام کے بغیر کسی دوسرے طریقے سے نکلنا مکروہ ہے، صاحبین کے نزدیک خروج بصنعہ فرض نہیں۔

Marfat.com

[١] ترجمہ: نماز کے واجب پڑھو (ف) نماز کا واجب وہ فعل ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی، سجدۂ سہو کر لینے سے اس کمی کا تدارک ہو جائے گا۔ البتہ اگر جان بوجھ کر واجب ترک کیا گیا تو نماز کا لوٹانا ضروری ہوگا اسی طرح اگر بھول کر ترک کیا اور سجدہ سہو نہ کیا اور اگر نہیں لوٹائے گا تو گنہگار ہوگا، قاعدہ یہ ہے کہ جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا واجب ہے (صنائع) [٢] فاتحہ سورۂ فاتحہ، باز پھر ضم سورہ کسی سورت کا ملانا (ف) نماز کا پہلا واجب[١] سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہے (٢) سورت کا ملانا، سب سے چھوٹی سورت یعنی سورۂ کوثر یا چھوٹی سے چھوٹی تین آیتیں ملائی جائیں مثلاً ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ یا ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو ملائی جائے، مصنف کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سورت فاتحہ کے بعد اور ایک دفعہ پڑھی جائے، (صنائع) فاتحہ اور سورت کا ملانا فرضوں کی صرف دو رکعتوں میں واجب ہے، آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ کا پڑھنا افضل ہے [٣] تعیین معین کرنا اولیین پہلی دو رکعتیں (ف) واجب ع ۳ قرارتِ قرآن کے لئے فرض کی پہلی دو رکعتوں کا معین کرنا اگرچہ آخری رکعتوں میں قرارت ممنوع نہیں لیکن خاص طور پر پہلی دو رکعتوں میں قرارت واجب ہے [٤] اس سے پہلے فرائض کا حکم بیان ہوا ہے، نفل، واجب، (وتر) اور سنت کی ہر رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت کا ملانا واجب ہے [٥] اولیں پہلا قعدہ بیٹھنا، زیں قبیلہ اس قسم سے شمر گن تشہد التحیات پڑھنا نگر دیکھ صیغہ واحد حاضر فعل امر از نگریستن (ف) (٤) پہلا قعدہ، (٥) دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا [٦] بفعلے میں یاء موصولہ ہے یعنی اس فعل میں، تکرار کسی کام دو دفعہ کرنا پاس لحاظ (ف) (٦) وہ فعل جو ایک رکعت میں دوبارہ آئے یعنی سجدہ، اس میں ترتیب (ایک کے بعد متصل دوسرے کی ادائیگی) کا لحاظ رکھنا واجب ہے اگر کسی رکعت میں بھول کر صرف ایک سجدہ کیا تو آئندہ رکعت میں تین سجدے کئے جائیں اور ترتیب برقرار نہ رہنے پر سجدہ سہو کیا جائے [٧] جہر بلند آواز سے پڑھنا اخفا آہستہ آواز سے پڑھنا (ف) (٧) صبح کی دو رکعتوں، مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں اسی طرح عیدین، جمعہ، تراویح اور رمضان میں وتروں میں بلند آواز سے قرارت واجب ہے (٨) ظہر اور عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ قرارت واجب ہے۔

واجبات نماز را برخواں[١]

فاتحہ[٢] باز ضم سورہ بآں	در دو رکعت ز فرض واجب داں
نیز[٣] تعیین اولیین ازاں	از برائے قرارت قرآں
لیک[٤] در نفل و واجب و سنت	ضم سورہ کنی بہر رکعت
اولیں[٥] قعدہ زیں قبیلہ شمر	پس تشہد بہر دو قعدہ نگر
ہم[٦] بفعلے کہ دارد آں تکرار	پاس ترتیب زیں قبیلہ شمار
جہر[٧] در صبح و مغرب ست و عشا	ہست در وقت ظہر و عصر اخفا

Marfat.com

لہ ایں قید جہری نمازوں میں بلند آواز سے پڑھنا منفرد تنہا، مختار اختیار دیا ہوا (ف) جہری نمازوں میں امام کے لئے بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے تنہا کو اختیار ہے چاہے بلند پڑھے یا آہستہ، ثنا، تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھے صرف قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا جائے ۲ہ تعدیل اطمینان سے ادا کرنا (ف) (۹) نماز کے ارکان اطمینان سے ادا کرنا اس طرح کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پا جائے مثلاً رکوع، سجدہ اور قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک تسبیح کی مقدار ٹھہرنا (۱۰) نماز سے نکلنے کے لئے لفظ سلام کا کہنا۔

لیک[1] ایں قید بر امام شمار	شد بجہریہ منفرد مختار
نیز[2] تعدیل رکنہاست تمام	ہم بروں آمدن بلفظ سلام

در[3] نماز آنچہ سنّت ست بداں

وقت[4] تحریمہ نزد ماز سُنن	ہست رفع دو دست تا دو اُذُن
پس[5] تہ ناف ہر دو دست گزار	فوق باشد یمین و تحت یسار
لیک[6] سنت بود برای زناں	رفع تا دوش وضع بر پستاں
پس[7] ثناء و اعوذ و تسمیہ را	گو بخواں بارعایت اخفا

۳ہ ترجمہ: نماز کی سنتیں معلوم کر (ف) سنت کے رہ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے البتہ انسان مورد عتاب بن جاتا ہے بشرطیکہ سنت کو ہلکا نہ جانے، سنت کے بے حیثیت جانتے ہوئے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو اہمیت نہ دیتے ہوئے ترک کرے گا تو کافر ہو جائے گا ۴ہ سُنن جمع سُنّت رفع بلند کرنا اُذُن پہلے دونوں حرف مضموم، کان (ف) مرد کے لئے سنت یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے، ہاتھوں کا رُخ قبلہ شریف کی طرف ہو اور احتیاطاً انگوٹھے کانوں کی لو کو لگائے جائیں، تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو جھکانا مکروہ تنزیہی ہے، سنت یہ ہے کہ سر سیدھا رہے (صنائع) ۵ہ تہ نیچے گزار رکھ فوق اوپر یمین دایاں تحت نیچے یسار بایاں (ف) (۲) قیام میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا (۳) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا، طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کا پیٹ بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو انگوٹھے اور چھنگلی سے بائیں کلائی کے گرد حلقہ بنایا جائے اور باقی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر پھیلا دی جائیں (صنائع) ۶ہ زناں جمع زن، عورت رفع اٹھانا دوش کندھا پستاں چھاتی (ف) عورتوں کے لئے سنت یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اتنے بلند کریں کہ انگلیوں کے کنارے کندھوں تک پہنچ جائیں اور ہاتھ سینے پر باندھیں، ان کے لئے اسی میں پردہ ہے ۷ہ ثنا تعریف، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ اَعُوْذُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اخفا آہستہ کہنا (ف) (۴) ثنا کا آہستہ پڑھنا (۵) تعوذ کا آہستہ پڑھنا (۶) بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا، ہر رکعت کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھی جائے۔

Marfat.com

لے آمین ایسا ہی ہو خفض نیچے جانا رفع اوپر اُٹھنا (ف) (۷) آمین کا آہستہ کہنا مسئلہ آمین درمیانی آواز میں کہی جائے نہ بالکل آہستہ نہ زیادہ بلند (۸) نیچے جاتے ہوئے اور اوپر اُٹھتے ہوئے تکبیر کا کہنا، مسئلہ رکوع سے اُٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا جائے گا جیسے آئندہ آئے گا ۲ے دست ہاتھ رُکبہ گھٹنا پشت کمر ہموار سیدھا (ف) (۹) رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنے پر رکھنا، ہاتھ کی انگلیوں کو پھیلا کر گھٹنے کو پکڑا جائے (۱۰) رکوع میں کمر اور سر کو سیدھا رکھا جائے، سر نہ نیچے ہو نہ اوپر۔

۳ے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اللہ تعالیٰ اس کی حمد قبول فرمائے جو اس کی حمد کرے مقتدی کسی کے پیچھے نماز پڑھنے والا، وِرد پہلا حرف مکسور، وظیفہ تمام پورا جملہ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اے ہمارے رب سب تعریفیں تیرے لئے ہیں (ف) (۱۱) امام سمع اللہ لمن حمدہ اونچی آواز میں کہے (۱۲) مقتدی آہستہ آواز میں ربنا لک الحمد ۴ے منفرد تنہا صیغہ لفظ اولا فتحہ کے ساتھ بغیر تنوین کے پڑھا جائے تاکہ قافیہ درست رہے (ف) تنہا نماز پڑھنے والا دونوں لفظ کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (صنائع) ۵ے مابین درمیان بجاست درست ہے نصب کھڑا کرنا ساعدین تثنیہ ساعِد، کلائی اولیٰ بہتر (ف) (۱۳) سجدہ دونوں ہاتھوں کے درمیان کیا جائے اس طرح کہ ہاتھ، کانوں کے مقابل ہوں، ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں (۱۴) مرد دونوں کلائیوں کو زمین سے بلند رکھے ۶ے شکم پیٹ بفصل جدا، دور، افتراش بچھانا، وصل ملانا (ف) (۱۵) مرد سجدہ کرے تو کلائیاں پہلو سے اور پیٹ ران سے جدا ہو، (۱۶) عورت سجدہ میں کلائیاں زمین پر بچھائے اور پہلوؤں کے ساتھ ملا کر رکھے (۱۷) عورت پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کر رکھے ۷ے سہ بار تین مرتبہ تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تکرار بار بار کہنا (ف) (۱۸) رکوع اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ تسبیح کہنا ۸ے قومہ رکوع سے اُٹھ کر کھڑے ہونا جلسہ سجدے سے اُٹھ کر بیٹھنا طمانینت اطمینان (ف) (۱۹) قومہ اور جلسہ میں ایک تکبیر کی مقدار اطمینان سے ٹھہرنا۔

ہم بآہستہ[۱] قولِ آمیں گیر	ہم بہر خفض و رفع داں تکبیر
دست[۲] بر رُکبہ در رکوع گذار	پشت و سر ہر دو را بکن ہموار
سمع[۳] اللہ را بگوید امام	مقتدی وِردِ ربّنا تمام
منفرد[۴] ہر دو صیغہ را گوید	سمع اللہ اولا گوید
سجدہ[۵] مابین ہر دو دست بجاست	مرد را نصب ساعدین اولیٰست
شکم[۶] از ران و دست از بفصل	بہر زن افتراش بہتر و وصل
در رکوع[۷] و سجود ہم سہ بار	بہ کہ تسبیح را کنی تکرار
قومہ[۸] و جلسہ قدر یک تکبیر	با طمانینت از سنن برگیر

Marfat.com

۱ے نصب کھڑا کرنا قعود بیٹھنا یمین دایاں پائے پاؤں چپ بایاں پاؤں فرش کن بچھا سرین پہلا حرف مضموم پچھلا حصہ (ف) (۲۰) دو سجدوں کے درمیان یا التحیات میں مرد بیٹھتے وقت دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اوپر بیٹھ جائے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوں ۲ے نشیند بیٹھے سوئے چپ بائیں جانب یمین دائیں جانب (۲۱) عورت بیٹھتے وقت دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لے اور بائیں جانب زمین کے ساتھ لگ کر بیٹھ جائے ۳ے رفع اٹھانا سبابہ انگشت شہادت تشہد التحیات (ف) (۲۲) التحیات پڑھتے ہوئے انگلی اُٹھانا سُنت ہے، طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا دائرہ بنا کر اشھد ان لآ الٰہ پر انگشت شہادت اٹھائی جائے اور اِلَّا اللّٰہ پر نیچے کر لی جائے، گویا انگلی کا اُٹھانا نفی کی طرف اور رکھنا اثبات کی طرف اشارہ ہوگا ۴ے درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ الخ اور اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ الخ دعا رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ الخ (ف) (۲۳) آخری التحیات کے درود شریف کا پڑھنا (۲۴) دعا کا پڑھنا ۵ے قصر اکتفا (ف) (۲۵) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پر اکتفا کرنا (ف) فرضوں کی تیسری چوتھی رکعت میں خاموش کھڑا رہنے سے نماز ہو جائے گی لیکن کراہت سے خالی نہیں، افضل یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس پر اضافہ نہ کرے ۶ے آداب جمع ادب وہ چیز جس کا تارک گناہ گار یا مورد عتاب نہیں ہوتا لیکن اس کا کرنا بہتر ہے، ترجمہ: یہ معلوم کر کہ نماز کے آداب کیا ہیں؟

نصب کن[1] در قعود پای یمین	پای چپ فرش کن بزیر سُرین
زن نشیند[2] بسوئے چپ بسُرین	هر دو پا را بر آورد به یمین
رفع[3] سبابه نیز سنّت داں	در تشهُّد بمذهب نعماں
بدرود[4] و دعا شدن ذاکر	بعد ختم تشهُّدِ آخر
در فریضه[5] ز بعد دو رکعت	قصر بر فاتحه بود سنّت

چیست آداب[6] در نماز بداں

کن نظر[7] سوئے سجده گه بقیام	پس نظر در رکوع بر اقدام
در نشستن[8] کنار خود بینی	باز در سجده جانب بینی

۷ے نظر دیکھنا سوئے طرف سجدہ گہ سجدے کی جگہ، قیام کھڑے ہونا اقدام جمع قدم، پاؤں (ف) نماز کے چند آداب بیان کئے جاتے ہیں (۱) قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا (۲) رکوع میں پاؤں کی پشت پر ۸ے کنار گود بینی تو دیکھے صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از دیدن بینی ناک (ف) (۳) بیٹھتے وقت گود میں نظر رکھنا (۴) سجدے میں ناک کی جانب دیکھنا، اسی طرح سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں کندھے کی طرف دیکھنا۔

Marfat.com

لہ قصد ارادہ نہ رکھ صیغہ واحد حاضر فعل امراز نہادن کاں کہ وہ، دراصل کہ آں تھا، قریں قریب (ف) (۵) سجدہ کرتے وقت زمین پر پہلے وہ عضو رکھا جائے جو زمین کے قریب ہے پھر باقی ترتیب وار مثلاً پہلے گھٹنے رکھے جائیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی ٢ہ عکس اُلٹ، رفع اٹھانا (ف) (٦) سجدے سے اُٹھتے وقت پہلے وہ عضو اُٹھایا جائے جو زمین سے سب سے دور ہے پھر باقی ترتیب وار مثلاً پہلے پیشانی پھر ناک، پھر ہاتھ پھر گھٹنے اُٹھائے جائیں (نوٹ) عموماً دیکھا گیا ہے کہ سجدے سے اُٹھتے وقت ہاتھوں سے زمین پر ٹیک لگا کر پہلے گھٹنے اٹھائے جاتے ہیں پھر ہاتھ یہ طریقہ خلاف ادب ہے، پہلے ہاتھ اٹھا کر گھٹنوں پر رکھ لئے جائیں پھر گھٹنے اُٹھائے جائیں ۳ہ گرداں پھیر، صیغہ واحد حاضر فعل امراز گردانیدن رو چہرہ یمیں دائیں جانب یسار بائیں جانب (ف) سلام کے وقت دائیں اور بائیں چہرہ پھیرنا سنت ہے (۷) اور دائیں جانب سلام پھیرتے وقت دائیں کندھے کی طرف اس طرح دیکھنا کہ دائیں جانب والے لوگ دایاں رخسار دیکھیں اسی طرح بائیں جانب، ادب ہے (صنائع) دائیں جانب سلام پھیرتے وقت اس طرف کے مسلمانوں کی نیت کرے اور بائیں جانب اس طرف کے مسلمانوں کی نیت کرے، جس طرف امام ہو اس طرف سلام پھیرتے وقت اس کی بھی نیت کرے اور اگر امام کے پیچھے ہو تو دونوں طرف اس کی نیت کرے،

چوں[1] کنی قصدِ سجدہ نہ بزمیں	اول آں عضو کاں باوست قریں
ہمچنیں[2] عضو عضو نہ بتمام	عکس آں کن بر رفع وقتِ قیام
باز گرداں[3] تو رو بوقت سلام	بیمیں ویسار خویش تمام

در[4] امامت بگفتہ اند چناں

ہم[5] بداں از مؤکدات سنن	بجماعت نماز ادا کردن

۴ہ ترجمہ: امامت میں ائمہ نے اس طرح فرمایا ہے ۵ہ بداں جان مؤکدات سنن، مؤکدہ سنتیں (ف) فرض میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ واجب کے قریب ہے تراویح میں سنت علی الکفایہ ہے رمضان کے وتر میں مستحب ہے، اکثر مشائخ کے نزدیک جماعت آزاد اور عاقل بالغ پر واجب ہے جو جماعت میں حاضر ہونے پر قادر ہے اور اسے کوئی عذر در پیش نہیں، بیمار، اپاہج، نابینا معذور ہے، بارش، کیچڑ، آندھی، سخت اندھیرا، پیشاب اور پاخانہ کی سخت حاجت، کھانا حاضر ہو اور بھوک لگی ہوئی ہو وغیرہ عذر ہیں۔ (درمختار)

Marfat.com

لہ احق زیادہ حق دار اعلم زیادہ علم والا اقرأ قراءت کا زیادہ جاننے والا (ف) حضرت امام اعظم کے نزدیک امام بننے کا زیادہ حقدار وہ ہے جو نماز کے صحیح اور فاسد ہونے کے مسائل کو زیادہ جانتا ہو، ظاہر یہ ہو کر وہ گناہوں سے پرہیز کرتا ہے اور اسے اتنا قرآن پاک آتا ہو جو نماز کے لئے ضروری ہے، داڑھی منڈے یا کٹوانے والے کو امام بنانا گناہ ہے، ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ: لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی،، از امام احمد رضا بریلوی، یہ ضروری ہے کہ وہ بدعقیدہ نہ ہو ورنہ اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی، اگر مسائل نماز کے علم میں برابر ہوں تو وہ امام بنے جو علم قراءت کا زیادہ واقف ہو تاکہ وقف کی جگہ وقف، وصل کی جگہ وصل تشدید کی جگہ تشدید اور تخفیف کی جگہ تخفیف ادا کر سکے ٢ہ صالح تر زیادہ نیک یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی کامل اجتناب کرتا ہو، اسن زیادہ عمر والا خلق پہلے دونوں حرف مضموم اچھا وصف (ف) اگر چند افراد مسائل نماز اور علم قراءت و تجوید میں یکساں ہوں تو زیادہ متقی اور نیک کو ترجیح ہوگی پھر زیادہ عمر والے کو اس کے بعد خوش اخلاقی اور حسن معاملات جو آگے ہو اسے ترجیح ہوگی اس کے بعد ضرورت ہو تو قرعہ اندازی کی جائے یا نمازی جسے امام بنانا چاہیں بنالیں۔

بامامت احق بود اعلم[۱]	باز اقرأ بمذہب اعظم
باز صالح تر است[۲] باز اسن	باز آں کو بود بخلق احسن
مقتدی گر یکے بود[۳] باامام	بایدش نزد دست[۴] راست قیام
وگر از یک عدد زیادہ شوند[۵]	از پس پشت ایستادہ شوند
ہم ز تحریمہ تا بوقت سلام[۶]	جز قراءت کن انچہ کرد امام
در رکوعے کہ شد لحوق ترا[۷]	یافتی آں تمام رکعت را

۳ہ دست راست، دایاں ہاتھ،
(ف) امام کے ساتھ اگر ایک ہی مقتدی ہو خواہ نابالغ بچہ ہی ہو تو اسے دائیں جانب اپنے برابر کھڑا کرے یہی ظاہر الروایۃ ہے، حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ مقتدی کے پاؤں کی انگلیاں امام کی ایڑی کے قریب ہونی چاہئیں (ہدایہ) ۴ہ ایستادہ شوند کھڑے کئے جائیں (ف) مقتدی ایک سے زیادہ ہوں اگرچہ ایک بالغ اور دوسرا نابالغ ہو انہیں پیچھے کھڑا کیا جائے، اسی طرح اگر ایک عورت اقتدا کرے تو اسے بھی پیچھے کھڑا کیا جائے ۵ہ ترجمہ: تکبیر تحریمہ سے سلام کے وقت تک قراءت کے علاوہ وہی کچھ کرو جو امام کرے (ف) احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قراءت کرنا مکروہ ہے

مسئلہ: پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر انہیں امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی چھوڑ دے (۱) دعائے قنوت اگر مقتدی یہ سمجھے کہ میں دعا پڑھ کر رکوع میں شامل نہیں ہو سکوں گا، اگر شامل ہو سکتا ہے تو پڑھے (۲) پہلا قعدہ (۳) عید کی تکبیریں (۴) سجدۂ تلاوت (۵) سجدۂ سہو، چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام انہیں کرے تو مقتدی نہ کرے (۱) عید کی تکبیریں زیادہ کہہ دے (۲) جنازہ کی تکبیریں زیادہ کہہ دے (۳) رکن زیادہ کر دے مثلاً تین سجدے کرے (۴) پانچویں رکعت کی طرف کھڑا ہو جائے، آٹھ چیزیں مقتدی کرے گا امام کرے یا نہ کرے، (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا (۲) ثنا، سبحانک اللھم (۳) رکوع و سجود کی تکبیر (۴) ربنا لک الحمد کہنا (۵) رکوع و سجود کی تسبیح (۶) تشہد (۷) سلام (۸) تکبیرات تشریق (در مختار، باب الوتر والنوافل) ۶ہ لحوق ملنا (ف) مقتدی اگر رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوا تو اسے پوری رکعت مل گئی۔

Marfat.com

لے بعد ازاں، رکوع کے بعد قیام دگر، دوسرا قیام مشمر نہ گن، صیغہ واحد حاضر فعل نہی از شمردن (ف) رکوع کے بعد جماعت میں شامل ہونے والے کو یہ رکعت نہیں ملی اگرچہ قومہ میں شریک ہو۔ ۲ے ترجمہ: تجھ سے پہلے امام نے جو رکعت ادا کی ہے جب امام سلام پھیرے اسے ادا کرو (ف) مقتدی دوسری رکعت میں شریک ہوا امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ پہلی رکعت ادا کرے گا یعنی ثنا، تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے، حضرت مصنف نے اس کے لئے قضا کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ یہ رکعت اپنی جگہ سے مؤخر ہوگئی ہے، بجائے اس کے کہ ابتدا میں ادا کی جاتی تین رکعتوں کے بعد ادا کی جا رہی ہے ۳ے میان درمیان شارع عام، عام راستہ (ف) اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان نہر حائل ہو جس میں کشتی چل سکتی ہو اگرچہ چھوٹی کشتی ہی ہو یا عورتوں کی صف حائل ہو اور درمیان میں ایک ہاتھ اونچا پردہ نہ ہو اور وہ عورتیں قد آدم بلند جگہ پر بھی کھڑی نہ ہوں یا درمیان میں ایسا راستہ ہو جہاں ریڑھا اور گڈا گزر سکتا ہو تو ان صورتوں میں مقتدیوں کی نماز نہ ہوگی (درمختار) ۴ے ترجمہ: فرض اور سنت نمازوں کی رکعتیں ۵ے اس شعر میں فرضوں کی رکعتیں بیان کی گئی ہیں۔ ظہر

بعد ازاں انچہ تا قیام دگر ۱ے	یابی از ہیچ رکعتش مشمر
کرد پیش از تو رکعتے کہ امام ۲ے	کن قضا چوں دہد امام سلام
نیست جائز میان قوم و امام ۳ے	نہر و صفِ زنان و شارعِ عام

رکعاتِ نماز فرض و سنن ۴ے

چار رکعت بظہر و عصر و عشا ۵ے	سہ بمغرب بصبح فرض دونا

عصر اور عشا میں چار چار رکعتیں مغرب میں تین اور فجر میں دو رکعتیں فرض ہیں (ف) کہتے ہیں کہ ان پانچ وقتوں میں انبیائے کرام نے نفل نمازیں بطور شکرانہ ادا کی تھیں اللہ تعالیٰ نے اس امت پر فرض فرما دیں (۱) زوال کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں ادا کیں بیٹے کے غم کے دور ہونے، جنتی مینڈھے کے نازل ہونے، قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا (تم نے خواب کو سچ کر دکھایا) کی ندا اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صبر کرنے کے شکریہ کے طور پر (۲) عصر کے وقت حضرت یونس علیہ السلام نے چار رکعتیں ادا کیں کہ انہیں لغزش کی تاریکی، رات کی تاریکی، پانی کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی سے نجات ملی (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غروب آفتاب کے بعد تین رکعتیں ادا کیں اپنی ذات سے خدائی کی نفی کرنے، اپنی والدہ سے خدائی کی نفی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے لئے خدائی ثابت کرنے کے لئے (۴) عشا کے وقت موسیٰ علیہ السلام نے چار رکعتیں ادا کیں وہ مدین سے چلے تو راستہ غائب ہو گیا اس وقت انہیں کئی غم تھے اہلیہ محترمہ کا غم، اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا غم، اپنے دشمن فرعون کا غم اور اولاد کا غم جب انہیں وادی کے کنارے سے ندا کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے سب غم دور کر دئے تو انہوں نے چار رکعتیں بطور شکرانہ ادا کیں (۵) فجر کے وقت حضرت آدم علیہ السلام نے دو رکعتیں ادا کیں کیونکہ جب وہ زمین پر آئے اور رات کی تاریکی چھا گئی تو انہیں اضطراب لاحق ہوا کیونکہ جنت میں رات نہیں تھی پھر جب صبح صادق نمودار ہوئی تو انہوں نے رات کی تاریکی کے دور ہونے اور دن کی روشنی کے لوٹ آنے پر دو رکعتیں ادا کیں، یہ نوافل جو انبیائے کرام نے بطور شکرانہ ادا کئے تھے امت مسلمہ پر فرض کر دئے گئے۔

(عنایہ حاشیہ ہدایہ ج ۱)

Marfat.com

ل شنش چھ (ف) چار سنتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشا کے بعد اور دو صبح سے پہلے، ان میں سب سے زیادہ تاکید فجر کی دو سنتوں کی ہے یہاں تک کہ اگر جماعت ہو رہی ہو اور اتنی گنجائش ہو کہ سنتیں ادا کر کے جماعت میں شرکت کی جا سکتی ہو تو ایک طرف کھڑے ہو کر ادا کی جائیں، یہ مؤکدہ سنتیں ہیں، عصر سے پہلے چار اور عشا سے پہلے چار غیر مؤکدہ سنتیں ہیں، ۲ سہو بھول شنو، سُن، صیغہ واحد حاضر فعل امر از شنیدن ترجمہ: سجدہ سہو مجھ سے سُن ۳ ترجمہ: امام اعظم کے نزدیک سجدہ سہو، سلام کے بعد تشہد کے ساتھ دو سجدے ہیں (ف) طریقہ یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کے بعد اور دعا سے پہلے ایک طرف سلام پھیرا جائے پھر دو سجدے معمول کے مطابق کئے جائیں اس کے بعد دعا اور درود شریف سمیت التحیات پڑھ کر سلام پھیرا جائے، امام شافعی کے نزدیک سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے اور امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر سجدہ کسی کمی کی بنا پر ہے تو سلام سے پہلے کیا جائے اور اگر زیادتی کی بنا پر ہے تو بعد میں کیا جائے، ۴ ترک چھوڑنا، شمار گن موجب واجب کرنے والا (ف) سجدہ سہو کے واجب ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) واجب چھوٹ جائے مثلاً پہلا قعدہ رہ جائے یا سورۂ فاتحہ رہ جائے، سنت یا فرض کے چھوٹ جانے سے سجدہ لازم نہیں فرض رہ گیا تو نماز ہی نہ ہوگی (۲) فرض

دو بصبح ایں شمار سنتہاست	شنش[1] بظہر و دو مغرب و دو عشاست
سجدۂ سہو را شنو[2] از من	
با تشہد دو سجدہ بعد سلام	سجدۂ سہو ہست نزد امام[3]
ہم ز تاخیر فرض و واجب آں	ترک[4] واجب شمار موجب آں
سجدۂ سہو جز ز سہو امام	نیست[5] بر مقتدی ز سہو تمام

کی تاخیر ہو جائے مثلاً التحیات میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی مقدار زائد ہونے سے تیسری رکعت لیٹ ہو گئی تو سجدہ لازم ہوگا (۳) ایک نسخے میں فرض اور واجب کے درمیان واؤ عاطفہ ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ واجب کی تاخیر سے سجدہ لازم ہوگا مثلاً سورۂ فاتحہ سورت کے بعد پڑھی تو سجدہ لازم ہوگا (**لطیفہ**) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں امام اعظم سے پوچھا جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے تم نے اس پر سجدہ کیوں لازم قرار دیا ہے؟ حضرت امام نے عرض کیا اس لئے کہ اس نے درود شریف بھول کر پڑھا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اس جواب کو پسند فرمایا (مستفاد از صنائع) ۵ (ف) مقتدی کو جتنے سہو بھی واقع ہو جائیں اس پر سجدہ نہیں البتہ امام کے سہو کی وجہ سے اس پر سجدہ لازم ہوگا اسی طرح مسبوق (بعد میں شریک ہونے والا) امام کے ساتھ سجدہ کرے گا اگرچہ اس کے شامل ہونے سے پہلے امام کو سہو واقع ہوا ہو (صنائع)

Marfat.com

۱؎ مسبوق وہ مقتدی جس سے پہلے امام پوری یا کچھ نماز پڑھ چکا ہو مثلاً تشہد کے آخر یا سجدۂ سہو میں آکر شریک ہوا منفرد تنہا، یکساں ایک جیسے (ف) ایک شخص تیسری رکعت میں جماعت میں شامل ہوا وہ مسبوق ہے، وہ باقی ماندہ پہلی دو رکعتوں کے ادا کرنے میں تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح ہوگا اگر اس سے کوئی واجب رہ گیا تو اسے سجدہ لازم ہوگا (نوٹ) مقتدی کی تین قسمیں ہیں (۱) مُدرِک جو اول سے آخر تک امام کے ساتھ رہا (۲) مسبوق اس کی تعریف ابھی گزری ہے (۳) لاحق جو امام کے ساتھ شریک ہوا پھر کسی عارضے کی وجہ سے پوری یا کچھ نماز میں شریک نہ رہ سکا ۲؎ تلاوت کے سجدے اس طرح ہیں ۳؎ چاردہ چودہ قاری پڑھنے والا، سامع سننے والا، ترجمہ: قرآن پاک میں چودہ آیتیں ہیں جن کے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہے (ف) آیت سجدہ اتنی آواز سے پڑھی جائے کہ کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے یا سنی جائے خواہ ارادے کے بغیر ہی ہو سجدہ واجب ہو جائے گا، مسئلہ آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی اسے ادا یا قضا کا حکم ہو لہٰذا اگر کافر یا مجنون (جس کا جنون ایک دن رات سے زیادہ ہو) یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سُنی تو اس پر واجب ہو گیا، پرندے کی زبانی سننے سے سجدہ واجب نہیں، (بہار شریعت حصہ چہارم) ۴؎ اولیں پہلا، خلاف اختلاف

ہست یکساں بمذہب اعظم		حکم مسبوق[1] و منفرد باہم

سجدہ[2] ہائے تلاوتست چناں

سجدہ بر قاریست و سامع آں		چاردہ[3] آیتست در قرآں
باز در رعد و نحل نیست خلاف		اولیں[4] سجدہ است در اعراف
باز در حج شمار و فرقاں ہم		پس[5] در اسرا و باز در مریم
ہم بہ تنزیل سجدہ ہم در صاد		باز[6] در نمل سجدہ کن بنیاد
نیز در نجم و انشقاق و علق		کن[7] حٰم سجدہ سجدۂ حق

(ف) (۱) سورۂ اعراف آخری رکوع پ ۹ (۲) سورۂ رعد، رکوع ۲ پ ۱۳ (۳) سورۂ نحل رکوع ۶ پ ۱۴ ۵؎ (۴) سورۂ اسرا رکوع ۱۲ پ ۱۵ (۵) سورۂ مریم رکوع ۴ پ ۱۶ (۶) سورۂ حج، رکوع ۲ پ ۱۷ (۷) سورۂ فرقان، رکوع ۵ پ ۱۹ (ف) سورۂ حج کی آخر آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے (بہار شریعت، حصہ چہارم) ۶؎ کن بنیاد، قائم کر (ف) (۸) سورۂ نمل، رکوع ۲ پ ۱۹ (۹) سورۂ تنزیل رکوع ۲ پ ۲۱ (۱۰) سورۂ ص، رکوع ۲ پ ۲۳ ۷؎ (۱۱) سورۂ حٰمٓ، رکوع ۵ پ ۲۴ (۱۲) سورۂ نجم، آخری رکوع پ ۲۷ (۱۳) سورۂ انشقاق پ ۳۰ (۱۴) سورۂ علق، پ ۳۰

Marfat.com

در[1] نمازِ مریض ہست بیاں	
عاجز[2] آید مریض گر ز قیام	گو نشستہ کند نماز تمام
از[3] رکوع و سجود گر درماند	باشارت نماز باید خواند
نتواند[4] اگر نشستہ نماز	رو بقبلہ کند بہ پشت دراز
پس[5] بایما کند نماز ادا	تا سرش راست طاقتِ ایما
در[6] سفر بایدت نماز چناں	
در[7] سفر آوری دوگانہ بجا	فرضہای چہارگانی را

[1] مریض کی نماز کا بیان [2] عاجز بے بس قیام کھڑا ہونا تمام مکمل (ف ، عاجز آنے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہونے سے بیماری کے بڑھنے کا صحیح خوف ہو، یا سر چکراتا ہو، یا شدید درد ہو یا پیشاب بہ نکلے، ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہو تو کم از کم فرض اور واجب کھڑا ہو کر پڑھے (عنائع) [3] در ماند عاجز ہو اشارت، اشارہ باید خواند پڑھنی چاہیے (ف) جو شخص رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے، لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہو، مریض اگر کھڑا ہو سکتا ہے لیکن رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا تو وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور یہی افضل ہے، اگرچہ کھڑا ہو کر اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہے (بہارِ شریعت) [4] نتواند اگر، اگر طاقت نہیں رکھتا، نشستہ بیٹھ کر، رو بقبلہ، چہرہ قبلہ شریف کی طرف، پشت دراز، کمر لمبی یعنی لیٹ کر، [5] ایما اشارہ (ف) اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ دائیں یا بائیں پہلو پر شمالاً اور جنوباً لیٹ کر یا پشت کے بل لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کر کے، لیکن پاؤں پھیلائے نہیں کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے، اور اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے، پھر اگر چھ نمازوں سے کم یہ حالت رہی تو بعد میں قضا کرے اور چھ یا اس سے زیادہ رہ گئیں تو قضا بھی نہیں، (بہارِ شریعت) [6] سفر میں تجھے اس طرح نماز ادا کرنی چاہیے [7] دوگانہ، دو رکعت چہارگانی، چار رکعت والی نماز (ف) مقیم پر جس نماز کی چار رکعتیں فرض ہیں مسافر اس کی دو رکعتیں ادا کرے گا، خواہ اس کا سفر گناہ کے ارادے سے ہی ہو، مسافر نے دو کی بجائے چار رکعتیں پڑھیں اور دو رکعت کے بعد قعدہ کیا تو اس کی نماز ہو گئی پہلی دو رکعتیں فرض آخری دو نفل، لیکن اس طرح کرنے سے گنہگار ہوا کہ اس نے واجب کو ترک کر دیا اور اگر پہلا قعدہ ادا نہیں کیا تو یہ سب رکعتیں نفل ہو گئیں، فرض ادا نہیں ہوا۔ (بہارِ شریعت)

Marfat.com

لے چل و پنج ، پینتالیس سیر چلنا ، سفر کرنا قصد ارادہ (ف) شرعی طور پر مسافر وہ ہے جو تین دن کی مسافت کے ارادے سے بستی سے باہر نکلا ہو ، خشکی کے راستے درمیانی رفتار سے صبح صادق سے لے کر دن ڈھلے تک تین دن کی مسافت کا ارادہ کر کے آبادی سے باہر نکلنے والا مسافر ہے ، حضرت مصنف نے اس مسافت کی مقدار پینتالیس میل بتائی ہے ، امام احمد رضا بریلوی کی تحقیق کے مطابق ساڑھے ستاون میل ہے (بہار شریعت ، فتاویٰ رضویہ) (نوٹ) یہ ضروری ہے کہ مسافتِ سفر مسلسل طے کرنے کا ارادہ ہو ، ٢ے قصر چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پڑھنا افطار ، روزہ نہ رکھنا (ف) وطن دو قسم ہیں (۱) وطن اصلی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں اس طرح سکونت اختیار کر لی کہ وہاں سے جانے کا ارادہ نہیں (۲) وطن اقامت جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا (بہارِ شریعت) جیسے آئندہ دو شعروں میں ہے ، جب کوئی شخص بستی سے باہر جائے تو چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھے اور چاہے تو روزہ نہ رکھے ، یہ مطلب نہیں کہ رکھا ہوا روزہ توڑ دے ٣ے معمورہ آبادی انجام آخر وقف ٹھہرنا پانزدہ پندرہ ٤ے تا نیائی جب تک تو نہ آئے بیروں باہر خویشتن را ، اپنے آپ کو (ف) مسافر کسی آبادی میں پہنچ کر ایک جگہ پندرہ دن قیام کا ارادہ کرے تو وہ اس جگہ مقیم ہوگا ، جنگل یا بے آباد جزیرے میں مقیم نہ ہوگا اگرچہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے ، اگر خانہ بدوش پانی اور گھاس والی جگہ پندرہ دن کے ارادے سے ٹھہریں گے تو مقیم ہوں گے ۵ے بے ارادت ، ارادہ کے بغیر (ف) مسافر جونہی اپنے شہر میں داخل ہوگا اس کا سفر ختم ہو جائے گا خواہ وہ قصداً داخل ہوا یا بلا قصد ، مثلاً وہ اپنے شہر سے گزرتا ہوا کہیں اور جا رہا ہے ٦ے بیروں باہر ، دواب چار پائے ، جمع دابہ ، سفینہ کشتی ایما اشارہ ٧ے پست نیچا رو با آنسو منہ اس طرف سیر چلنا (ف) شہر سے باہر سواری یا کشتی پر نفل اشارے سے پڑھے جا سکتے ہیں ، رکوع کی نسبت سجدے میں زیادہ جھکا جائے ۔

رہ [۱] چل و پنج میل باشد گر	سیر بر قصد آں رہست سفر
قصر [۲] و افطار آنگہی شاید	کہ ز شہر وطن بروں آید
چوں [۳] بمعمورہ کنی انجام	نیتِ وقف پانزدہ ایام
تا [۴] نیائی بروں بقصدِ سفر	خویشتن را دراں مقیم شمر
گر گزر در [۵] وطن شود حاصل	بے ارادت سفر شود باطل
ہست بیروں [۶] ز شہر نفل روا	بر دواب و سفینہ از ایما
سجدہ [۷] را از رکوع پست کند	رو با آنسو کہ سیر ہست کند

Marfat.com

[1] اب معذور کا حکم پڑھ [2] عارض لاحق ناقض توڑنے والا (ف) جس شخص کو ایسا مرض لاحق ہو جائے جو ناقض وضو ہو مثلاً سلس البول، یا ہوا کا خارج ہونا یا زخم سے خون کا بہتے رہنا تو وہ معذور ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ جس کا آئندہ شعر میں ذکر ہے،
[3] ترجمہ: جب اس پر ایک نماز کا وقت اس طرح گزر گیا کہ اسے وضو اور نماز کی فرصت نہیں ملی (ف) کسی شخص کو معذور اس وقت قرار دیا جائے گا کہ جب نماز فرض کا پورا وقت اس طرح گزر جائے کہ اسے وضو کر کے فرض ادا کرنے کا موقع نہ ملے اور وہ عارضہ بار بار لاحق ہوتا رہے [4] تا نیاید جب تک نہ آئے باز پھر حدث ناقضِ وضو (ف) گزشتہ شعروں میں عذر کے شروع ہونے کی شرط بیان کی تھی، اس شعر میں عذر کے باقی رہنے کی شرط ہے کہ جب تک وہ عذر ہر نماز کے وقت میں ایک دفعہ آتا رہے گا وہ شخص معذور رہے گا اور اگر کسی وقت میں وہ عذر بالکل لاحق نہیں ہوا تو عذر ختم سمجھا جائے گا اس کے بعد پھر شروع ہونے کے لئے وہی شرط ہوگی کہ ایک وقت میں اس کثرت سے آئے کہ وضو اور نماز کی مہلت نہ ملے۔
[5] ترجمہ: ہر وقت کے لئے ایک وضو کر لے اس ناقض سے وہ وضو نہیں ٹوٹے گا (ف) نماز کا وقت شروع ہونے پر معذور وضو کرے اور جتنی نمازیں فرض واجب اور نفل ادا اور قضا کرنا چاہے کرے، اس حدث کی بنا پر وقت کے اندر دوبارہ وضو کرنا لازم نہ ہوگا کوئی دوسرا حدث پایا گیا تو وضو کرنا پڑے گا، کپڑا اور مکان اگر اتنا پلید ہے کہ اس کا دھونا واجب ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ نماز کے دوران پلید نہ ہوگا تو دھونا واجب ہے ورنہ مجبوری ہے [6] خروج نکلنا شمر گن (ف) فرض نماز کا وقت گزرنے پر وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً وضو کر کے فجر کی نماز ادا کی تو سورج نکلنے سے وضو جاتا رہا اور اگر وقت سے پہلے وضو کیا تو وقت کے داخل ہونے سے نہ ٹوٹے گا، مثلاً زوال سے پہلے وضو کیا تو ظہر کا وقت شروع ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، کوئی دوسرا ناقض پایا گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔
[7] ترجمہ: اس جگہ نماز خوف کا ذکر ہے [8] بیم خوف غنیم دشمن گو کہ سازد بنائے امیر امام دو نیم دو حصے (ف) اگر نماز کا وقت ہو چکا ہو اور خطرہ ہو کہ سارا لشکر جماعت میں شریک ہو گیا تو دشمن حملہ آور ہو جائے گا اور دشمن کا قریب ہونا یقینی ہو تو امام لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر دے۔

حکمِ[1] معذور را کنوں بر خواں

ہر[2] کرا شد چنیں مرض عارض	کاں برای وضو بود ناقض
رفت[3] چوں وقت یک نماز برو	کہ نشد فرصت نماز و وضو
ہست[4] معذور تا نیاید باز	آں حدث در تمام وقت نماز
بہر[5] ہر وقت یک وضو بکند	زاں حدث آں وضو نمی شکند
لیک[6] ناقض خروجِ وقت شمر	با تمام نواقضِ دیگر

ہست[7] ذکرِ نمازِ خوف اینجا

چوں[8] بود در نماز بیم غنیم	گو کہ سازد امیر فوج دو نیم

Marfat.com

۱ بگزارد ادا کرے، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از گزاردن بگمارد مقرر کرے، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از گماشتن، ترجمہ: امام آدھے حصے کے ساتھ نماز ادا کرے دوسرے آدھے حصے کو دشمن کے مقابل مقرر کرے ۲ جا کند کھڑی ہو جائے مقابل سامنے اعدا جمع عدو، دشمن ترجمہ: جب یہ فوج پوری نماز ادا کرلے تو دشمن کے سامنے جا کر کھڑی ہو جائے ۳ فوج ثانی، فوج کا دوسرا حصہ تمام مکمل از ینہا ان ہی لوگوں سے (ف) جب لشکر کا ایک حصہ نماز ادا کر کے چلا گیا تو اب وہ حصہ آکر نماز پڑھے جو دشمن کے سامنے کھڑا تھا اور ان ہی میں سے ایک شخص امام بنا دیا جائے، یہ اس وقت ہے جب پوری فوج ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر مصر نہ ہو، ۴ جست تلاش کیا اقتدا مقتدی بننا، کسی کے پیچھے نماز پڑھنا برگیر حاصل کر (ف) اگر لشکر کے دونوں حصے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر اصرار کریں تو ایک حصہ دشمن کے سامنے کھڑا ہو دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو گروہ ۱ دشمن کے مقابل چلا جائے اور گروہ ۲ آکر امام کے پیچھے دوسری رکعت پڑھے، جب امام تشہد کے بعد سلام پھیر دے تو یہ دشمن کے سامنے چلے جائیں اور اگر چاہیں تو یہیں نماز پوری کرلیں، اب گروہ ۱ آکر ایک رکعت بغیر قرأت کے پڑھے اور تشہد کے بعد سلام پھیر کر چلا جائے اور اگر چاہیں تو اپنی جگہ ہی پڑھ لیں، پھر اگر گروہ ۱ نے نماز مکمل نہیں کی تو اس جگہ آکر یا اپنی جگہ ہی ایک رکعت قرأت کے ساتھ پڑھے اور تشہد کے بعد سلام پھیر دے، یہ اس وقت ہے جب دو رکعتیں ادا کرنا ہوں مثلاً فجر، جمعہ، عید یا مسافر نے چار رکعت والی نماز کی دو رکعتیں پڑھنا ہوں اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو امام ہر گروہ کو دو دو رکعت پڑھائے اور مغرب کی نماز ہو تو پہلے گروہ کو دو اور دوسرے کو ایک پڑھائے (بہار شریعت) ۵ ترجمہ: اگر خوف سخت ہو تو جماعت کے بغیر سواری پر اشارے سے نماز ادا کریں (ف) ایسی صورت میں جس طرف بھی منہ ہو نماز ادا کی جا سکتی ہے، اس وقت جماعت نہیں ہو سکتی، ہاں ایک گھوڑے پر دو شخص سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے، سواری پر فرض نماز اس وقت ہو سکتی ہے جب دشمن ان کا تعاقب کر رہا ہو اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی (بہار شریعت) (نوٹ) اس سے نماز کی شدید اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ایسے خطرناک حالات میں بھی معاف نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے ۶ مفسدات جمع مفسد، فاسد کرنے والا، نما صیغہ واحد حاضر فعل امر از نمودن، دکھانا، کرنا۔

پس [1] بہ نیمے نماز بگزارد — نیم را بر غنیم بگمارد

گرد [2] ایں فوج چوں نماز ادا — جا کند در مقابل اعدا

فوج [3] ثانی کند نماز تمام — ہم ازینہا کند امیر، امام

جست [4] گر ہر یک اقتدا با میر — حکمش از کنز فارسی برگیر

خوف [5] گر سخت شد کنند ادا — بے جماعت سوار از ایما

مفسدات [6] نماز یاد نما

Marfat.com

ہست بر وفقِ مذہبِ نعماں [۱]	در نماز اکل و شرب ناقض آں
ہم کلام است و ہم دعا از خدا است [۲]	آں دعا کز بشر تواں درخواست
ہم سجود است در مکان پلید [۳]	ہم تنحنح چو نیست عذر پدید
نیز خواندن نوشتہ را از کتاب [۴]	نیز ترجیع و مثل آں بجواب
نالہ و ضحک و گریہ بصدا است [۵]	غیر آں گریہ کز پئے عقبیٰ است

[۱] بر وفق، موافق نعماں امام اعظم ابو حنیفہ اکل کھانا شرب پینا (ف) نماز میں کھانا یا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل چبائے بغیر نگل لیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا نماز جاتی رہی، مسئلہ: دانتوں میں کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل لیا اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے کے برابر ہے تو فاسد ہو گئی، منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہو گی، صرف مٹھاس منہ میں ہو تو فاسد نہ ہو گی، (بہار شریعت حصہ سوم) [۲] بشر انسان تواں درخواست، مانگی جا سکتی ہے (ف) کلام مفسد نماز ہے عمداً ہو یا خطاءً یا سہواً، سوتے میں ہو یا بیداری میں، اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کر دیا یا اس کو معلوم نہ تھا کہ کلام سے نماز فاسد ہو جائے گی، خطا کے یہ معنی ہیں کہ قراءت وغیرہ اذکار نماز کہنا چاہتا تھا غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے یاد نہ رہا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں، مسئلہ کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لئے ہے یا نہیں، مثلاً امام بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گیا مقتدی نے کہا بیٹھ جا، یا ہوں کہا تو نماز جاتی رہی مسئلہ: ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جا سکتا جائز ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اور جس کا سوال بندوں سے کیا جا سکتا ہے مفسد نماز ہے اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ اے اللہ! مجھے کھانا کھلا اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ اے اللہ مجھے بیوی عطا فرما (بہار شریعت) [۳] تنحنح تا اور پہلا نون مفتوح دوسرا نون مضموم کھانسنا، پدید ظاہر (ف) پلید جگہ بغیر کسی حائل کے سجدہ کیا یا ہاتھ یا گھٹنے رکھے نماز فاسد ہو گئی اگرچہ وہ سجدہ دوبارہ پاک جگہ کر لے، کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اُح نماز جاتی رہے گی جب کہ نہ عذر ہو نہ صحیح غرض، اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو (بے اختیار کھانسی آجائے) یا کسی صحیح غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام کو غلطی سے آگاہ کرنے کے لئے تو نماز ف… نہیں ہو گی (بہار شریعت) [۴] خواندن پڑھنا نوشتہ لکھا ہوا، ترجیع اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا (ف) نماز میں قرآن شریف سے دیکھ کر پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے یونہی اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہوا سے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد نماز ہے، ہاں اگر یاد پڑھتا ہو اور قرآن پاک یا محراب پر صرف نظر ہو تو حرج نہیں، مسئلہ: بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا یا الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا نماز فاسد ہو گئی مثلاً کسی نے پوچھا کیا خدا کے سوا کوئی دوسرا خدا ہے اس نے جواب دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اسی طرح اگر یحییٰ نام کے کسی شخص کو کہا یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ نماز جاتی رہی (بہار شریعت)

[۵] نالہ رونا ضحک اس طرح ہنسنا کہ پاس والے آدمی کو سنائی دے سکے گریہ رونا صدا آواز عقبیٰ آخرت (ف) آواز سے ہنسنے یا رونے سے اگر دو حرف سرزد ہوں تو اس کی دو صورتیں ہیں (۱) خوشی یا تکلیف کی وجہ سے ہے تو نماز فاسد (۲) جنت یا دوزخ کی یاد میں ہے تو نماز فاسد نہیں۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

[1] ترجمہ: وہ کام کرنا جو کثیر ہے، کسی شرط یا فرض کو کوتاہی سے ترک کرنا (ف) عمل کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے عمل قلیل نہیں، وہ عمل جو اعمال نماز میں سے نہیں اور نماز کی اصلاح کے لئے بھی نہیں کیا گیا اور اس کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والا ظنِ غالب سے یہ سمجھے کہ وہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والا شک میں مبتلا ہو جائے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے (بہارِ شریعت ملخصاً) اسی طرح اگر عذر کے بغیر کوئی شرط ترک کر دی مثلاً کپڑا یا بدن یا جگہ پاک نہیں یا کسی رکن کو ترک کیا جو اس نماز میں ادا نہیں کیا تو نماز فاسد ہوگی [2] بدار رکھ، صیغہ واحد حاضر فعل امر حاضر از داشتن، ترجمہ: نماز کو کراہت سے پاک رکھ [3] نکنی نہ کر، سُنَن جمع سنت ایمن محفوظ، بے خوف (ف) واجب یا سنت مؤکدہ کے ترک کرنے سے کراہتِ تحریمی اور سنت غیر مؤکدہ اور ادب کے ترک کرنے سے کراہت تنزیہی لازم آئے گی، جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا واجب اور جو کراہت تنزیہی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا مستحب ہے (صنائع) [4] ناسزا نامناسب، بے قیل بغیر اختلاف کے ترجمہ: اگر عذر نہیں اور عملِ قلیل ہے تو اس کا کرنا بے شک نامناسب ہے۔

(ف) مثلاً دامن یا آستین سے اپنے آپ کو ہوا پہنچانا جب کہ ایک دو بار ہو یا ایک آدھ بار کپڑے کو درست کرنا [5] تکاسل سستی لباس بذلہ عام پہننے کے کپڑے جن کے ساتھ بڑوں کی مجلس میں نہیں جاتا، یا وہ کپڑے جو گھر میں کام کاج کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں (ف) اگر دوسرے کپڑے موجود ہوں تو ایسے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے ورنہ نہیں [6] نقشِ حیواں، جاندار کی تصویر، ثوب کپڑا مسجد سجدے کی جگہ، نماز کے لئے مقرر کی ہوئی جگہ، قفا گدی، پشت زیر نیچے قدم پاؤں (ف) نمازی کے دائیں، بائیں یا سجدے کی جگہ جاندار کی تصویر ہو یا چھت میں ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہے اگر پیچھے ہو تو اس میں اختلاف ہے لیکن زیادہ ظاہر یہ ہے کہ پھر بھی مکروہ ہے اگر پاؤں کے نیچے ہے یا بے جان کی تصویر ہے تو حرج نہیں [7] دکاں بلند جگہ جس کی بلندی واضح طور پر ممتاز ہو ازیں قبیلہ اسی قسم سے (ف) تنہا امام کا بلند جگہ کھڑا ہونا جہاں وہ صاف طور پر بلند دکھائی دے، اسی طرح صرف امام نیچے اور مقتدی بلند جگہ کھڑے ہوں مکروہ ہے اور خلافِ سُنّت ہے۔

کردنِ[1] آں عمل کہ ہست کثیر	ترک شرطے وفرضے از تقصیر
از کراہت نماز پاک بدار[2]	
نکنی[3] ترکِ سنتے ز سُنَن	کز کراہت بود نماز ایمن
نیست[4] گر عذر و ہست کار قلیل	کردنش ناسزا بود بے قیل
بتکاسُل[5] نماز کردن باز	کردن اندر لباس بذلہ نماز
نقشِ[6] حیواں بثوب و مسجد ہم	مگر اندر قفا و زیر قدم
قوم[7] زیر و امام بر دکاں	نیز عکسش ازیں قبیلہ بداں

Marfat.com

۱ محراب وہ جگہ جو امام کے کھڑے ہونے کے لئے بنائی جاتی ہے۔ انفراد تنہا ہونا (ف) تنہا امام کا محراب میں کھڑے ہونا اور سجدہ کرنا مکروہ ہے اور اگر محراب میں چند مقتدی بھی اس کے پیچھے ہوں تو حرج نہیں اسی طرح اگر امام مسجد میں کھڑا ہو اور سجدہ محراب میں کرے تو بھی حرج نہیں ۲ قضا نماز کا وقت کے بعد پڑھنا، بسپار سپرد کر، بڑھا۔ صیغہ واحد حاضر فعل امر از سپاردن۔ ترجمہ: نماز قضا کے لئے قدم بڑھا ۳ تلف فوت شدہ خلف قائم مقام (ف) جو فرض نماز وقت پر ادا نہ کی جاسکے اس کا قضا کرنا فرض ہے جب تک قضا نہ کی جائے گی ذمہ پر باقی رہے گی ۴ وقت ادا، نماز پڑھنے کا وقت ادا ہو یا قضا نگار، لکھ، صیغہ واحد حاضر فعل امر از نگاشتن طلوع سورج کا نکلنا غروب سورج کا ڈوبنا نصف النہار دن کا درمیان (ف) ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض، نہ واجب، نہ نفل، نہ ادا، نہ قضا، یونہی سجدۂ تلاوت و سجدۂ سہو بھی ناجائز ہے البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی تاخیر حرام ہے، حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اُس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے، نصف النہار سے مراد یہ ہے کہ صبح صادق کے نمودار ہونے سے سورج کے غروب ہونے تک آج جو وقت ہے اس کے برابر، برابر دو حصے کریں پہلے حصے کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا و ممانعت ہر نماز ہے ۔ بہار شریعت، ۵ حضر حالت اقامت، گھر میں ہونا۔ قصر چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھنا چار گانہ چار رکعت والی نماز (ف) چار رکعتوں والی نماز سفر میں قضا ہوئی گھر آکر دو رکعتیں ہی پڑھی جائیں گی، اسی طرح گھر میں قضا شدہ نماز سفر میں پڑھی تو چار رکعتیں ہی پڑھی جائیں گی ۶ ترتیب ہر نماز کو اپنی باری پر پڑھنا (ف) جس شخص کی چھ فرض نمازیں قضا نہ ہوں وہ صاحب ترتیب ہے اس کی اگر پانچ نمازیں وتروں سمیت قضا ہیں تو اس پر فرض ہے کہ انہیں ترتیب وار پڑھے پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا اور وتر اسی طرح پہلے قضا نمازیں پڑھے پھر ادا کرے۔ قضا یاد ہوتے ہوئے ادا کرنا ناجائز ہے۔

ہم بمحراب[1] انفراد امام	کہ ہم آنجا شدش سجود و قیام

بنماز قضا[2] قدم بسپار

فرض باشد قضای فرض تلف[3]	غیر جمعہ کہ ظہر اوست خلف
ہمہ اوقات وقت ادا[4] نگار	جز طلوع و غروب و نصف نہار
بحضر[5] در قضائے فرض سفر	قصر در چار گانہ اش بہ شمر
ہست ترتیب[6] در ادای قضا	ہم ضرورست در قضا و ادا

Marfat.com

۱ ششش چھ فائتست فوت شدہ، قضا مسقطِ آں، ترتیب کو ساقط کرنے والا ضیق تنگی نسیاں بھول جانا (ف) ترتیب کے ساقط ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) چھ یا اس سے زیادہ نمازیں قضا ہوگئیں (۲) ادا نماز کا وقت اتنا تنگ ہے کہ قضا نماز مختصر طور پر پڑھنے سے بھی وقت جاتا رہے گا تو پہلے وقتی ادا کرے (۳) قضا نماز یاد نہ رہے، اب اگر ادا کے بعد یاد آئی تو وقتی ہوگئی اور اگر وقتی پڑھنے کے دوران قضا یاد آگئی تو وقتی گئی (بہار شریعت) ۲ عیدین دو عیدیں (ف) امام نے نماز عید جماعت کے ساتھ ادا کی تو جس شخص کو جماعت نہیں مل سکی وہ نماز عید کی قضا نہیں کرے گا البتہ واجب کے ترک کرنے سے گناہگار ہوگا دوسری جگہ عید میں شرکت کر سکتا ہے تو کوشش کرے، نماز عید چاشت کے قائم مقام ہے لہٰذا عید فوت ہو گئی تو مستحب ہے کہ دو یا چار رکعت نماز چاشت ادا کرے (صنائع) البتہ وتر کی قضا واجب ہے ۳ قبل ظہر، ظہر سے پہلے ۴ بہ بہتر آرند لائیں، صیغہ جمع غائب فعل مضارع از آوردن (ف) ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی دو سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے (بہار شریعت) ۴ ترجمہ: فجر کی سنتیں فرضوں سمیت فوت ہو جائیں تو ان کی قضا سنت جان ۵ لیک لیکن زوال سورج کا سر سے ڈھلنا نیست قضا نہیں ہے (ف) فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں، فجر کے علاوہ دوسری سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں (بہار شریعت

جمع ۱ ششش فائتست مُسقطِ آں	نیز در وقت ضیق و ہم نسیاں
نیست ۲ عیدین را قضا درکار	لیک واجب قضائے وتر شماں
سنت قبلِ ۳ ظہر شد چو قضا	بہ کہ آرند بعدِ فرض ادا
سنت ۴ فجر با فریضۂ آں	گر تلف شد قضاش سنت داں
لیک با فرض قبلِ وقتِ زوال	نیست از باقی سنن ہمہ حال
ہشت ۵ اندر نماز وتر ایں باب	
باز از واجبات ۶ می دارند	کہ سہ رکعت ز وتر بگزارند

حصہ چہارم) ۶ ترجمہ: یہ باب نماز وتر میں ہے ۶ می دارند رکھتے ہیں، قرار دیتے ہیں، صیغہ جمع غائب فعل حال از داشتن، بگزارند ادا کریں، صیغہ جمع غائب فعل مضارع از گزاردن (ف) وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے۔ وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی، نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

نیز در رکعت اخیر از اں ۱	بعد سورت قنوت واجب داں
ہست ۲ وقتش تمام وقت عشا	لیک از اں پس کہ فرض کردی ادا

نیز حکم نماز شک ۳ دریاب

گر ترا شک فتد ۴ بر کعتہا	بار اول ز سر شروع نما
ور ۵ شود عادت تو کن ناچار	از تحری بظن غالب کار
ہر دو سو ۶ گر برابر ست ترا	آنچہ کم باشد اعتبار نما

لے نیز ترجمہ: آخری رکعت میں سورت کے بعد دعائے قنوت بھی واجب جان (ف) وتر میں کسی خاص دعا کا پڑھنا واجب نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، ان کے علاوہ کوئی دوسری دعا پڑھنے میں بھی حرج نہیں، سب سے زیادہ مشہور دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (بہار شریعت) اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے (صنائع) ۲ے ترجمہ: عشا کا پورا وقت، وتر کا وقت ہے لیکن فرض ادا کرنے کے بعد ۳ے دریاب حاصل کر، صیغہ واحد حاضر فعل امر از دریافتن ترجمہ: شک والی نماز کا حکم بھی معلوم کر ۴ے فتد پڑے، واقع ہو، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از افتادن دراصل اُفتد تھا۔ بار اول پہلی مرتبہ، زسر ابتدا سے شروع کر۔ نما صیغہ واحد حاضر فعل امر از نمودن (ف) نماز کی رکعتوں میں شک واقع ہو جائے کہ دو پڑھی ہیں یا تین اور یہ شک زندگی میں پہلی مرتبہ واقع ہوا ہے تو سلام پھیر کر یا نماز کے منافی کوئی کام کر کے ابتدا سے نماز پڑھی جائے۔ اگر غالب گمان پر عمل کرتے ہوئے نماز پوری کرلی تو یہ نفل ہوجائیں گے اور فرض دوبارہ پڑھنا ہوں گے اور اگر نفل تھے تو ان کی قضا لازم ہوگی (صنائع) ۵ے ور اور اگر ناچار ضرور تحری تلاش، جستجو، ظن غالب، غالب گمان (ف) اکثر علماء کے قول کے مطابق زندگی میں یا سال میں دوسری مرتبہ شک واقع ہو تو اسے غور وفکر کرنا چاہیے، اگر اس کے نزدیک کوئی جانب راجح ہو تو اسے اختیار کرنا چاہیے ۶ے دوسو دو جانبیں برابر ہیں تو کم کا اعتبار کر (ف) اگر غور وفکر کرنے کے باوجود کوئی جانب راجح نہیں دونوں جانبیں برابر ہیں تو کم کا اعتبار کیا جائے مثلاً دو یا تین میں شک ہے تو دو بہرصورت یقینی ہیں شک ہے تو تیسری میں لہٰذا دو رکعت قرار دے کر نماز پوری کرے۔

Marfat.com

ل‍ہ قعود بیٹھنا (ف) جب شک یہ ہو کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو اگرچہ دو رکعتوں کو ترجیح دے گا لیکن ہو سکتا ہے تین ہی پڑھی ہوں اور جب ایک رکعت اور پڑھی تو اگرچہ اب تین ہوئیں لیکن ہو سکتا ہے کہ چار پڑھی ہوں اور چار کے بعد آخری قعدہ فرض ہے اس لئے بیٹھ کر التحیات پڑھے اس کے بعد پھر ایک رکعت اور پڑھے۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے کہ جہاں پہلے قعدہ کا شبہ ہو وہاں بھی بیٹھے کہ وہ واجب ہے مثلاً ظہر کی نماز میں شک ہوا کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو اسے ایک رکعت قرار دے اور بیٹھ جائے ممکن ہے دو پڑھی ہوں پھر ایک رکعت پڑھے اور بیٹھ جائے کہ اس کے حساب سے دو رکعتیں ہوئی ہیں۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے کہ ممکن ہے چار ہوئی ہوں پھر ایک رکعت پڑھے اور بیٹھے کہ اس کے حساب سے چار پوری ہوگئی ہیں۔ (صنائع) ل‍ہ اتمام مکمل کرنا (ف) شک کی صورت میں جب کم تعداد پر بنا کی اور جس جگہ فرض یا واجب قعدہ کا شبہ تھا وہاں بیٹھا تو آئندہ رکعت کی تاخیر ہوگئی جو کہ رکن ہے اور رکن کی تاخیر سے سجدہ سہو لازم ہے اس لئے آخر میں سجدہ سہو کیا جائے۔ ل‍ہ ترجمہ: پھر نماز جمعہ کا حکم جان ل‍ہ مفتیان جمع مفتی، فتوٰی دینے والا کبار پہلا حرف مکسور جمع کبیر، بڑا (ف) جمعہ کے واجب ہونے کے لئے چار شرطیں ہیں جس میں کوئی شرط نہ پائی گئی تو اس پر جمعہ واجب نہیں،

ہر کجا شبہ قعودِ اخیر[۱]	باشد آنجا قعود لازم گیر
سجدۂ[۲] سہو کن پس از اتمام	اینچنین ست حکم نزد امام

باز[۳] حکم نماز جمعہ بداں

ہست[۴] بر قول مفتیان کبار	شرطہای نماز جمعہ چہار
مردی[۵] و صحت و اقامت داں	نیز حریت ست شرط دراں
شرطہائے[۶] ادائے آں بتمام	خطبہ و وقت ظہر و اذن امام

ادا کرے تو ادا ہو جائے گا۔ بہار شریعت میں وجوب جمعہ کے لئے گیارہ شرطیں بیان کی ہیں ل‍ہ مردی مرد ہونا صحت تندرست ہونا، اقامت مقیم ہونا، حریت پہلا حرف مضموم دوسرا مشدد مکسور، آزاد ہونا (ف) جمعہ کے واجب ہونے کی چند شرطیں ہیں (۱) مرد ہونا، عورت پر واجب نہیں (۲) بالغ ہونا نابالغ بچے پر واجب نہیں۔ مردی کی شرط سے یہ شرط سمجھی جارہی ہے کیونکہ بچے کو مرد نہیں کہتے۔ ل‍ہ تندرست ہونا بیمار پہ واجب نہیں (۴) عاقل ہونا پاگل پر واجب نہیں۔ صحت کی شرط سے یہ بات سمجھی جارہی ہے کیونکہ پاگل کو عرف میں تندرست نہیں کہا جاتا (۵) شہر میں مقیم ہونا مسافر پر واجب نہیں۔ (۶) آزاد ہونا غلام پہ واجب نہیں (۷) بینا ہونا (۸) چلنے پر قادر ہونا (۹) قید میں نہ ہونا (۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) بارش، تاریکی، اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ ل‍ہ اذن اجازت امام فرمانروا (ف) جمعہ کے جائز ہونے کی چھ شرطیں ہیں ان میں سے کوئی ایک نہ ہوئی تو جمعہ صحیح نہ ہوگا (۱) خطبہ اس میں شرط یہ ہے کہ خطیب کے علاوہ کم از کم تین مرد ہوں، وقت میں ہو۔ نماز سے پہلے ہو اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو (۲) ظہر کا وقت یعنی ظہر کے وقت میں جمعہ کی نماز پوری ہو جائے اگر نماز کے دوران عصر کا وقت شروع ہوگیا تو جمعہ باطل ہوگیا ظہر کی قضا پڑھیں (۳) مسلمان فرمانروا یا اس کے نائب کی اجازت۔ کسی شہر میں سلطان یا اس کا نائب نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنائیں اسی طرح اگر بادشاہ اسلام سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کر سکتے ہیں (بہار شریعت ملخصا)

Marfat.com

[1] (ف) (۴) اذنِ عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جو مسلمان چاہے جمعہ پڑھ سکتا ہے اگر جامع مسجد میں لوگ جمع ہو گئے، دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا تو نہ ہوا (۵) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین مرد (۶) مصر یا فنائے مصر۔ مصر وہ جگہ ہے جہاں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو جو اپنے دبدبہ و سطوت کے سبب مظلوم کا ظالم سے انصاف لے سکے اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہریاں اور اسٹیشن وغیرہ (بہارِ شریعت)

اذنِ[1] عام و جماعت است دگر	مصر را نیز از شروط شمر
ہست[2] در جمعہ فرض دو رکعت	چار زاں پیش و چار پس سُنّت
غسل[3] عیدین و جمعہ داں ز سنن	بوئے خوش نیز پوشش احسن

در[4] نماز دو عید ہست بیاں

وقتِ[5] عیدین در ہمہ اقوال	ہست بعد از طلوع تا بزوال
زاید[6] از ہر نماز شش تکبیر	در دو رکعت بہر دو واجب گیر
غیرِ[7] خطبہ کہ شد ادب پس زیں	در شرائط بجمعہ گشت قریں

[2] ترجمہ: جمعہ میں دو رکعتیں فرض ہیں۔ چار رکعتیں پہلے اور چار پیچھے سنت ہیں (ف) چار رکعتیں جمعہ سے پہلے اور چار جمعہ کے بعد سنت مؤکدہ ہیں اور افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے پھر دو کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے (بہارِ شریعت)

[3] بوئے خوش، خوشبو۔ پوشش احسن، اچھا لباس (ف) دونوں عیدوں اور جمعہ کے دن خوشبو لگانا اور عمدہ لباس پہننا سنت ہے نیا ہو تو بہتر ورنہ پرانا دھلا ہوا لباس پہنے۔

[4] ترجمہ: یہ دو عیدوں کی نماز کا بیان ہے [5] ترجمہ: دونوں عیدوں کا وقت سورج کے طلوع ہونے کے بعد سے زوال تک ہے۔ (ف) عید کا وقت سورج کے طلوع ہونے کے بعد اس وقت شروع ہوتا ہے جب نوافل کا ادا کرنا جائز ہوتا ہے یعنی ۲۰ منٹ بعد اور زوال پر عید کا وقت ختم ہو جائے گا۔ [6] بہر دو۔ دونوں عیدوں میں (ف) عید کی نماز اسی طرح ادا کی جائے گی جیسے فجر کے دو فرض ادا کئے جاتے ہیں، فرق یہ ہے کہ عید کی پہلی رکعت میں فاتحہ سے پہلے تین تکبیریں اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت کے بعد تین تکبیریں کہنا واجب ہے، ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے کھلے چھوڑ دئے جائیں گے پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ زیرِ ناف باندھ لئے جائیں اور دوسری رکعت میں کھلے چھوڑ دئے جائیں اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں [7] غیرِ خطبہ، خطبہ کے علاوہ، پس زیں۔ عید کے بعد قریں۔ ساتھی، شریک (ف) عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور عید میں نہ پڑھا تو نماز ہو گئی مگر برا کیا دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز۔ اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ" (بہارِ شریعت)

Marfat.com

باضحیٰ[1] چار روز واجب گیر	بعد ہر فرض گفتن تکبیر
ابتدا فجر عرفہ[2] داں تحقیق	انتہا عصر آخر تشریق
لیک[3] ہر فرض بے جماعت نیست	شرط جز مصر و جز اقامت نیست

بشنو[4] اندر وجوب صدقۂ فطر

صدقۂ[5] عیدِ فطر واجب داں	صاع جو باز حنطہ نیمۂ آں
باتمر[6] جو زبیب باگندم	ہست یکساں و باز قیمت ہم

[1] باضحیٰ عیدِ قربانی میں ۔ اضحیٰ کا پہلا حرف مفتوح ہے جمع اُضحیۃ قربانی، عوام میں عید اضحیٰ مشہور ہے جو صحیح نہیں عید الاضحیٰ کہنا چاہیے (ف) عید قربانی کے موقع پر پانچ دنوں میں ہر نمازِ فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب اور تین بار افضل ہے ۔ اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرْ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (بہارِ شریعت) حضرت مصنف کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ قربانی کے دن (دس تاریخ کے ساتھ چار دن تکبیر کہنا واجب ہے اس طرح کل پانچ دن ہوئے [2] عرفہ ذوالحجہ کی نو تاریخ آخر تشریق ذوالحجہ کی تیرہ تاریخ ۔ تشریق گوشت خشک کرنے کو کہتے ہیں ایام قربانی تین ہیں ۱۰-۱۱-۱۲ اور ایام تشریق بھی تین ہیں ۱۱-۱۲-۱۳ (ف) ذوالحجہ کی نو تاریخ کی صبح کی نماز سے لے کر تیرہ کی عصر تک تکبیر کہی جائے کی یہ پانچ دن اور ۲۳ نمازیں ہیں حضرت مصنف نے تحقیق کہہ کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اسی قول پر فتویٰ ہے دوسرا قول یہ ہے کہ نو ذوالحجہ کی فجر سے لے کر عید کی عصر تک آٹھ نمازوں کے بعد تکبیر کہنا واجب ہے ۔ [3] (ف) تکبیر کہنا اس فرض کے بعد واجب ہے جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ہو اور اس شخص پر واجب ہے جو شہر میں مقیم یا اس کی اقتدا کرے اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں تو ان پر واجب نہیں (بہارِ شریعت) [4] ترجمہ: صدقۂ فطر کے واجب ہونے کے مسائل سُن ۔ [5] صاع تقریباً ساڑھے چار سیر ۔ حنطہ گندم ۔ نیمہ آدھا، نصف (ف) صدقۂ فطر واجب ہے ۔ حدیث شریف میں ہے کہ روزے زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کیا جائے، جو ساڑھے چار سیر اور گندم سوا دو سیر یا ان کی قیمت دی جائے [6] تمر کھجور، زبیب منقیٰ ۔ یکساں برابر ۔ ترجمہ: جو کھجور کے ساتھ منقیٰ گندم کے ساتھ برابر ہے پھر قیمت بھی (ان اشیاء کے برابر ہے) (ف) کھجور اور جو ایک صاع، گندم اور منقیٰ نصف صاع یا ان کی قیمت دینے سے واجب ادا ہو جائے گا، منقیٰ کے بارے میں یہ حضرت امام اعظم کا قول ہے امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اس کا بھی ایک صاع دیا جائے گا حضرت امام اعظم کا بھی ایک قول یہی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے (صنائع)

Marfat.com

[1] طفل نابالغ بچہ بندہ غلام غنی مالدار، صاحب نصاب، مصرف پہلا حرف مفتوح تیسرا مکسور، خرچ کرنے کی جگہ درویش فقیر، محتاج (ف) صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر واجب ہے جس کا نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔ مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے اور مجنون اولاد کی طرف سے واجب ہے خواہ وہ مجنون بالغ ہی ہو۔ بشرطیکہ وہ بچہ اور مجنون صاحب نصاب نہ ہو ورنہ ان کے مال سے ادا کیا جائے۔ عورت اور بالغ اولاد کا فطرانہ اگرچہ مرد پر واجب نہیں تاہم ان کی طرف سے ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا بشرطیکہ بالغ اولاد کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہو، جن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے فطرانہ بھی انہیں دیا جا سکتا ہے (بہارِ شریعت، حصہ پنجم ملخصاً) [2] مُسقط پہلا حرف مضموم تیسرا مکسور، ساقط کرنے والا (ف) صدقہ نماز سے پہلے دینا واجب ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ادا کئے بغیر نماز پڑھ لی تو صدقہ معاف ہو گیا۔ جب تک ادا نہ کرے ذمہ پر واجب رہے گا۔ مسئلہ: فطرانہ پہلے دینا جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو جس کی طرف سے دیا جا رہا ہے اگرچہ رمضان سے پہلے ادا کر دے اور اگر فطرانہ ادا کرتے وقت مالک نصاب نہ تھا پھر مالک ہو گیا تو فطرانہ صحیح ہے۔ بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دے (بہارِ شریعت، ملخصاً)

از خود و طفل خویش و بندہ خویش [1]	بر غنی داں و مصرفش درویش
صدقہ پیش از نماز واجب داں [2]	لیک نبود نماز مسقط آں
در تراویح آمد اکنوں ذکر [3]	
در تراویح ختم از قرآں [4]	بجماعت لیالی رمضاں
ہست بر قول معتبر ز سُنَن [5]	بست رکعت بدہ سلام بکن
بعدِ ہر چار جلسہ قدر چہار [6]	ہم ز آداب کردہ اند شمار

[3] تراویح جمع ترویحہ۔ چار رکعت کے بعد آرام کرنا، چار رکعتوں کو بھی ترویحہ کہہ دیا جاتا ہے ترجمہ: اب تراویح کا ذکر کیا جاتا ہے [4] ختم پورا پڑھنا لیالی جمع لیل، رات، (ف) تراویح کا وقت عشا کے بعد صبح صادق کے طلوع ہونے تک ہے وتر سے پہلے بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور بعد بھی۔ اگر کچھ رکعتیں باقی رہ گئیں اور وتر کی جماعت کھڑی ہو گئی تو پہلے امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی تراویح ادا کر لے، جبکہ فرض جماعت کے ساتھ پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے (بہارِ شریعت ملخصاً) [5] سنن جمع سنت۔ بست، بیس دہ دس (ف) تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔ مسئلہ: تراویح مرد و عورت سب کے لئے بالاجماع سنتِ مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں، جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں، تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے (بہارِ شریعت) [6] جلسہ بیٹھنا قدر چہار۔ چار رکعتوں کی مقدار (ف) ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں پانچویں ترویحہ اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہو تو نہ بیٹھے (بہارِ شریعت)

Marfat.com

۱ؔ گرہن میں تیرے لئے نماز آئی ہے ۲ؔ کسوف سورج گرہن خسوف چاند گرہن (ف) سورج گرہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گرہن کی مستحب ۳ؔ اولیں سورج گرہن کی نماز بے جماعت، جماعت کے بغیر گزار ادا کر ثانی چاند گرہن کی نماز (ف) سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہوسکتی ہے، جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لئے شرط ہیں۔ وہی شخص اس کی جماعت وہ قائم کرسکتا ہے جو جمعہ کی کرسکتا ہے وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں۔ گھر میں یا مسجد میں۔ گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو۔ گہن چھوٹنے کے بعد نہیں۔ چاند گہن میں جماعت نہیں۔ امام موجود ہو یا نہ بہر حال تنہا تنہا پڑھیں (بہار شریعت ملخصاً) ۴ؔ استسقا بارش کی دعا کرنا۔

۱ؔ در کسوف آمده نماز ترا	
در کسوف ۲ؔ و خسوف دو رکعت ۳ؔ بجماعت در اولیں خوانی	ہست نزدِ امامِ ما سنت بے جماعت گزار در ثانی
۴ؔ فصل اندر بیان استسقا	
۵ؔ ہم دو رکعت بود ز استسقا ۶ؔ در مصلّٰی روند قوم و امام	سنت ۷ؔ و باز خطبه است و دعا بذلہ پوشاں ہمہ بعجز تمام

ترجمہ: فصل بارش طلب کرنے کے بیان میں ۵ؔ (ف) استسقا دعا اور استغفار کا نام ہے استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے مگر جماعت اس کے لئے سنت نہیں۔ چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ امام دو رکعت نماز جہر کے ساتھ پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ أَتٰكَ پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دعا و تسبیح و استغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کرے کہ حال بدلنے کی فال ہو۔ خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منہ کرکے دعا کرے۔ بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشتِ دست آسمان کی طرف رکھے (بہار شریعت) ۶ؔ مصلّٰی عیدگاہ ۷ؔ بذلہ پوشاں پرانے کپڑے پہنے ہوئے۔ عجز تمام پوری عاجزی (ف) استسقا کے لئے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلل و خشوع خضوع و تواضع کے ساتھ سر برہنہ پیدل جائیں اور پا برہنہ ہوں تو بہتر، جانے سے پیشتر خیرات کریں۔ کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جانے میں رحمت کے لئے اور کافر پر لعنت اترتی ہے۔ تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کر دے یا معاف کرائے۔ کمزوروں، بوڑھوں، بوڑھیوں بچوں کے توسل سے دعا کرے (بہار شریعت)

Marfat.com

[1] در نماز جنازہ ہست ایں باب

پس [2] نماز جنازہ در اسلام	ہست فرض کفایہ نزد امام
[3] چار تکبیر بے رکوع و سجود	بثناء و دعا و نیز درود
بعد [4] اول ثنائے خالقِ کل	بعدِ ثانی درود فخرِ رسل
بعد [5] ثالث دعاست نزدِ امام	بعدِ رابع بہر دو دست سلام

[1] ترجمہ: یہ باب نماز جنازہ کے بیان میں ہے [2] فرض کفایہ۔ وہ فرض کہ بعض کے ادا کرنے سے باقیوں کے ذمہ سے ساقط ہو جائے اس کے مقابل فرض عین ہے جو ہر مکلف پر فرض ہو اور وہی بری الذمہ ہو جو اسے ادا کرے (ف) نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوا، اس کی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے۔ اس کے لئے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا (بہار شریعت) [3] (ف) نماز جنازہ میں دو رکن ہیں (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام۔ بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی نہ ہوئی اور اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ہو گئی مسئلہ: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں (۱) اللہ عزوجل کی ثنا (۲) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود (۳) میت کے لئے دعا (بہار شریعت) [4] بعد اول پہلی تکبیر کے بعد ثنا تعریف خالق کل سب کا پیدا کرنے والا، بعد ثانی دوسری تکبیر کے بعد [5] بعد ثالث۔ تیسری تکبیر کے بعد۔ بعد رابع چوتھی تکبیر کے بعد بہر دو دست۔ دونوں طرف دائیں اور بائیں جانب۔ (ف) نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے بہتر وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہے۔ وہ نہ پڑھ سکے تو امور آخرت سے متعلق جو دعا چاہے پڑھے، مشہور دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے، مسئلہ: جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیے۔ جنازہ کے ساتھ خاموشی سے چلنا چاہیے، موت اور قبر کی ہولناکیوں کو پیش نظر رکھا جائے، نہ دنیا کی باتیں کریں نہ ہنسیں اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بلحاظ زمانہ اب علماء نے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے (بہار شریعت) نماز جنازہ کے بعد مختصر سی دعا مانگنے میں حرج نہیں، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ "بذل الجوائز" از امام احمد رضا بریلوی۔

Marfat.com

۱؎ ترجمہ: پھر روزے کے احکام معلوم کر ۲؎ بالاجماع متفقہ طور پر ترک چھوڑ دینا روزانہ دن کے وقت اکل کھانا شرب پینا، جماع عمل زوجیت (ف) روزہ عرفِ شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے اور جماع سے روکنا ہے، عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے ۳؎ صبح صادق مشرق کی جانب شمالاً جنوباً پھیلنے والی روشنی انتہا ایش روزے کی انتہا غروب ڈوب جانا شمس سورج (ف) روزہ افطار کرنے کا وقت یہ ہے کہ سورج مغرب میں ڈوب جائے اور اس کے غروب ہونے کی جگہ کا پتا نہ چلے اور مشرق کی طرف سے سیاہی خوب بلند ہو جائے ۴؎ مہ مہینہ قضا وقت گزرنے کے بعد کی جانے والی عبادت نذر کسی عبادت مقصودہ کو اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے اوپر لازم کر لینا اسکی دو قسمیں ہیں (۱) نذر معین مثلاً یہ نذر ماننا کہ محرم کی دس تاریخ کو روزہ رکھونگا۔ (۲) اور غیر معین مثلاً یہ نذر کہ ایک روز رکھوں گا۔ اسے نذر مطلق بھی کہتے ہیں (ف) کفارہ کا روزہ بھی فرض ہے مثلاً قسم یا ظہار کے کفارہ کا روزہ ۵؎ غیر ایں فرض اور واجب کے علاوہ شرط صحت۔ روزہ صحیح ہونے کی شرط (ف) روزہ کی پانچ قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) واجب، (۳) نفل (۴) مکروہ تنزیہی (۵) مکروہ تحریمی۔ فرض و واجب کی دو قسمیں ہیں معین و غیر معین۔ فرض معین جیسے ادائے رمضان فرض غیر معین جیسے قضائے رمضان اور روزۂ کفارہ۔ واجب معین جیسے نذر معین واجب غیر معین جیسے نذر مطلق نفل دو ہیں (۱) نفل مسنون (۲) نفل مستحب۔ جیسے عاشورہ یعنی دس محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی اور ہر مہینے میں تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ، عرفہ کا روزہ، مکروہ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا۔ نیروز اور مہرگان کے دن کا روزہ، مکروہ تحریمی جیسے عید اور ایام تشریق کے روزے (بہارِ شریعت جلد پنجم) روزہ کے صحیح ہونے کے لئے نیّت شرط ہے اگر کسی نے کھائے پئے بغیر دن گزار دیا اور نیّت نہ کی تو روزہ نہ ہوا، ۶؎ شب رات روا جائز (ف) نذر غیر معین اور قضا کے روزے کے لئے رات کو نیت کرنا ضروری ہے صبح صادق کے بعد نیت نہیں کی جا سکتی۔ ان کے علاوہ جن روزوں میں رات کو نیت ضروری ہے یہ ہیں (۱) کفارہ کا روزہ (۲) نفل کی قضا یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا اس کی قضا (۳) نذر معین کی قضا (۴) وہ روزہ جو حرم میں شکار کرنے کی وجہ سے واجب ہو (۵) حج میں وقت سے پہلے سر منڈانے کا روزہ (۶) حجِ تمتع کا روزہ۔ (بہارِ شریعت، جلد پنجم)

باز۱؎ احکام روزہ را دریاب

روزۂ۲؎ شرع ہست باالاجماع	ترک روزانہ اکل و شرب و جماع
صبح۳؎ صادق شمار اوّل آں	انتہایش غروب شمس بداں
فرض۴؎ داں روزۂ مہ رمضاں	ہم قضا باز نذر واجب داں
غیر۵؎ ایں ست نفل یا سنت	شرط صحت بجملہ داں نیت
نیّت۶؎ آنچہ جز بشب نہ رواست	نذر غیر معین ست و قضاست

Marfat.com

۱؎ ورائے سوائے محل جگہ خلل خرابی (ف) ادائے روزۂ رمضان، نذر معین اور نفل روزوں کے لئے نیت کا وقت غروب آفتاب سے (ساری رات اور پھر دوسرا دن) ضحوۂ کبریٰ تک ہے اس وقت میں جب نیت کرلے روزے ہو جائیں گے۔ (بہارِ شریعت، جلد پنجم) صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا وقت دو برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے تو وقت کی وہ جزجو درمیان میں آئے گی ضحوۂ کبریٰ ہے اور سورج کے طلوع سے غروب تک کی درمیانی جز وقت زوال ہے، ضحوۂ کبریٰ، زوال سے پہلے ہے، مذکورہ بالا روزے کی تین قسموں کی نیت ضحوۂ کبریٰ سے پہلے کی جاسکتی ہے اس کے بعد نہیں خواہ زوال سے پہلے ہو یا بعد۔ حضرت مصنف کا "تا بوقت زوال" فرمانا تسامح ہے ۲؎ روا جائز اضحیٰ عید قربانی (ف) پانچ دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے (۱) عید الفطر (۲) عید الاضحیٰ (۳) ذوالحجہ کی گیارہ (۴) بارہ (۵) اور تیرہ تاریخ، یہ تین دن ایام تشریق کہلاتے ہیں۔ ۳؎ شکم پیٹ، معدہ نقض ٹوٹ جانا پدید ظاہر (ف) جوف معدہ یا جوف دماغ میں کوئی چیز چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا، جماع کرنے، حقہ سگریٹ پینے، پان کھانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اگرچہ دھواں اندر نہیں کھینچی اور پیک نہیں نگلی ۴؎ قصد ارادہ کز وست نقض وضو، جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یعنی قے منہ بھر کر ہے حلق گلا۔ فرو نیچے۔ (ف) قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہو گئی تو منہ بھر ہے یا نہیں تو روزہ نہ گیا۔ قے خود بخود آئی پھر واپس چلی گئی یا اس نے خود لوٹائی اگر منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اور منہ بھر ہے اور اس نے لوٹائی تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔ یہ احکام اس وقت ہیں جب قے میں کھانا، صفرا، یا خون آئے اور بلغم آیا تو روزہ مطلقاً نہ ٹوٹا (بہارِ شریعت پنجم)

لیک[1] اندر ورائے ایں دو محل	تا بوقتِ زوال نیست خلل
روزہ[2] در پنج روز نیست روا	ہر دو عید و سہ روز بعد اضحیٰ
در شکم[3] یا دماغ ہرچہ رسید	نقص در روزہ گشت پدید
قصد[4] آں قئے کز وست نقض وضو	یا چنیں قئے بحلق رفت فرو
گر بغفلت[5] رود دُخان و غبار	اختلالے بصوم خود مشمار
نیست[6] از سرمہ کردنت ضررے	گرچہ یابی بحلق خود اثرے

۵؎ غفلت بے خبری دخان پہلا حرف مضموم، دھواں غبار ہوا میں اڑنے والی مٹی اختلال خرابی صوم روزہ مشمار نہ گن، صیغہ واحد حاضر فعل نہی از شمار دن (ف) مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ وہ غبار آٹے کا ہو اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور اگر خود قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا مثلاً اگربتی سلگ رہی تھی اس نے منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا (بہارِ شریعت) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ "الاعلام بحال البخور فی الصیام" از امام احمد رضا بریلوی ۶؎ ضرر نقصان حلق گلا اثر مزہ (ف) سنگی لگوائی یا تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی نہیں ٹوٹا۔ (بہارِ شریعت)

Marfat.com

بہرِ صائم[۱] در آنچہ ممنوع است	عذرِ نسیانِ روزہ مسموع است
گشت[۲] فاسد چو روزہ ات بخطا	بر تو زاں روزہ نیست غیرِ قضا
خوردن[۳] آنچہ نہ غذا نہ دوا ست	نیز از موجباتِ صرف قضاست
گر[۴] بفکر و نظر شود انزال	نیست باک و قضاست ز استنزال
گر تو[۵] بے عذر روزہ در رمضاں	نقض کردی ز بعد نیت آں
باید[۶] آں روزہ را قضا کردن	نیز کفارتش ادا کردن

۱ بہرِ صائم روزہ دار کے لئے در آنچہ اس چیز میں کہ ممنوع منع کی ہوئی نسیان بھول جانا مسموع سنا ہوا، قابلِ قبول (ف) بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل اور روزہ کی نیت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں۔ (بہارِ شریعت) ۲ خطا غلطی (ف) غلطی سے کوئی چیز پیٹ میں چلی گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن کفارہ نہیں دینا پڑے گا۔ مثلاً وضو میں غرارہ کرتے وقت پانی اندر چلا گیا۔ نسیان اور خطا میں یہ فرق ہے کہ نسیان میں روزہ یاد نہیں لیکن کھانا پینا قصداً ہے جبکہ خطا میں کسی چیز کا نگلنا قصداً نہیں لیکن روزہ یاد ہے ۳ موجبات جمع موجب، واجب کرنے والا، صرف محض، (ف) غذا وہ چیز ہے جو اس لائق ہو کہ بدن اس سے قوت حاصل کرے مثلاً گندم، روٹی اور گوشت، دوا وہ چیز ہے جس کی کیفیت بدن میں اثر کرے مثلاً کافور وغیرہ، ایسی چیز کا کھانا جو نہ غذا ہے نہ دوا مثلاً مٹی اور پتھر، روزہ توڑ دے گا لیکن اس پر صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں تاہم اگر ایک شخص مٹی کھانے کا عادی ہے وہ اگر حسبِ عادت مٹی کھائیگا تو اسے کفارہ لازم آئے گا۔ (صنائع و بہارِ شریعت) ۴ فکر و نظر، سوچ بچار انزال منی کا خارج ہونا باک خوف، استنزال، منی کا خود خارج کرنا، مشت زنی کرنا (ف) عورت کی طرف بلکہ اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہوگیا اگرچہ بار بار نظر کرنے یا جماع وغیرہ کے خیال کرنے سے انزال ہوا اگرچہ دیر تک خیال جمانے سے ایسا ہو ان سب صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹا۔ مشت زنی سے انزال ہوگیا تو قضا ہے کفارہ نہیں۔ نوٹ: مشت زنی کے ذریعے شہوت کا پورا کرنا جائز نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **نَاکِحُ الْیَدِ مَلْعُوْنٌ** ہاتھ سے منی نکالنے والا لعنتی ہے۔ البتہ اگر کسی کو زنا میں واقع ہونے کا خطرہ ہو اور وہ زنا سے بچنے کے لئے یہ عمل کرتا ہے تو اُمید ہے کہ گنہگار نہ ہوگا (صنائع) ۵ ترجمہ: اگر تو نیت کرنے کے بعد بغیر عذر کے رمضان میں روزہ توڑ دے ۶ اس روزے کی قضا اور کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے (ف) اگر مکلف مقیم نے رمضان المبارک کا روزہ ادا کوئی دوا یا غذا کھا کر یا پانی پی کر یا عملِ زوجیت سے توڑ دیا اور کوئی عذرِ شرعی موجود نہیں تھا جس کی وجہ سے اسے افطار جائز ہوتا (عذر کا بیان آئندہ آئے گا) تو اسے اس روزے کی قضا بھی کرنا پڑے گی اور کفارہ بھی ادا کرنا ہوگا، کفارہ کی تفصیل عنقریب آرہی ہے، لیکن یہ اس وقت ہے کہ رات ہی سے روزۂ رمضان کی نیت کی ہو اور اگر دن میں نیت کی اور روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں، صرف قضا ہے (بہارِ شریعت ملخصاً)

Marfat.com

۱ ترجمہ: روزوں میں کفارہ کا حکم جان ۲ ضرور افتاد لازم ہوا بندہ غلام آزاد رہا ۳ استطاعت طاقت تحریر آزاد کرنا پیاپے پے در پے ۴ اطعام کھانا کھلانا شصت ساٹھ (ف) روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رقبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی غلام ہے نہ اتنا مال ہے کہ خریدے یا مال تو ہے مگر رقبہ میسر نہیں جیسے آج کل یہاں ہندوستان (اور پاکستان) میں تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزے کی صورت میں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی چھوٹ گیا تو اب ساٹھ روزے رکھے پہلے کے روزے شمار نہ ہوں گے۔ (بہار شریعت بتغییر یسیر)

حکمِ کفارہ در صیام بداں ۱

ہر کہ کفارتش ضرور افتاد ۲ — بایدش کرد بندۂ آزاد
نیست گر استطاعتِ تحریر ۳ — پس پیاپے دو ماہ روزہ بگیر
گر نہ در استطاعتش اینست ۴ — لازم اطعامِ شصت مسکین ست

از کراہت بروزہ داں نقصاں ۵

ہست مکروہ بوسہ بہر جواں ۶ — از جماعش اگر نباشد اماں
ہم تذوّق بروزہ مکروہ ست ۷ — در ضرورت نہ جای اندوہ ست
سفرت گر رہِ سہ روزہ بود ۸ — عذرِ افطار بہرِ روزہ بود

۵ ترجمہ: کراہت سے روزہ میں نقصان جان ۶ (ف) بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائیگا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہے یونہی مباشرت فاحشہ (بہار شریعت)

۷ تذوّق پہلے دونوں حرف مفتوح تیسرا مشدد مضموم، چکھنا اندوہ۔ فکر، غم (ف) روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے چکھنے کے لئے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر بدمزاج ہے کہ نمک کم و بیش ہوگا تو اس کی ناراضگی کا باعث ہوگا اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں، لیکن اس طرح چکھے کہ کوئی چیز حلق سے نیچے نہ جائے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا، چبانے کے لئے یہ عذر ہے کہ بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا نہیں جو اسے کھلائی جائے اور وہاں حیض و نفاس والی یا کوئی اور بے روزہ ایسا نہیں جو اسے چبا کر دے تو بچہ کو کھلانے کے لئے روٹی وغیرہ کا چبانا مکروہ نہیں (بہار شریعت جلد پنجم) ۸ سفرت تیرا سفر رہ سہ روزہ تین دن کے راستے کا افطار روزہ ترک کرنا، نہ رکھنا (ف) وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا گناہ نہیں یہ ہیں (۱) سفر (۲) حمل (۳) بچہ کو دودھ پلانا (۴) مرض (۵) بڑھاپا (۶) خوف ہلاکت (۷) اکراہ مجبور کرنا (۸) نقصان عقل (۹) جہاد۔ سفر سے مراد سفر شرعی ہے یعنی اتنی دور جانے کے ارادے سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لئے ہو۔ (بہار شریعت جلد پنجم)

Marfat.com

[۱] مشمر نہ گن شروع ابتدا (ف) دن میں سفر کیا تو اس دن کا روزہ افطار کرنے کے لئے آج کا سفر عذر نہیں البتہ اگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہ آئے گا مگر گنہگار ہوگا اگر سفر کرنے سے پہلے توڑ دیا پھر سفر کیا تو کفارہ بھی لازم (بہارِ شریعت جلد پنجم) [۲] صوم روزہ بیم خوف اضرار تکلیف (ف) مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا خادم و خادمہ کو ناقابلِ برداشت ضعف کا گمان غالب ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھیں، ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے محض وہم ناکافی ہے غالب گمان کی تین صورتیں ہیں (۱) اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے (۲) یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے (۳) یا کسی طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اس کو خبر دی ہو، اگر ان میں سے کوئی صورت بھی نہ پائی جائے اور روزہ افطار کر لیا تو کفارہ لازم آئے گا (بہارِ شریعت جلد پنجم) [۳] ارضاع دودھ پلانا حمل پیٹ میں بچہ ہونا شناس پہچان نفس جان (ف) حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی یا بچہ کی جان کا صحیح اندیشہ ہے تو اجازت ہے اس وقت روزہ نہ رکھے خواہ دودھ پلانے والی بچے کی ماں ہو یا دائی اگرچہ رمضان میں دودھ پلانے کی نوکری کی ہو (بہارِ شریعت ع۵) [۴] (ف) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہو گئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزے کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے (بہارِ شریعت ع۵) [۵] ترجمہ: ہمارے نزدیک یقینی طور پر ہر روزے کا فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہوگا (ف) اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں گرمی کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا مگر سردیوں میں رکھ سکے گا تو اب افطار کر لے اور اُن کے بدلے سردیوں میں روزے رکھنا فرض ہے۔ مسئلہ: اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکتا ہے تو فدیہ صدقۂ نفل ہو گیا اور ان روزوں کی قضا کرے (بہارِ شریعت ع۵) [۶] اعتکاف مسجد میں نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے ٹھہرنا، (ف) اسکے لئے مسلمان عاقل اور جنابت و حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے، بالغ ہونا اور آزاد ہونا شرط نہیں (بہارِ شریعت ع۵) [۷] (ف) اعتکاف تین قسم ہے (۱) واجب کہ زبان سے اعتکاف کی منت مانی، محض دل کے ارادہ سے واجب نہ ہوگا (۲) سنت مؤکدہ رمضان شریف کے آخری عشرے کا اعتکاف۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ بیسویں روزے سورج کے غروب ہونے کے وقت اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ہو اور شوال کا چاند دیکھے جانے کے بعد نکلے یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ (۳) ان دو قسموں کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب اور سنت غیر مؤکدہ ہے (بہارِ شریعت ع۵) اعتکاف کی تعریف سے معلوم ہو چکا کہ اعتکاف کے لئے نیت اور مسجد ضروری ہے۔

لیکن [۱] ایں عذرِ روزہ مشمر	کہ دراں روز شد شروع سفر
نیز [۲] افطار بہرِ بیمار ست	گرش از صوم بیم اضرار ست
نیز [۳] ارضاع و حمل عذر شناس	خوف بر نفس اگر کنند قیاس
شیخِ فانی [۴] رواست گر نخورد	لیک از بہرِ صوم فدیہ دہد
بہرِ [۵] ہر صوم نزدِ ما بیقیں	فدیہ باشد طعامِ یک مسکیں

پس [۶] بداں اعتکاف را احکام

سنت [۷] ست اعتکاف در رمضاں	نیت و مسجد ست شرط دراں

Marfat.com

۱ ایجاب لازم کرنا موجب پہلا حرف مضموم تیسرا مفتوح، لازم کیا ہوا موجب صوم۔ روزے کو لازم کیا ہو (ف) اعتکاف سنت یعنی رمضان شریف کی پچھلی دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے اس میں روزہ شرط ہے، منت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور یہ کہا کہ روزہ نہ رکھے گا جب بھی روزہ رکھنا واجب ہے (بہار شریعت)
۲ خروج نکلنا مفسد فاسد کرنے والا (ف) اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام اگر نکلا اگرچہ بھول کر نکلا ہو یونہی اعتکاف سنت بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہے گا۔ معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں (۱) حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور غسل، (۲) حاجت شرعی مثلاً عید یا جمعہ کے لئے جانا یا مؤذن کا اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا جب کہ منارہ پر جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہو (بہار شریعت) ۳ جماع عمل زوجیت دواعی اسباب، مثلاً بوس وکنار، جمع داعیۃ، آں جماع ایں اس کے اسباب (ف) معتکف کو وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہو جائے گا انزال ہو یا نہ ہو قصداً ہو یا بھولے سے، مسجد میں ہو یا باہر، رات میں ہو یا دن میں۔ جماع کے علاوہ دیگر امور سے اگر انزال ہو تو فاسد ورنہ نہیں (بہار شریعت)
۴ اکل کھانا شرب پہلا حرف مضموم پینا مدام ہمیشہ مباح جائز (ف) معتکف مسجد ہی میں کھائے، پئے، سوئے۔ ان امور کے لئے مسجد سے باہر ہو گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو ۵ حضور سامنے ہونا مبیع فروخت کا سامان بیع بیچنا شرا پہلا حرف مکسور خریدنا تجارت کاروبار (ف) معتکف کو اپنی یا بال بچوں کی ضرورت سے مسجد میں کوئی چیز خریدنا یا بیچنا جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو یا ہو تو تھوڑی ہو کہ جگہ نہ گھیرے اور اگر خرید و فروخت بقصد تجارت ہو تو ناجائز ہے اگرچہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو۔ (بہار شریعت ع۵) ۶ ترجمہ: خاتمہ پر کتاب مکمل ہو گئی ۷ شکر للہ اللہ تعالیٰ کا شکر تمام مکمل (ف) علم دین کی ایک کتاب کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس کے ہر احسان پر شکر ضروری ہے اس لئے حضرت مصنف نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ کتاب کی ابتدا میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج چکے ہیں کہ جب اول و آخر درود شریف مقبول ہو گا تو کتاب جو درمیان میں ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقبول ہو گی۔

بیشود لیک واجب از ایجاب[1]	موجب صوم نزد آں دریاب
بے ضرورت خروج از مسجد[2]	اعتکاف ترا بود مفسد
پس جماع و دواعیش بتمام[3]	آں شمر مفسد ایں شمار حرام
معتکف راست اکل و شرب مدام[4]	ہم بمسجد مباح نزد امام
بے حضور مبیع بیع و شرا[5]	جز برای تجارت ست روا
خاتمہ شد برو کتاب تمام[6]	
شکر للہ کہ شد رسالہ تمام[7]	باد بر مصطفےٰ صلوٰۃ و سلام

Marfat.com

اجرِ تصنیفِ ایں کتاب خدا[1] | برساناد والدین مرا
خواہم[2] از قاریان ایں تصنیف | فاتحہ بہرِ ایں دو رُوحِ شریف

رحمتِ[3] حق بہر دو باد قریں
رحمہم اللہ من یقول آمیں

تمت بالخیر

[1] اجرِ ثواب برساناد پہنچائے، اصل میں برساند فعل مضارع بمعنی دعا تھا آخری حرف سے پہلے الف دعائیہ کا اضافہ کر دیا۔ والدین، ماں باپ (ف) اچھی اولاد کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے والدین اور آباؤ اجداد بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ایصالِ ثواب کرے، صدقہ و خیرات یا نفلی نماز، روزے یا حج کے ذریعے یا تلاوتِ قرآنِ پاک کے ذریعے ہو سکتا ہے، کوئی اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہمارے لئے بھی دعائے خیر کر دے، فوت ہونے کے بعد اس سے بڑھ کر کسی کی خیر خواہی اور کیا ہو سکتی ہے؟ [2] خواہ میں چاہتا ہوں، درخواست کرتا ہوں قاریاں پڑھنے والے جمع قاری فاتحہ سورہ الحمد شریف (ف) حضرت مصنف کی فرمائش یہ ہے کہ جو طالب علم اس کتاب کو پڑھے اور اس سے فائدہ حاصل کرے وہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب ان کے والدین کی روح کو پہنچائے، ایک دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جتنے لوگوں کو ثواب بھیجا جائے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ ہر ایک کو اور خود پڑھنے والے کو پوری فاتحہ کا ثواب عطا فرمائے۔ فقیر قادری محمد عبدالحکیم شرف کی درخواست ہے کہ دعائے خیر و مغفرت میں راقم کو، اس کے والدین کو بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام امت کو یاد رکھیں اور دعا میں شامل فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے [3] رحمتِ حق اللہ تعالیٰ کی رحمت بہر دو ماں اور باپ دونوں کے قریں قریب۔ ساتھی رحمہم اللہ۔ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے من یقول جو شخص کہے آمین ایسا ہی ہو۔

الحمد للہ! کہ ۱۵ر رمضان المبارک ۶ر جولائی ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء کو بدائع منظوم کے حاشیہ کا آغاز کیا ۱۳ر شوال ۲ر اگست سوموار کی شب کو پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔

Marfat.com

پاکستان سنّی رائٹرز گلڈ کی طرف سے
اوّل انعام یافتہ کتاب

مرآۃ التّصانیف

پاک و ہند کے ۸۶۹ اہل قلم کی ۵۶۳۳ تصانیف
کا اجمالی تعارف
مرتبہ: مولینا حافظ محمد عبدالستار قادری
قیمت ۴۵ روپے

شرح جامی کا نادر اور گرانقدر حاشیہ

العقد النّامی

علامہ رحمی اکینی علیہ الرحمۃ
قیمت -/۶۰ روپے

میر زاہد ملّا جلال
کی
معروف شرح

شرح الحواشی الزاہدیہ

از علامہ عبدالحق خیر آبادی علیہ الرحمۃ
قیمت -/۱۵ روپے

فقہ حنفی کا بے مثال علمی ذخیرہ

التعلیق المجلّی

حاشیہ مُنیۃ المصلّیٰ

از حضرت محدّث اعظم ہند مولینا شاہ وصی احمد
محدث سورتی قدس سرہ
قیمت غیر مجلد ۶۰ روپے

عقائد، تصوّف اور بزرگان دین کے احوال و آثار

سبع سنابل

سید ساداتِ بلگرام مولینا عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی
فارسی ہدیہ: -/۲۴
اردو ": -/۳۹

کافیہ کی نہایت مستند اور آسان شرح

جواہر صافیہ

از
مفتی سید محمد افضل حسین شاہ
قیمت۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ قادریہ ○ جامعہ نظامیہ رضویہ ○ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

Marfat.com

ہمارا اسلام

پانچ حصّے (۵)

حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خاں برکاتی مدظلہ نے "ہمارا اسلام"
کے پانچ حصّے تالیف فرما کر اہلسنّت کی اہم ضرورت کو پورا فرمایا
ہے۔ اس میں انھوں نے اسلامی عقائد، اعمال اور اخلاق کے

بنیادی مسائل سوال و جواب کی صورت میں

بڑے دلنشیں انداز میں پیش کیے ہیں!

ضرورت ہے کہ علماء اہلسنت بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے لیے
اس کی تعلیم لازمی قرار دیں!!

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

سیالوی

Marfat.com

پاکستان کے موجودہ ایک سو سے زیادہ علماء کا مفصل تذکرہ

تعارف علماء اہل سنت

ترتیب : مولٰینا محمد صدیق ہزاروی

قیمت -/۲۱

خطۂ پاک سے تعلق رکھنے والے پونے دو صد علماء و مشائخ قدست اسرارہم کے مستند حالات اور قابل فخر خدمات

تذکرہ اکابر اہل سُنّت

ترتیب مولٰینا محمد عبد الحکیم شرف قادری

مسئلہ شفاعت اور فضائل مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

تحقیق الفتوٰی

اردو / فارسی

تصنیف : عاشق رسُول علاّمہ فضل حق خیر آبادی

ترجمہ و تقدیم : مولٰینا محمد عبد الحکیم شرف قادری

قیمت

فضل حق خیر آبادی اور اسماعیل دہلوی کے سیاسی کردار کا تقابلی جائزہ

امتیازِ حق

جسے تاریخ کے پرفیسروں اور دانشوروں نے زبردست خراج تحسین پیش کیا

تصنیف : جناب راجا غلام محمد صدر ادارہ ابطال باطل لاہور

قیمت

صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالٰی عنہم کے فضائل و برکات قرآن و حدیث اور ارشادات سلف کی روشنی میں

برکاتِ آلِ رسول

تصنیف : علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی

ترجمہ : مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری

بارگاہِ رسالت میں نامور شعرا کے استغاثوں کا ایمان افروز مجموعہ

اغثنی یارسول اللہ

صلی اللہ علیک وسلم

ترتیب : مولٰینا الحاج محمد منشا تابش قصوری

قیمت ..-

جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کی خونچکاں داستان

باغی ہندوستان

تصنیف : بطل حریت علامہ فضل حق خیر آبادی

ترجمہ و تقدیم : عبد الشاھد خاں شروانی

قیمت ..-

بے مثال خواص کی بنا پر دنیا کی تمام زبانوں پر عربی زبان کی فوقیت پر منفرد کتاب

المبین

مولٰینا سید سلیمان اشرف بہاری

قیمت ..-

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

○ قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
○ مسلک اہل سنت و جماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان
○ بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت کا کما حقہ، پاسدار
○ کوثر و تسنیم میں دُھلی ہوئی زبان

کنز الایمان شریف

ترجمہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

تفسیری حواشی

نور العرفان	خزائن العرفان
مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی	مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
قدس سرہ	قدس سرہ

قرآن پاک کا ترجمہ خریدتے وقت مترجم کا نام یاد رکھیے
مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ

تاج کمپنی، چاند کمپنی، قرآن کمپنی اور مکتبہ اسلامیہ، لاہور کے مطبوعہ انتہائی دیدہ زیب مترجم قرآن پاک مختلف ہدیوں میں دستیاب ہیں

نوٹ: اس ترجمہ کے محاسن اور دیگر تراجم کے تقابلی مطالعہ کے لیے "محاسن کنز الایمان" ضرور پڑھیے یہ کتاب ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مرکزی مجلس رضا نوری مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور سے حاصل کیجیے!

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ
لاہور ۸

Marfat.com

○ قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
○ مسلک اہل سنت و جماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان
○ بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت کا کما حقہٗ پاسدار
○ کوثر و تسنیم میں دُھلی ہوئی زبان

کنز الایمان شریف

ترجمہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

تفسیری حواشی

خزائن العرفان

مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

قدس سرہٗ

نور العرفان

مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی

قدس سرہٗ

قرآن پاک کا ترجمہ خریدتے وقت مترجم کا نام یاد رکھیے

مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

تاج کمپنی، چاند کمپنی، قرآن کمپنی اور مکتبہ اسلامیہ، لاہور کے مطبوعہ انتہائی دیدہ زیب مترجم قرآن پاک مختلف ہدیوں میں دستیاب ہیں

نوٹ: اس ترجمہ کے محاسن اور دیگر تراجم کے تقابلی مطالعہ کے لیے "محاسن کنز الایمان" ضرور پڑھیے۔ یہ کتاب ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مرکزی مجلس رضا نوری مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور سے حاصل کیجیے!

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ

لاہور ۸

Marfat.com